هفت روزه
الفضل
انٹرنیشنل
مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد13 | جمعۃ المبارک 06/جنوری 2006ء | 05/ذوالحجہ 1426 ہجری قمری ❁ 06/صلح 1385 ہجری شمسی | شمارہ 01

بہترین طریق

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بہترین باب اللہ کی کتاب ہے۔ اور بہترین طریق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق ہے۔ بدترین فعل دین میں نئی نئی بدعات کو پیدا کرنا ہے اور بدعت گمراہی کی طرف لے جاتی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الجمعۃ باب تخفیف الصلوٰۃ)

’’اک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا‘‘

دارالمسیح قادیان دارالامان میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت موجودگی میں تاریخی اور تاریخ سازا114 ویں جلسہ سالانہ کا نہایت درجہ عظیم الشان اور کامیاب و بابرکت انعقاد۔ دعاؤں، عبادات، ذکرالٰہی اور باہمی للّٰہی محبّت واخوّت کا شاندار اور روح پرور ماحول

اکناف عالم اور ہندوستان کے دور دراز علاقوں سے مخالفانہ روکوں اور سفر کی صعوبتوں کے باوجود عشاقان خلافت کی دیوانہ وار قادیان میں آمد۔ ستّر ہزار سے زائد افراد اس مبارک جلسہ میں شامل ہوئے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زندگی بخش، رُوح پرور، ولولہ انگیز اور ایمان افروز خطابات۔

ہزارہا افراد نے پہلی بار حضور ایدہ اللہ کی زیارت وملاقات کا شرف حاصل کیا اور آپ کی دعاؤں اور برکتوں سے براہ راست فیضیاب ہوئے۔ ہر ایک اپنی اس خوش نصیبی پر خوشی سے پھولا نہیں سماتا تھا۔ مختلف علمی، تبلیغی وتربیتی موضوعات پر علمائے سلسلہ کی تقاریر۔

متعدد سیاسی، سماجی و مذہبی غیر مسلم شخصیات بھی جلسہ میں شامل ہوئیں اور جماعت کی امن پسندی، پیغام محبت اور نظم وضبط کو خراج تحسین پیش کیا۔

ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ جلسہ سالانہ کا کارروائی براہ راست تمام دنیا میں نشر کی گئی۔ گونجتی ہے سارے عالم میں صدائے قادیاں۔

خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ احمدیوں کے قلوب پر اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کی موسلا دھار بارش برساتے ہوئے، قادیان دارالامان میں منعقدہ 114واں جلسہ سالانہ 26، 27 اور 28/دسمبر 2005ء کو اپنی تمام تر عظیم الشان روایات کے ساتھ بخیر وخوبی منعقد ہو کر اختتام کو پہنچا۔ اس جلسہ کو یہ خصوصی امتیاز حاصل ہے کہ اس میں حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بحیثیت خلیفۃ المسیح الخامس پہلی بار شرکت فرما رہے تھے۔ اس سے قبل 1991ء میں حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ جماعت کے 100ویں جلسہ میں شمولیت کے لئے قادیان تشریف لائے تھے۔ بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کی اس مقدس بستی کا ہر جلسہ ہی ایک الگ شان رکھتا ہے لیکن وہ جلسہ جس میں احمدیوں کے محبوب امام خلیفۃ المسیح شمولیت فرمائیں اس کی شان اور عظمت کچھ اور ہی رنگ رکھتی ہے۔ 14 سال کے وقفہ کے بعد ایک دفعہ پھر خلیفۃ المسیح کی قادیان میں آمد کی خبر سے نہ صرف قادیان اور ہندوستان کے احمدیوں بلکہ دنیا بھر کے احمدیوں کے دلوں میں اس جلسہ میں شمولیت کی تمنائیں مچلنے لگیں اور قادیان و ہندوستان کے احمدیوں نے بالخصوص اپنے محبوب آقا کے استقبال کے لئے بھرپور تیاریاں شروع کر دیں۔ دارالمسیح اور قادیان میں دیگر جماعتی عمارات کو خوبصورت جھنڈیوں اور رنگ برنگے قمقموں سے غریب دلہن کی طرح سجایا گیا۔ جلسہ کے مختلف انتظامات کو بہتر سے بہتر بنانے کی تمام تدبیریں کی گئیں اور خلیفۂ وقت کی دعاؤں کے ساتھ اور آپ کی ہدایات کی روشنی میں اس جلسہ کے انتظامات کو کامیاب بنانے کے لئے دن رات محنت کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

1891ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے جلسہ سالانہ کا مبارک آغاز ہوا تھا۔ اور پہلا جلسہ مسجد اقصیٰ قادیان میں منعقد ہوا تھا جس میں پچہتّر (75) افراد شامل ہوئے تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جو آخری جلسہ قادیان میں دسمبر 1946ء میں منعقد ہوا تھا اس میں تینتیس ہزار سات صد چھیاسی (33786) افراد شریک ہوئے تھے۔ 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی موجودگی میں ہونے والے جلسہ سالانہ قادیان میں قریباً پچیس ہزار (25000) افراد شامل ہوئے جبکہ امسال حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ میں شمولیت کی برکت سے نہ صرف ہندوستان کے دور دراز علاقوں سے مخالفانہ کوششوں اور روکوں کو پھلانگتے ہوئے ہزاروں میل کا سفر کر کے عشاقان خلافت قادیان میں آئے بلکہ دنیا کے مختلف ممالک سے بھی بڑی تعداد میں احمدی قادیان پہنچے اور مجموعی طور پر ستّر ہزار سے زائد افراد اس میں شامل ہوئے۔ اب تک قادیان میں ہونے والے جلسوں میں یہ ریکارڈ حاضری ہے۔

اس جلسہ کو ایک اور امتیازی خصوصیت یہ بھی حاصل ہے کہ سو سال قبل 1905ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ ’’الوصیت‘‘ تحریر فرمایا تھا اور بہشتی مقبرہ کے نظام کی بنیاد رکھی تھی۔ اسی طرح اس رسالہ میں اللہ تعالیٰ سے علم پا کر قدرت ثانیہ یعنی خلافت کے قیام کی جماعت کو خوشخبری دی تھی۔ اب 2005ء میں قادیان میں جو جلسہ ہوا اس میں حضرت خلیفۃ المسیح بنفس نفیس شامل ہوئے اور خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ عشاقان احمدیت بڑی بھاری تعداد میں اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ ان میں سے ہر ایک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور آپ کی پیشگوئیوں کی حقانیت اور خلافت حقہ کی عظمت کا ایک نشان تھا۔

ایک اور پہلو سے بھی یہ جلسہ خاص امتیازی شان رکھتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر 27/مئی 1908ء کو جب سلسلہ خلافت کا آغاز ہوا تو وہ قمری لحاظ سے 1326 ہجری کا سال تھا۔ اور 2005ء کا جلسہ سالانہ 1426 ہجری میں منعقد ہوا۔ گویا امسال قمری کیلنڈر کے لحاظ سے خلافت احمدیہ کے قیام پر سو سال پورے ہوئے۔ الحمدللہ علی ذلک۔ بڑھتا رہے یہ نورِ خلافت خدا کرے۔

جلسہ کے دوران مساجد میں باجماعت نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد درس قرآن مجید کا سلسلہ جاری رہا۔ جلسہ کے تین ایام میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے افتتاحی واختتامی خطابات کے علاوہ خواتین کی جلسہ گاہ میں مستورات سے الگ بھی خطاب فرمایا۔ اس کے علاوہ مکرم مولانا برہان احمد صاحب ظفر نے ’ہستی باری تعالیٰ۔ قدرت نمائی کی روشنی میں‘، مکرم مولانا حافظ مظفر احمد صاحب نے ’سیرت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم‘، مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب نے ’سیرت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام عشق محمدؐ کے آئینہ میں‘، مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں نے ’ظہور مسیح ومہدی علیہ السلام‘، مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب نے ’خلافت کی ضرورت واہمیت وبرکات‘، مکرم مولانا منیر احمد خادم صاحب نے ’ہندوستان میں دعوت الی اللہ کے شیریں ثمرات‘، مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد نے ’عقائد احمدیت‘، مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ نے ’نظام وصیت کی اہمیت وبرکات‘ کے موضوع پر گرانقدر تقاریر کیں۔ اسی طرح مختلف ممالک سے تشریف لانے والے نمائندگان نے اور ہندوستان کی مختلف سیاسی، سماجی و مذہبی شخصیات نے بھی مختصر تقاریر کیں اور اپنے جذبات ونیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

اس جلسہ کو ایک خاص امتیاز یہ بھی حاصل ہوا کہ پہلی مرتبہ ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ اکناف عالم میں جلسہ کی تمام کارروائی قادیان دارالامان سے براہ راست نشر ہوئی۔ اور اسی طرح جلسہ کی کارروائی کا مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی نشر ہوا۔ یوں اکناف عالم میں بسے ہوئے احمدی بھی براہ راست اس جلسہ سے فضیاب ہوتے رہے اور سارے عالم میں صدائے قادیان گونجتی رہی۔ الحمدللہ علی ذلک۔

(حضور انور ایدہ اللہ کے خطابات اور جلسہ کی دیگر کارروائی سے متعلق رپورٹس الفضل انٹرنیشنل کے آئندہ شماروں میں پیش کی جائیں گی۔ انشاء اللہ)

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

عالمی یوم الفرقان
عیدالاضحیہ کی قادیان میں تقریب

جنوری ۲۰۰۶ء کی عید الاضحیہ قادیان حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی شمولیت کی بدولت وادیٔ فاران کی طرح ابراہیمی برکتوں سے منور ہو رہی ہے۔ یہ تقریب عالمی یوم الفرقان کی شان رکھتی ہے اور مجسم منادی ہے کہ احمدیت خدا کا لگایا ہوا پودا ہے جسے دنیا کے طوفان، آندھیاں اور زلازل سدا بہار درخت بننے سے ہرگز نہیں روک سکتے۔

اس ناقابل تردید حقیقت کی وضاحت کے لئے ہمیں انسٹھ برس پیچھے جانا چاہئے اور حضرت مصلح موعودؓ کے اُس ایمان افروز خطبہ عیدالفطر کا مطالعہ کرنا چاہئے جو حضور پُر نور نے ملک گیر فسادات کے دوران برصغیر کی تقسیم اور ہندوستان سے قادیان کے الحاق کے فوراً بعد 18/اگست 1947ء کو قادیان میں ہی ارشاد فرمایا جس کے الفاظ یہ تھے۔:

''جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے اور جب سے اللہ تعالیٰ کے رسول دنیا میں آنا شروع ہوئے ہیں یہ الٰہی سنت چلی آتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے لگائے ہوئے درخت ہمیشہ آندھیوں اور طوفانوں کے اندر ہی ترقی کیا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی جماعت کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ ان آندھیوں اور طوفانوں کو صبر سے برداشت کرے اور کبھی ہمت نہ ہارے۔ جس کام کے لئے الٰہی جماعت کھڑی ہوتی ہے وہ کام خدا تعالیٰ کا ہوتا ہے، بندوں کا نہیں ہوتا۔ پس وہ آندھیاں اور طوفان جو بظاہر اس کام پر چلتے نظر آتے ہیں درحقیقت وہ بندوں پر چل رہے ہوتے ہیں اس کام پر نہیں چل رہے ہوتے۔ اور یہ محض نظر کا دھوکہ ہوتا ہے۔ جیسے تم نے ریل کے سفر میں دیکھا ہوگا کہ چل تو ریل رہی ہوتی ہے مگر تمہیں نظر آتا ہے کہ درخت چل رہے ہیں..... پس ہماری جماعت کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ وہ پودا جو خدا تعالیٰ نے لگایا ہے وہ بڑھے گا، پھلے گا اور پھولے گا اور اس کو کوئی آندھی تباہ نہیں کرسکتی۔ ہاں ہماری غفلتوں یا ہماری سستیوں یا ہماری لغزشوں کی وجہ سے اگر کوئی ٹھوکر آجائے تو وہ ہمارے لئے ہوگی سلسلہ کے لئے نہیں ہوگی۔ جب ہم اپنے توازن کو درست کرلیں گے اور اپنے ایمانوں کو مضبوط کرلیں گے تو وہ حوادث خود بخود دور ہوتے چلے جائیں گے بلکہ وہ حوادث ہمارے لئے رحمت اور برکت کا موجب بن جائیں گے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکّہ سے ہجرت کی تو لوگوں نے سمجھا کہ ہم نے ان کے کام کا خاتمہ کردیا ہے اور یہ حادثہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کے لئے زبردست حادثہ ہے۔ لیکن جس کو لوگ حادثہ سمجھتے تھے کیا وہ حادثہ ثابت ہوا یا برکت۔ دنیا جانتی ہے کہ وہ حادثہ ثابت نہ ہوا بلکہ وہ الٰہی برکت بن گیا اور اسلام کی ترقیات کی بنیاد اسی پر پڑی۔

پس ہماری جماعت کو اپنے ایمانوں کی فکر کرنی چاہئے۔ اگر تم اپنے ایمانوں کو بڑھالو گے اور اپنے ایمانوں کو مضبوط کرلو گے تو تمہارے لئے سال میں صرف دو عیدیں ہی نہیں آئیں گی بلکہ ہر نیا دن تمہارے لئے عید ہوگا اور ہر نئی رات تمہارے لئے نیا چاند لے کر آئے گی۔ تم خدا تعالیٰ کی برگزیدہ جماعت ہو اور خدا تعالیٰ اپنی برگزیدہ جماعت کو اُٹھانے اور بڑھانے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔''

(الفضل قادیان 26/ اگست 1947ء)

ریڈکلف ایوارڈ کا فیصلہ
اور حضرت مصلح موعودؓ کا پرشوکت اعلان

راقم الحروف برصغیر کے بٹوارہ کے وقت جامعہ احمدیہ کے بعض دوسرے طلبہ کے ساتھ دار الانوار قادیان کے گیسٹ ہاؤس میں مقیم تھا مجھے وہ خونیں دن کبھی بھول نہیں سکتا جبکہ ''ریڈکلف ایوارڈ میں 17/اگست 1947ء (مطابق ۱۷/ظہور ۱۳۲۶ھش) کو نہایت ظالمانہ طور پر بٹالہ، گورداسپور اور پٹھانکوٹ کی مسلم اکثریت کی تحصیلیں ہندوستان کا حصہ بنادی گئیں جس کے نتیجہ میں قادیان کی مقدس بستی بھی بھارت میں شامل کردی گئی۔

اس فیصلہ کا اعلان سن کر قادیان کے احمدیوں پر کیا گزری! اس کا اندازہ آج نہیں لگایا جاسکتا۔ اس دن ہر آنکھ اشکبار، ہر چہرہ اترا ہوا، ہر سینہ زخم رسیدہ ہر جسم نڈھال اور ہر روح لرزہ براندام تھی۔ اس ہوشربا قیامت کے دوران شام ہوئی تو حضرت امیر المومنین المصلح الموعود مسجد مبارک میں تشریف لائے۔ نماز مغرب پڑھائی اور پھر مجلس علم و عرفان میں رونق افروز ہوکر نہایت تفصیل سے بتایا کہ ہم کئی دنوں سے قادیان کے پاکستان میں شامل ہونے کے لئے دُعائیں کررہے تھے اور بعض کو اس سلسلہ میں مبشر خوابیں بھی آئی تھیں۔ اس ضمن میں فرمایا:۔

''جن دوستوں نے اپنی کی ہوئی تعبیروں کے خلاف ہوتے ہوئے دیکھا ہے انہیں گھبرانا نہیں چاہئے۔ اور یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ ان کی خوابیں شیطانی تھیں جنہوں نے اپنی خوابوں کی تعبیر کی تھی کہ قادیان پاکستان میں شامل ہوگا ان کی تعبیریں ابھی غلط نہیں ہوئیں اور اپنے وقت پر سچی ثابت ہوں گی''۔

اس سلسلہ میں مزید فرمایا:۔

''ہم تم تو شطرنج پر ایک مہرے کی حیثیت بھی نہیں رکھتے۔ سلسلہ احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک لمبی اور نہ ختم ہونے والی تاریخ کا مالک ہے اور اسلام قیامت تک کی تاریخ کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ اگر اس دنیا کے دو پرت فرض کرلیے جائیں تو یوں سمجھنا چاہئے کہ ایک پرت قبل از اسلام کا اور احمدیت کا ہے اور ایک پرت اسلام اور احمدیت کا ہے۔ گویا ورقِ عالم کا ایک صفحہ قبل از اسلام اور احمدیت کا ہے اور دوسرا صفحہ اسلام اور احمدیت کا ہے اور اس صفحہ پر ہماری حیثیت زیر اور زبر بلکہ نقطہ کی بھی نہیں کیونکہ کروڑوں کروڑ احمدیوں کے مقابلہ میں چند لاکھ کی کیا حیثیت ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ آئندہ کیا نتیجہ نکلنے والا ہے اور ہم میں سے کون زندہ رہ کر دیکھے گا اور کون مَر جائے گا لیکن فتح بہرحال احمدیت کی ہوگی۔

پس خدا تعالیٰ کے اس فعل کو اپنے لئے مُضر نہیں سمجھنا چاہئے کیونکہ خدا تعالیٰ کا کوئی فعل ہمارے لئے مُضر نہیں ہوسکتا بلکہ وہ ہماری ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہوگا اور اللہ تعالیٰ مخالف حالات میں ہماری تائید اور نُصرت فرما کر یہ بات واضح کردے گا کہ وہ ہماری جماعت کے ساتھ ہے۔''

(الفضل ۵/ فروری ۱۹۴۸ء صفحہ ۵)

پاکستان اور انڈیا کے لئے
حضرت مصلح موعودؓ کی متضرعانہ دعائیں

جنوبی ایشیا میں برٹش امپریلزم کے خاتمہ اور پاکستان اور انڈیا کی آزاد مملکتوں کے قیام پر حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۵/اگست ۱۹۴۷ء کے خطبہ جمعہ میں غم اور خوشی کے مخلوط جذبات میں ڈوبے ہوئے الفاظ میں ارشاد فرمایا۔:

''اس آزادی کے ساتھ ساتھ خونریزی اور ظلم کے آثار نظر آتے ہیں، خصوصاً ان علاقوں میں جن کے ہم باشندے ہیں۔ وسطی پنجاب اس وقت لڑائی جھگڑے اور فساد کا مرکز بنا ہوا ہے۔ ان فسادات کے متعلق روزانہ جو خبریں آرہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سینکڑوں آدمی روزانہ موت کے گھاٹ اتارے جارہے ہیں اور ایک بڑی جنگ میں جتنے آدمی روزانہ مارے جاتے تھے اتنے آج کل اس چھوٹے سے علاقہ میں قتل ہورہے ہیں اور ایک بھائی دوسرے بھائی کا گلا کاٹ رہا ہے۔ پس ان حالات کے ماتحت جیسے عید کے دن اس عورت کے دل میں خوشی نہیں ہوسکتی جس کے اکلوتے بچے کی لاش اس کے گھر میں پڑی ہوئی ہے اور جیسے کسی قومی فتح کے دن ان لوگوں کے دل فتح کی خوشی میں شامل نہیں ہوسکتے جن کی نسل فتح سے پیشتر اس لڑائی میں ماری گئی۔ اسی طرح آج ہندوستان کا سمجھ دار طبقہ باوجود خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے اپنے دل میں پوری طرح خوش نہیں ہوسکتا''

اس اظہار تاسّف کے بعد حضور نے فرمایا:۔

''یہ دو حکومتیں جو آج قائم ہوئی ہیں ہمیں ان دونو سے ہی تعلق ہے **کیونکہ مذہبی جماعتیں کسی ایک ملک یا حکومت سے وابستہ نہیں ہوتیں**۔ ہماری جماعت کے افراد پاکستان میں بھی ہیں اور ہماری جماعت کے افراد انڈیا میں بھی ہیں.... گو ہماری جماعت کے افراد پہلے بھی غیر ملکوں میں رہتے تھے مگر وہ تو پہلے ہی ہم سے الگ رہتے تھے۔ مگر اب جو ہمارے بھائی ہم سے الگ ہو رہے ہیں وہ ایک عرصہ سے اکٹھے رہتے آرہے تھے۔ اب ہم ایک دوسرے سے اس طرح ملا کریں گے جیسے غیر ملکی لوگ آپس میں ملتے ہیں۔ پس ہم اس آزادی اور جدائی کے موقعہ پر **خدا تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ دونوں ملکوں ہی کو ترقی بخشے۔ ان دونوں ملکوں کو عدل و انصاف پر قائم رہنے کی توفیق بخشے اور ان دونوں ملکوں کے لوگوں کے دلوں میں محبت اور پیار کی روح بھر دے۔ یہ دونوں ملک ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں مگر برادرانہ طور پر اور ہمدردانہ طور پر اور مخلصانہ طور پر اور جہاں ان میں روح مقابلہ پائی جائے وہاں ان میں تعاون اور ہمدردی کی روح بھی پائی جائے اور یہ ایک دوسرے کے دُکھ سُکھ میں شریک حال ہوں۔ خدا تعالیٰ انہیں ہر شر سے بچائے اور اپنے فضل سے امن اور صلح اور سمجھوتے کے ذریعہ سے ایسے سامان پیدا کردے کہ ہم اس کو اسلام کی روشنی کے پھیلانے کا مرکز بناسکیں**۔ اللّٰھمّ امین'

❁❁❁❁❁❁❁

شریک جلسہ تھے ہم میزباں مسیحا تھا
عجیب سرور میں سالانہ جلسہ دیکھا تھا
حضور جلسے میں آئے تھے بادشاہ کی طرح
دل فِراش رَہ کئے ہر جاں نثار بیٹھا تھا
وہ ایک بحر ِمعارف جِلَو میں لائے تھے
بہت لطیف مضامین بیان سادہ تھا
فراخ ہاتھوں بٹے تھے خزانے روحانی
ہر ایک حرف دلوں سے دلوں میں اترا تھا
ہر ایک سمت تھے خوش باش خوشنما چہرے
کہ جیسے پیار و محبت کا دریا بہتا تھا
ہر رُوشناس نے کھولی تھیں پیار کی باہیں
سلام لب پہ تھا آنکھوں سے مسکراتا تھا
دلوں پہ ضرب لگاتا تھا نعرۂ تکبیر
ترانے حمد کے دل جھوم جھوم گاتا تھا
خوشی سے سب کو بتاتے تھے سب بڑے چھوٹے
بہت قریب سے آقا کو ہم نے دیکھا تھا
دعائیں دل سے ہیں یہ رونقیں رہیں دائم
اگرچہ مل کے بچھڑنے کا غم بھی رہتا تھا
ہے ہم پہ فرض دعائیں، بہت دعائیں کریں
وہ مقصد پورے ہوں جن کے لئے یہ جلسہ تھا

(امتہ الباری ناصر)

یہ مسجد اس علاقہ میں امن، رواداری، باہمی افہام و تفہیم اور روشنی کے مینار کی علامت بنے گی۔ امن کے قیام اور محبت کے فروغ کے لئے ہمارے دلوں سے صرف محبت اور پیار ہی پھوٹے گا۔

مسجد ناصر ہارٹلے پول (برطانیہ) کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب۔

مختلف سیاسی وسماجی شخصیات کا مسجد کی تعمیر پر نیک تمناؤں اور مسرت کا اظہار۔
مختلف چیریٹیز میں امدادی رقوم کی تقسیم۔

(مسجد ناصر ہارٹلے پول کی تعمیر اور افتتاح سے متعلق قدرے تفصیلی رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: فرخ سلطان۔ لندن)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱رنومبر ۲۰۰۵ء کو برطانیہ کے شہر ہارٹلے پول میں مسجد ناصر کا افتتاح فرمایا۔ حضور نے اُس روز مسجد ناصر میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور جمعہ اور عصر کی نمازیں پڑھائیں۔ اگرچہ مسجد اور اس سے ملحقہ عمارت کافی وسیع تھی لیکن اس موقع پر برطانیہ بھر سے آنے والے کئی سو افراد اس میں سما نہیں سکے اور بہت سے افراد کو شدید سردی میں مسجد کے احاطہ میں لگائی گئی مارکی میں نماز ادا کرنی پڑی۔ نماز کے بعد مسجد کے افتتاح کی خوشی میں احباب میں مٹھائی کے ڈبے تقسیم کئے گئے جو اس مقصد کے لئے خاص طور پر تیار کروائے گئے تھے۔ اُسی روز شام کو نماز مغرب وعشاء کے بعد مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے والوں نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کارکنان میں تحائف بھی تقسیم فرمائے۔ جس کے بعد مسجد کے احاطہ میں نصب کی گئی مارکی میں ایک پُروقار تقریب کا انعقاد ہوا جس میں اراکین پارلیمنٹ، کونسلرز اور زندگی کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے ایک سو سے زائد مہمانوں نے شرکت کی۔ اس تقریب میں مجلس انصار اللہ کی طرف سے چند خیراتی اداروں میں رقوم تقسیم کی گئیں اور اُن اداروں کے نمائندگان کے علاوہ رُکن پارلیمنٹ، رُکن یورپین پارلیمنٹ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی خطاب فرمایا۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی جس کے بعد حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

مسجد کا افتتاح کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الاعراف کی آیات 27 و 32 کی تلاوت فرمائی۔ پھر حضور انور نے فرمایا کہ ”الحمدللہ آج ہمیں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ ہم ملک کے اِس حصے میں بھی مسجد تعمیر کرنے کے قابل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کی قربانی کو قبول فرمائے اور جس مقصد کے لئے یہ مسجد تعمیر کی گئی ہے یہاں کا رہنے والا ہر احمدی اس مقصد کو پورا کرنے والا ہو۔ اس مسجد کی تعمیر کے لئے مَیں نے انصار اللہ UK کی ذمہ داری لگائی تھی کہ وہ اس کا تمام خرچ ادا کریں یا اکثر حصہ ادا کریں۔ الحمدللہ کہ انہوں نے اپنی ذمہ داری کو سمجھا اور بڑے کھلے دل کے ساتھ اس قربانی میں حصہ لیا اور اس طرح یہ مسجد کم وبیش ان کی قربانی سے ہی تعمیر ہو گئی۔ جو وعدے انہوں نے کئے تھے وہ بھی 75 فیصد ادا ہو چکے ہیں، امید ہے بقایا بھی جلد ہی ادا کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر میں مالی قربانی کی صورت میں یا اَور کسی بھی رنگ میں حصہ لیا۔ بہت سا کام والنٹیئرز (Volunteers) نے وقارِ عمل کی صورت میں کیا۔ دیکھنے والوں کو بظاہر یہ کام ناممکن نظر آتا تھا کہ آج اس تاریخ کو مسجد کا افتتاح ہو سکے گا۔ لیکن ان والنٹیئرز نے اس طرح رات دن کر کے کام کیا ہے کہ اس ناممکن کو آج ممکن بنا دیا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی قربانیوں کے نمونے ہیں جو آج جماعت احمدیہ کے علاوہ ہمیں کہیں نظر نہیں آتے۔ جب ایک دفعہ کام میں لگ جائیں، ارادہ کر لیں کہ کرنا ہے پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعائیں کرتے ہوئے اس کام میں جُت جاتے ہیں اور جنونیوں کی طرح کام کرتے ہیں۔ نہ رات کا ہوش رہتا ہے نہ دن کا ہوش رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزا دے، ان کی پریشانیوں اور مشکلوں اور مسائل کو دور فرمائے۔“

حضور انور نے مسجد کی تعمیر کے بعد احمدیوں کو اُن کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ”اب یہ مسجد تو بن گئی لیکن ہماری ذمہ داری بڑھ گئی ہے۔ ہماری مساجد صرف اس لئے نہیں بنائی جاتیں کہ ایک خوبصورت عمارت ہم بنا دیں اور دوسرے بھی دیکھ کر خوش ہوں کہ دیکھو کتنی اچھی خوبصورت مسجد بنائی ہے اور ہم بھی اس کو دیکھ کر خوش ہو رہے ہوں۔ یہ مساجد تو نشان ہیں اس بات کا کہ اللہ والوں کی جماعت جن کے دل اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے رہتے ہیں ایک خدا کی عبادت کرنے کے لئے، اللہ کے نام پر، اللہ کا گھر تعمیر کرتے ہیں۔ دنیا کا کوئی بھی لالچ، دنیا کی کوئی بھی مصروفیت انہیں خدا کی عبادت سے غافل کرنے والی نہیں ہوتی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کا صحیح فہم اور ادراک رکھتے ہیں کہ ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ﴾ (الذاریات: 57) یعنی مَیں نے جن اور انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں اور مجھے پہچانیں۔“

حضور انور نے مزید فرمایا کہ ”ہم جب مسجد بناتے ہیں تو کسی دکھاوے یا مقابلے کے لئے نہیں بناتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے کے لئے، اس کی عبادت کے لئے بناتے ہیں۔ اور یہی سوچ ہے جس کے تحت ہر احمدی کو مسجد میں نمازوں کے لئے آنا چاہئے، یہاں کے رہنے والے احمدیوں میں سے بعض تو ایسے ہیں جو کام پر جاتے ہیں، بعض نمازوں کے اوقات مثلاً ظہر، عصر یا بعض حالات میں مغرب پر مسجد میں حاضر نہیں ہو سکتے وہ تو اپنے کام کی جگہ پر پڑھ لیں۔ لیکن بہت سے ایسے بھی ہیں جو کسی کام کے بغیر ہیں، اسائلم کے فیصلے کے انتظار میں بیٹھے ہوتے ہیں یا ویسے ہی کام سے فارغ ہو چکے ہیں ان کو پانچوں وقت مسجد میں آنا چاہئے۔ اب یہ مسجد پانچ وقت نمازوں کے لئے کھلنی چاہئے اور جو پہلی قسم مَیں نے کام کرنے والوں کی بیان کی ہے ان کو بھی فجر، مغرب اور عشاء کی نماز کے لئے مسجد میں آنا چاہئے۔ ہر مرد پر یہ فرض ہے بلکہ جو بچے دس سال کی عمر کو پہنچ گئے ہیں ان پر بھی فرض ہے۔ ایک احمدی جس کا یہ دعویٰ ہے کہ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا اور آپ کو مان کر اپنے آپ کو دوسروں سے ممتاز کیا ہے اس کی شان کے خلاف ہے کہ دنیا کی مصروفیتیں یا کام یا اَور اس قسم کے بہانے اسے نماز کے لئے مسجد میں آنے سے روکیں۔

احمدی کی شان یہی ہے کہ ہر دنیاوی مجبوری کو پس پشت ڈال دے، پیچھے پھینک دے۔ دنیا کا کوئی لالچ، دنیا کی کوئی دلچسپی اس کی باجماعت نمازوں میں روک نہ بنے۔ ورنہ یہ قربانیاں بھی بے فائدہ ہیں جو آپ نے مسجد کی تعمیر کے لئے کی ہیں اور یہ عمارت بھی بے فائدہ ہے جو تقویٰ سے پُر دلوں کی بجائے وقتی جوش رکھنے والے دلوں نے بنائی ہے۔ اللہ کرے کہ آپ میں سے ہر ایک اپنے اس مقصد پیدائش کو سمجھتے ہوئے اپنے دل کو تقویٰ سے سجاتے ہوئے مسجد کو آباد کرنے والا ہو۔“

اس کے بعد حضور انور نے نماز کی ادائیگی کے حوالہ سے قرآن کریم، احادیث اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات بیان فرمائے اور احمدیوں کو اپنی عبادات کے معیار بہتر بنانے کی طرف توجہ دلائی۔ خطبہ جمعہ کے اختتام سے قبل حضور انور نے دعا کرتے ہوئے فرمایا کہ: ”اللہ کرے کہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے مطابق عبادتیں کرنے والے بھی ہوں جس طرح آپؑ جماعت کو بنانا چاہتے تھے۔ اور مشرق ومغرب میں مسجدوں کا جال پھیلانے والے بھی ہوں۔ اور پھر ان مسجدوں کو تقویٰ سے پُر دلوں سے بھرنے والے بھی ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مساجد کی تعمیر سے بہت سے تبلیغی راستے کھلیں گے اور اللہ کے فضل سے کھلتے بھی ہیں۔ لیکن اس کے لئے ہمیں بھی توبہ واستغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے معیار قائم کرنے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔“

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں ہارٹلے پول میں جماعت کو قائم کرنے کے لئے انتھک محنت اور خدمت کرنے والے دو مخلصین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ”آج اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر یہاں کے پرانے احمدیوں کو یقیناً ان دو مخلصین کی یاد بھی آ رہی ہوگی جو یہاں کے ابتدائی احمدیوں میں سے ہیں جنہوں نے یہاں جماعت قائم کی۔ ایک وقت ایسا آیا کہ اپنے بچوں کے بڑے ہونے کی وجہ سے وہ یہاں سے شفٹ ہونا چاہتے تھے، شاید پاکستان جانا چاہتے تھے۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ارشاد پر کہ پہلے یہاں جماعت بنائیں اور پھر جائیں۔ ایک مشنری روح کے ساتھ انہوں نے یہاں کام کیا اور جماعت بنائی، تبلیغ کی، مقامی لوگوں میں بھی احمدیت پھیلی۔ اور پھر اس جماعت کی تربیت اور ان مقامی لوگوں کے پیار کی وجہ سے اور تبلیغ کا جو مزا اُن کو آ چکا تھا اس وجہ سے وہ واپس جانے کا خیال ہی بھول گئے اور یہیں کے ہو گئے۔ اور پھر ان دونوں کی یہیں وفات بھی ہوئی اور یہیں دفن بھی ہیں۔ آج ڈاکٹر حمید خان صاحب اور ساجدہ حمید صاحبہ کی روح بھی اس مسجد کی تعمیر کا ثواب حاصل کر رہی ہوگی۔ ان کو بھی یہ ثواب مل رہا ہوگا جن کی کوششوں سے یہ رقبہ خریدا گیا اور جن کی خواہش پر اللہ کے فضل سے یہ مسجد بن بھی گئی ہے۔ ان دونوں فدائین کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسلوں کو بھی احمدیت کا حقیقی خادم بنائے۔ ان کے چاروں بچوں میں سے بڑی بیٹی یہاں رہتی ہیں۔ ماشاء اللہ، اللہ کے فضل سے اپنے ماں باپ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے کام میں اور ان کے علم میں مزید برکت ڈالے۔ امید ہے کہ چھوٹا بیٹا جو تعلیم کے لئے لندن مقیم ہے وہ بھی یہاں آ کے رہے گا تا کہ اس کام کو جاری رکھے جو اس کے ماں باپ نے جاری کیا۔ بہرحال جب بھی ہارٹلے پول کی تاریخ احمدیت لکھی جائے گی، یہاں کی جماعت کی تاریخ لکھی جائے گی اس جوڑے کا نام سب سے نمایاں ہوگا جنہوں نے یہاں جماعت قائم کی۔ اب تو اللہ کے فضل سے یہاں کافی لوگ ہیں۔ کچھ اسائلم والے بھی آ گئے، دوسرے بھی آ گئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو توفیق دے کہ اس جوڑے کے نقش قدم پر چلتے ہوئے، تبلیغ کے میدان میں بھی آگے بڑھیں اور جماعت میں اضافے کا باعث بنیں اور اس مسجد کے اصل مقصد کو پورا کرنے والے بھی ہوں“۔

ہارٹلے پول میں جماعت احمدیہ کا قیام

ہارٹلے پول، انگلستان کے شمال مشرقی سمندر کا ایک ساحلی شہر ہے جو دراصل دو چھوٹے قصبوں کے ادغام کا نتیجہ ہے۔ یہ قصبے ”ہارٹلے پول“ (ہیڈ لینڈ) اور ”مغربی ہارٹلے پول“ تھے۔ پہلا قصبہ ہارٹلے پول ۶۴۷ء عیسوی میں میں عیسائی پادریوں نے آباد کیا تھا جبکہ دوسرے قصبے ”مغربی ہارٹلے پول“ کی بنیاد ۱۸۴۷ء بتائی جاتی ہے۔ بعض سیاسی اور جغرافیائی ضروریات کے پیشِ نظر اُن دونوں قصبہ جات کو ملا دیا گیا اور ۱۹۶۷ء میں صرف ”ہارٹلے پول“ رہ گیا۔

محترم ڈاکٹر حمید احمد صاحب اپنی اہلیہ محترمہ ساجدہ حمید صاحبہ (ایم اے انگریزی) کے ہمراہ ۱۹۷۱ء میں ہارٹلے پول میں مقیم ہوئے۔ محترم ڈاکٹر صاحب کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے جسمانی شفا کے ساتھ ساتھ روحانی شفا بھی رکھ دی تھی اور آپ کی اہلیہ بھی دعوت الی اللہ کا جنون رکھتی تھیں۔ چنانچہ آہستہ آہستہ ان دونوں کے حسن عمل نے اپنا اثر دکھایا اور بہت سی سعید روحیں تثلیث کو خیر باد کہہ کر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی غلامی میں آ گئیں اور کئی سال کی انتھک کوششوں کے نتیجہ میں ہارٹلے پول میں احمدیہ جماعت کا قیام عمل میں آیا اور پھر جلد ہی ہارٹلے پول انگلستان کا وہ پہلا شہر بن گیا جہاں مقامی احمدیوں کی تعداد باہر سے آ کر آباد ہونے والوں سے تجاوز کر گئی۔ ۱۹۷۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہاں قدم رنجہ فرمایا۔ خلافت ثالثہ میں ہی یہاں سب سے پہلے قبول احمدیت کی سعادت ایک خاتون نے حاصل کی۔ یہ ”مس پام ایلڈر“ تھیں جنہوں نے ۱۹۸۱ء میں حضرت چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی ہارٹلے پول آمد کے موقع پر بیعت کرنے کی توفیق پائی۔ ۱۹۸۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ ہجرت کر کے انگلستان تشریف لائے تو پھر کئی بار ہارٹلے پول تشریف لے گئے۔ ۱۹۹۴ء میں محترمہ ساجدہ حمید صاحبہ کی وفات ہوگئی۔

مسجد ناصر کی تعمیر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اکتوبر ۲۰۰۴ء میں ہارٹلے پول تشریف لے گئے اور وہاں ”مسجد ناصر“ کا سنگِ بنیاد رکھا۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کی تعمیر کی ذمہ داری مجلس انصار اللہ برطانیہ کے سپرد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ نے حضور انور کی خواہشات کے مطابق اس ذمہ داری کو نہایت احسن رنگ میں سرانجام دینے کی توفیق پائی اور حقیقت میں ”نحن انصار اللہ“ ہونے کا حق ادا کر دیا۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء

اس مسجد کی مختصر تاریخ کچھ یوں ہے کہ ۱۹۹۸ء کے وسط میں محترم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب نے ہارٹلے پول کی جماعت کو مسجد کی صورت میں ایک مستقل مرکز فراہم کرنے کے بارہ میں سوچا اور پھر محتاط انداز میں مقامی کونسل سے ایسے مناسب قطعہ اراضی کی دستیابی کے متعلق پوچھا جس پر علاقہ کی سب سے پہلی مسجد کی تعمیر کی اجازت مل سکے۔ اسی سال ہارٹلے پول کونسل کی جانب سے منعقدہ ایک غیر رسمی اجلاس کے دوران آپ کی ملاقات ہارٹلے پول کے چیف ایگزیکٹو مسٹر ڈنسڈیل (Mr. Dinsdale) سے ہوئی اور آپ نے ان سے بھی مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں جگہ کی دستیابی کی بات کی۔ ۱۰راگست کو مسٹر ڈنسڈیل نے محترم ڈاکٹر صاحب کو تحریری طور پر پندرہ جگہوں کی نشاندہی کی جہاں مسجد تعمیر کی جا سکتی تھی۔ ان میں سے دو کونسل کی اور باقی ذاتی ملکیت تھیں۔ لیکن یہ سب جگہیں کسی نہ کسی وجہ سے ناموزوں تھیں۔ ڈاکٹر صاحب کا مسٹر ڈنسڈیل سے مسلسل رابطہ رہا۔ لیکن اسی دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایک خطبہ جمعہ

میں مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں جب اپنی خواہش کا اظہار کیا تو ہارٹلے پول کی جماعت کے ہر فرد کے اندر مسجد کی تعمیر کا شوق پہلے سے بڑھ کر فروزاں ہوگیا۔

۱۰/اگست ۱۹۹۹ء کو ہارٹلے پول کونسل کے اسٹیٹ مینیجر نے ڈاکٹر حمید صاحب کو ایک خط میں مزید چار مقامات کا بتایا جو اس سلسلے میں موزوں تھے اور زیادہ اہم بات یہ تھی کہ یہ سب جگہیں کونسل کی ملکیت تھیں۔ جماعت کے کچھ دیگر ممبران سے مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ Turnbull Street اور Brougham Terrace کے Junction پر واقع مقام اس سلسلہ میں موزوں ترین ہے۔ یہ جگہ 0.021 ایکڑ اور 0.7 ایکڑ کے دو ٹکڑوں پر مشتمل تھی۔ کونسل کو اس بارہ میں بتادیا گیا اور اسٹیٹ مینیجر کے کہنے پر ۹/فروری ۲۰۰۰ء کو محترم ڈاکٹر صاحب نے پراپرٹی سروس ڈیپارٹمنٹ سے رابطہ کیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب کی ملاقات مسٹر جوائس (Mr. Joyce) سے ہوئی جنہوں نے 0.7 ایکڑ والے زمین کے ٹکڑے کی قیمت ساٹھ ہزار پاؤنڈ بتائی۔ اس ملاقات کے صرف ایک ہفتہ بعد محترم ڈاکٹر صاحب وفات پاگئے اور نو احمدی انگریز محترم بلال ایٹکنسن صاحب کو صدر جماعت مقرر کیا گیا جنہوں نے محترم ڈاکٹر صاحب کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مسجد کے لئے زمین کے حصول کا کام سرگرمی سے جاری رکھا۔

محترم بلال ایٹکنسن صاحب (ریجنل امیر) نے مسجد کی زمین کی خرید کی پیش رفت کے حوالہ سے بتایا کہ ۱۴/مارچ ۲۰۰۰ء کو مَیں نے اسٹیٹ مینیجر سے رابطہ کر کے اُسے ڈاکٹر صاحب کی وفات کے بارے میں بتایا اور درخواست کی کہ مجوزہ زمین کے بارہ میں بات چیت کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ دو ہفتے بعد اسٹیٹ مینیجر نے مجھے اطلاع دی کہ کونسل کے Resources Board نے اس زمین کو ہمیں بیچنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ ۱۲/اپریل ۲۰۰۰ء کو مَیں نے اس سلسلہ میں لندن جا کر محترم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر یوکے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے ملاقات کی۔ حضورؒ بہت خوش ہوئے اور انہوں نے مجھے ڈاکٹر حمید صاحب کے اس نیک مقصد کو جاری رکھنے کو کہا۔ چنانچہ ۱۸/اپریل کو مَیں نے مسٹر جوائس سے بات کی اور پوچھا کہ کیا رقم میں کوئی گنجائش نکل سکتی ہے۔ کیونکہ میں تجربہ سے جانتا تھا کہ ڈاکٹر صاحب بغیر کسی بھاؤ تاؤ کے اس قیمت پر متفق نہ ہوتے۔ بھاؤ تاؤ کا یہ طریقہ میرے لئے بہت عجیب ہے لیکن ایشیائی اور مشرقی ممالک میں بہت مقبول ہے۔ مسٹر جوائس نے مجھے کہا کہ میں انہیں زمین کی قیمت پر نظرِ ثانی کے لئے ایک تحریری درخواست دوں جسے وہ کونسل میں پیش کریں گے۔ چنانچہ یہ درخواست لکھی گئی جو ۲۰/جون کو ریسورسز بورڈ میں پیش ہوئی۔

اسی دوران میں نے مزید رہنمائی اور دعا کے لئے حضورؒ کی خدمت میں ایک خط ارسال کیا جس کے جواب میں حضورؒ نے تحریر فرمایا کہ وہ بہت خوش ہیں کہ ہم نے اس سلسلہ میں زمین خرید بھی لی ہے۔ میں نے سمجھا کہ حضورؒ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے لیکن بعد میں مجھے احساس ہوا کہ یہ سب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ چنانچہ جلد ہی مسٹر جوائس نے مجھے بتایا کہ کونسل یہ زمین ارزاں قیمت پر فروخت کے لئے رضامند ہوگئی ہے اور وہ خود بھاؤ تاؤ کرنے کے مجاز ہیں۔ یہ میرے لئے بہت عجیب بات تھی کہ مجھے فون پر بولی لگانی پڑتی تھی۔ میں نے زمین کے مفت حصول سے بات چیت شروع کی یہانتک کہ ہم £35,000 کے دوستانہ سودے پر راضی ہوگئے۔ مسٹر جوائس نے اس بات سے اتفاق کیا کہ اس رقم میں 0.21 اور 0.7 ایکڑ کی دونوں جگہیں شامل ہوں گی جس سے زمین کا کل رقبہ 1 ایکڑ ہو جائے گا۔ یہ ۱۸/اگست ۲۰۰۰ء کی تاریخ کی بات ہے۔ ۲۷/اگست کو مَیں نے امیر صاحب کی منظوری سے کونسل کو اُن کی پیشکش کی منظوری کی اطلاع دیدی۔

اگلا مرحلہ زمین کی قیمت جمع کرنے کا تھا۔ £35,000 کی رقم بہت بڑی ہے اور یہ صرف زمین کی قیمت تھی۔ میں جانتا تھا کہ زمین کی قیمت کی ادائیگی کے لئے جماعت کے ہر مرد و زن اور بچوں کو بڑی قربانی دینا ہوگی۔ میں حیران تھا کہ یہ سب کیسے ہوگا۔ دنیاوی نقطہ نگاہ سے یہ ناممکن نظر آتا تھا۔ اس وقت ہارٹلے پول کی جماعت بہت چھوٹی تھی اور صرف تین یا چار افراد کل وقتی ملازمت میں تھے۔ میں اس وقت جماعت کے نظم و نسق کے نظام سے بھی ناآشنا تھا اور میرا خیال تھا کہ مجھے اور دیگر ممبران کو مستقبل میں مسجد کی تعمیر کے بعد گیس، بجلی اور ٹیلی فون سمیت تمام بل ادا کرنا پڑیں گے۔ ۳/ستمبر ۲۰۰۰ء کو ایک اجلاس عام میں مَیں نے جماعت سے وعدہ جات پیش کرنے کے لئے کہا اور ہر گھر میں ایک فارم بھیج دیا۔ لیکن میرے ایمان کی کمی کی وجہ سے مجھے ابھی تک یقین نہیں تھا کہ یہ رقم کیسے اکٹھی ہوگی۔ تاہم اگلی صبح ملنے والی ڈاک نے مجھے حیرت زدہ کر دیا۔ اس میں ہماری جماعت میں شامل ہونے والے ایک نہایت مخلص جوڑے کی طرف سے £20,000 کا وعدہ موصول ہوا تھا۔ اس کے بعد سے مجھے یقین ہو گیا کہ رحمٰن خدا ہمیشہ ہمارا مددگار رہے گا اور یہ کہ مجھے ہمیشہ مدد کے لئے صرف اور صرف اس سے مانگنا چاہئے۔

اسی سال اکتوبر میں مسجد کا ڈیزائن اور مبلغ کی رہائشگاہ کا منصوبہ بنانے کے لئے ہم نے بریڈفورڈ کے ایک انگریز آرکیٹیکٹ مسٹر ڈین وڈوارڈ (Mr. Dean Woodward) کی خدمات حاصل کرلیں۔ جنوری ۲۰۰۱ء میں ہم نے مسجد کے منصوبہ کا خاکہ کونسل میں پیش کیا جو کہ مقامی سطح پر مخالفت کے باوجود اپریل میں منظور ہوگیا۔ دسمبر میں عمارت کا حتمی ڈیزائن کونسل میں منظوری کے لئے دیا گیا جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگست ۲۰۰۲ء میں منظور ہوگیا۔ اس کے بعد جگہ کی خرید کے لئے ہارٹلے پول کونسل سے بات چیت جاری رہی اور آخر کار ۸/اگست ۲۰۰۳ء کو زمین کی ملکیت جماعت کے نام کردی گئی۔ زمین کی Land Registry Report میں ایک دلچسپ بات یہ دیکھنے میں آئی کہ ۱۸۹۹ء میں ایک وصیت میں اس بات کا فیصلہ کیا گیا تھا کہ اس زمین پر کوئی عوامی رہائشگاہ تعمیر نہیں ہوگی اور نہ ہی کوئی مہلک اثر شے بیچی جائے گی۔

نومبر ۲۰۰۳ء میں مرکز نے عمارت کی تعمیر کا اندازہ ڈیڑھ لاکھ پاؤنڈ لگایا اور مجھے لکھا کہ تعمیر کا آغاز تب کیا جائے گا جب ہارٹلے پول جماعت ۷۵ ہزار پاؤنڈ اکٹھا کرلے گی۔ جون ۲۰۰۴ء تک ہماری جماعت نے ۷۷ ہزار پاؤنڈ سے زائد رقم جمع کرلی۔ چنانچہ محترم امیر صاحب کی یہ درخواست حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرمالی کہ حضور بریڈفورڈ اور ہارٹلے پول کی مساجد کی بنیادی اینٹیں رکھنے کے لئے خود تشریف لائیں۔ اس طرح ۳/اکتوبر ۲۰۰۴ء بروز اتوار حضور انور نے ہارٹلے پول میں مسجد کا سنگ بنیاد قادیان سے لائی جانے والی اُس اینٹ کے ساتھ رکھا جو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مکرم ہاشم اکبر صاحب کو دی تھی۔ اس موقع پر حضور انور نے مسجد کے ساتھ مبلغ اور خادم مسجد کی رہائشگاہ کی تعمیر کی بھی ہدایت فرمادی۔ میرے لئے یہ بہت بڑا روحانی تجربہ تھا کیونکہ ایک بار پھر خدا کا منصوبہ ہمارے منصوبوں سے کہیں بڑھ کر معلوم ہو رہا تھا۔ دو ہفتہ بعد ہی حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں گزشتہ وعدہ جات اور صدر انصار اللہ کے وعدہ کا ذکر کیا اور مجلس انصار اللہ کے ممبران کو ہارٹلے پول مسجد کے سلسلہ میں اپنے وعدہ جات پورا کرنے کو کہا۔ مسجد کا نام پہلے ہی مسجد ناصر رکھا گیا تھا۔ اب مسجد کا منصوبہ مناسب تبدیلی کے بعد ایک بار پھر کونسل میں منظوری کے لئے پیش کیا گیا، جو کہ منظور کرلیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے یہ ہدایت بھی فرمائی کہ مسجد کی عمارت علاقہ کی سب عمارتوں سے ممتاز ہو۔ چنانچہ لندن سے باہر یہ پہلی مکمل تعمیر شدہ احمدیہ مسجد حضور انور کی خواہش کے مطابق تعمیر کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر کے لئے کسی بھی پہلو سے قربانی کرنے والوں کی اجر عظیم عطا فرمائے اور اپنی محبت اُن کے دلوں میں پیدا فرمادے۔

تقریب عشائیہ۔ خیراتی اداروں میں رقوم کی تقسیم۔ مسجد کی تعمیر پر مقامی انتظامیہ کی طرف سے نیک تمناؤں کا اظہار

مسجد کے افتتاح کے سلسلہ میں ایک پُروقار تقریب ۱۱/نومبر ۲۰۰۵ء کی شام مسجد ناصر ہارٹلے پول کے احاطہ میں نصب کی جانے والی مارکی میں منعقد ہوئی۔ تقریب کا آغاز حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری کے بعد تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب مبلغ سلسلہ نے کی۔ مکرم مبارک احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے پاکیزہ منظوم کلام سے چند اشعار پیش کئے۔ جس کے بعد محترم بلال ایٹکنسن صاحب ریجنل امیر نارتھ ایسٹ نے احمدیت کا تعارف نہایت احسن رنگ میں پیش کیا اور جماعت احمدیہ کی خلق اللہ سے ہمدردی کی بہت سی مثالیں بیان کیں۔ آپ نے محترم ڈاکٹر حمید احمد خانصاحب اور اُن کی اہلیہ محترمہ ساجدہ حمید صاحبہ کی خدمات کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ میرے قبول اسلام کی وجہ بھی اِس جوڑے کا حسن اخلاق اور نیک سیرت کا نمونہ بنا ہے۔

اس کے بعد مکرم منیر احمد صاحب مینیجر چیریٹی واک ۲۰۰۵ء انصار اللہ یوکے نے ۱۲/جون کو ہارٹلے پول میں منعقد ہونے والی چیریٹی واک کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف خیراتی اداروں میں قریباً پچیس ہزار پاؤنڈز کے چیک تقسیم فرمائے۔ جن خیراتی اداروں میں رقم تقسیم کی گئی اُن میں ہارٹلے پول میئرز چیریٹی، District hospice، Buddawick چلڈرن ہسپتال، Save the Children، Brom پرائمری سکول، کینسر ریسرچ یوکے اور ہیومینیٹی فرسٹ شامل ہیں۔ اس کے بعد ان اداروں سے تعلق رکھنے والے منتظمین نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے رقوم کی فراہمی پر شکریہ ادا کیا اور اپنے اداروں کی کارکردگی پر اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی۔

ہارٹلے پول بارو کونسل کے چیئرمین Mr. Carl Richardson نے اپنے خطاب میں کہا کہ وہ اس عمارت کے منفرد ڈیزائن سے بہت متأثر ہوئے ہیں اور اسی طرح مختلف خیراتی اداروں میں فراخدلی سے رقوم کی تقسیم سے بھی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ مسجد اپنے ماحول اور یہاں عبادت کے لئے آنے والوں کے لئے بہت فائدہ کا موجب بنے گی۔ نیز اس تقریب میں موجود بے شمار افراد جن کا تعلق مختلف ثقافتوں اور مذاہب سے ہے اور یہ چیز ثابت کرتی ہے کہ مسجد کا استعمال بہترین طور پر کیا جائے گا اور یہ معاشرہ میں اتحاد پیدا کرنے کا باعث بنے گی جس کی بڑی ضرورت ہے۔

ایک اَور خیراتی ادارہ District hospice کی منتظم Volnye Hammying نے امید ظاہر کی کہ یہ مسجد معاشرہ میں امن اور رواداری کی علامت بنے گی۔ Buddawick Children Hospice کے Mr. Bill Fox نے بھی خیراتی رقم پر شکریہ ادا کرتے ہوئے مسجد کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ مقامی Save the Children کی چیئرمین Vivian Donally نے بھی شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے ایشیا میں حال ہی میں آنے والے زلزلہ کے لئے ایک ہزار پاؤنڈ بھجوایا ہے اور جو ساڑھے تین ہزار پاؤنڈ کی رقم آپ نے پیش کی ہے، وہی بھی ہم زلزلہ زدگان کے لئے بھجوائیں گے۔ Brom Primary School کے ہیڈ ماسٹر نے اپنی تقریر میں عطیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ کچھ عرصہ سے وہ مسجد کی انتظامیہ سے رابطہ رکھے ہوئے ہیں اور ان کے اخلاص کی حدّت اور دوستانہ رویے سے بے حد متأثر ہیں چنانچہ یہ تعلقات مستقبل میں مزید مضبوط ہوتے چلے جائیں گے۔ کینسر ریسرچ یوکے کی Lindsey Kate نے بھی گرانقدر عطیہ ملنے پر بہت شکریہ ادا کیا۔ ہیومینیٹی فرسٹ کی جانب سے محترم سید منصور شاہ صاحب قائمقام چیئرمین نے ادارہ کی دنیا کے مختلف خطوں میں کارگزاری پر اختصار سے روشنی ڈالی۔

اس کے بعد محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر یوکے نے خطاب کیا۔ آپ نے معاشرہ میں مذہبی لگاؤ میں کمی اور اُس کے نتیجہ میں اخلاقی اقدار میں کمزوری کا ذکر کیا اور امید ظاہر کی کہ اس مسجد کی تعمیر سے معاشرہ پر ہر پہلو سے مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ آپ نے دنیا بھر میں جماعت کی خدمت خلق کی سرگرمیوں پر بھی روشنی ڈالی۔

رکن پارلیمینٹ Mr. Ian Wright نے تقریر میں مسجد کے ڈیزائن کی تعریف کرتے ہوئے اسے مقامی تعمیرات میں ایک عمدہ اضافہ قرار دیا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ جون میں ہونے والی چیریٹی واک میں بھی نوسو شرکاء کے ساتھ شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ لندن سے باہر تعمیر کی جانے والی یہ پہلی احمدیہ مسجد ہے جو ہارٹلے پول میں بنائی گئی ہے۔ اور یہ بھی حسین اتفاق ہے کہ بارہ سو سال قبل ہارٹلے پول میں ہی عیسائیت کی برطانیہ میں تبلیغی سرگرمیوں کو وسعت دینے کے لئے St. Tilda نے عیسائی مذہبی بستی قائم کی تھی۔ انہوں نے جماعت کے ماٹو ”محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں“ کو بھی سراہا۔

حضور انور کا خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ جب ہم السلام علیکم کہتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ اللہ کی طرف سے تمہیں امن اور رحمت نصیب ہو۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج ہم مسجد ناصر کے افتتاح کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں جو اِس علاقہ میں اور اس قصبہ میں پہلی احمدیہ مسجد ہے۔ وہ لوگ جو احمدیہ مسلم جماعت اور اسلام کی حقیقی تعلیمات سے متعارف نہیں ہیں لیکن چند مقررین کی تقاریر سن چکے ہیں خصوصاً مقامی ممبر آف پارلیمینٹ کی تو مَیں کہہ سکتا ہوں کہ کم از آپ کے راہنما احمدیت سے آگاہ ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو حقیقت نہیں جانتے، اُن کے دلوں میں اس مسجد کی تعمیر سے بعض خدشات جنم لے سکتے ہیں کہ شاید اس کی وجہ سے علاقہ کا امن اور رواداری کا ماحول تباہ ہو جائے۔ غیر مسلم ذہنوں میں اُٹھنے والے اس سوال کی دو وجوہات ہیں (باوجود اس کے کہ ایسی تعلیم سے وہ لاعلم ہیں جو ناشائستہ ہے یا دہشت گردی کو فروغ دینے والی ہے)، ایک اسلام کے خلاف ایسا متعصب پراپیگنڈہ ہے جو انصاف کے تقاضوں کے صریحاً منافی ہے۔ اور دوسرے بعض نام نہاد مسلمانوں کے افعال ہیں۔

اس لئے ہمیں اسلام کے حسن کو اس کی کتابِ شریعت

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

خطبہ جمعہ

آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ اُس بستی کے رہنے والے ہیں جس کے گلی کوچوں نے مسیحا کے قدم چومے۔
آپ میں سے ایک بڑی تعداد اُن لوگوں کی ہے یا اُن لوگوں کی نسل میں سے ہے، جنہوں نے مسیح پاک کی اس بستی کی حفاظت کے لئے ہر قربانی دینے کا عہد کیا تھا۔ جنہوں نے اپنے اس عہد کو نبھایا اور خوب نبھایا۔

اس بستی کا ایک احمدی پر یہی حق ہے کہ صرف دنیا کو اپنا مقصود نہ بنائیں بلکہ خدا سے تعلق بھی ایسا قائم ہو جو ہر دیکھنے والے کو نظر آئے۔
اور وہ تب نظر آئے گا جب دعاؤں اور استغفار اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف ہر ایک میں خاص توجہ پیدا ہوگی۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات کے سلسلہ میں بعض ضروری ہدایات اور دعاؤں کی تحریک۔

(قادیان دارالامان سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پہلا تاریخی خطبہ جمعہ جو ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست تمام دنیا میں نشر ہوا)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ مورخہ 16/دسمبر 2005ء(16/فتح 1384ہجری شمسی) بمقام مسجد اقصیٰ۔قادیان دارالامان (بھارت)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

آج محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے، اس کی دی ہوئی توفیق سے مَیں اس بستی سے، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بستی سے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ اور نمائندہ کے طور پر مخاطب ہوں۔ آج کا دن میرے لئے اور جماعت کے لئے دو لحاظ سے اہم ہے۔ ایک تو میرا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس خوبصورت اور روحانیت سے پُر بستی میں خلیفۃ المسیح کی حیثیت سے پہلی دفعہ آنا۔ اور دوسرے جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے یہ ایک عجیب خوشی اور روحانی سرور کا موقع ہے کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ایک اَور نئی شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔ گو کہ یہ الہام مختلف پہلوؤں سے بڑی شان کے ساتھ کئی دفعہ پورا ہو چکا ہے۔ لیکن آج یہاں اس بستی سے اللہ تعالیٰ نے اس کو پورا کرنے کا، اس وعدے کو پورا کرنے کا نشان دکھایا ہے۔ آج یہاں سے پہلی دفعہ ایم ٹی اے کے ذریعے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام براہ راست دنیا کے کونے کونے تک پہنچ رہا ہے۔ یہ ایم ٹی اے بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے اور فضل فرماتے ہوئے ایک انعام کے طور پر جماعت کو عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدوں کا یہ ایک عظیم الشان ثمر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو بڑی شان کے ساتھ دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کا ذریعہ بناتا رہے۔ ہمارا کام ہے کہ نیک نیتی کے ساتھ خالصتاً اللہ کے ہوتے ہوئے دعاؤں اور استغفار کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس پیغام کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کی کوشش کرتے رہیں۔

مَیں جب سے اس ملک بھارت میں آیا ہوں، مجھ سے کئی دفعہ یہ سوال پوچھا گیا ہے کہ اب آپ قادیان جا رہے ہیں آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟ تو میرا جواب تو ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بستی ہے اور ہر احمدی کو اس سے ایک خاص تعلق ہے، ایک جذباتی لگاؤ ہے اور جوں جوں ہم قادیان کی طرف بڑھتے جا رہے ہیں ان جذبات کی کیفیت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ایک دنیا دار کا جذباتی تعلق تو ایک وقتی جوش اپنے اندر رکھتا ہے لیکن ایک احمدی کو جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روحانیت کے مدارج طے کرنے کے راستے دکھائے ہیں اس کا آپ سے روحانیت کا تعلق ہے۔ اس کے جذبات میں تلاطم یا جذباتی کیفیت وقتی اور عارضی نہیں ہوتی اور نہ ہی وقتی اور عارضی ہونی چاہئے۔ اس بستی میں داخل ہو کر جو روحانی بجلی کی لہر جسم میں دوڑتی ہوئی محسوس ہوتی ہے سب احمدیوں کو، یہاں آنے والوں اور رہنے والوں کو، اس لہر کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لینا چاہئے اور یہاں کے رہنے والوں کی تو یہ سب سے زیادہ ذمہ داری ہے۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ اس بستی کے رہنے والے ہیں جس کے گلی کوچوں نے مسیحا کے قدم چومے۔ اور آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ اس بستی کے رہنے والے ہیں جس کی خاک نے مسیح دوران اور امام الزمان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے پاؤں دم بدم چومے ہیں۔ آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ آپ میں سے ایک بڑی تعداد اُن لوگوں کی ہے یا اُن لوگوں کی نسل میں سے ہے جنہوں نے مسیح پاک کی اس بستی کی حفاظت کے لئے ہر قربانی دینے کا عہد کیا تھا۔ جنہوں نے اپنے اس عہد کو نبھایا اور خوب نبھایا۔

جو درویشان یہاں رہے۔ ان میں سے اب جو موجود ہیں اکثر ایسی عمر کو پہنچ چکے ہیں جس عمر میں صحت کی وجہ سے اتنی فعال زندگی گزارنے کا موقع نہیں مل سکتا۔ یہ ایک قدرتی بات ہے جو عمر کے ساتھ ساتھ ہے۔ پھر قادیان کی احمدی آبادی میں سے ایسے بھی ہیں جو مختلف جگہوں سے یہاں آ کر آباد ہوئے ہیں ان میں سے بھی میرے خیال میں ایک بڑی تعداد اس لئے یہاں آئی کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے، دین کی خدمت کریں گے۔ بہرحال ایک احمدی جب یہاں آیا اور یہاں رہا تو مَیں یہی حسن ظن رکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشق ہی انہیں یہاں کھینچ لایا ہوگا۔ آپ سے مَیں یہی کہنا چاہتا ہوں جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ ایک احمدی پر اس بستی کا یہی حق ہے اور ایک احمدی جو اس بستی میں رہتا ہے اس کا یہ فرض ہے کہ صرف دنیا کو اپنا مقصود نہ بنائیں۔ درویشوں کی نسلیں بھی اور نئے آنے والے بھی، سب یہ بات یاد رکھیں۔ خدا سے ایسا تعلق قائم ہو جو ہر دیکھنے والے کو نظر آئے۔ یہاں باہر سے آنے والے احمدیوں کو بھی اور غیروں کو بھی نظر آئے اور یہاں رہنے والے غیروں کو بھی نظر آئے۔ اور وہ تب نظر آئے گا جب ہر ایک میں دعائیں، استغفار اور پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف خاص توجہ پیدا ہوگی۔

نیک نیتی سے کی گئی دعائیں اور استغفار یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والی ہوتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق ایسے پاک اور نیک لوگوں کو اپنے نشان بھی دکھاتا ہے۔ ان کو دینی لحاظ سے بھی اوپر لے کے جاتا ہے، ان کی دنیاوی ضروریات بھی پوری فرماتا ہے، ان کا خود کفیل ہوتا ہے۔ اور ایسے لوگوں کا اگر اپنے پیدا کرنے والے سے صحیح تعلق ہو، تو ان کے دل میں دنیاوی خواہشات بھی کم ہو جاتی ہیں۔ آج کل کے معاشرے میں ایک دوسرے کو دیکھ کر، آپس میں رابطے کی کثرت کی وجہ سے، میڈیا کی وجہ سے دنیاوی خواہشات ہی ہیں جو انسان کو دنیا کی طرف زیادہ مائل کر دیتی ہیں۔ گھانا میں ایک دفعہ کسی نے مجھے کہا کہ ہم بھی واقف زندگی ہیں اور ڈاکٹر بھی وقف کر کے آتے ہیں لیکن ان کے حالات ہم سے بہتر ہیں۔ بہرحال یہ چیز ان کے سامنے تھی تو مَیں نے ان سے کہا کہ زیادہ استغفار کرو۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ اس نے بڑی نیک نیتی سے استغفار شروع کیا، دعائیں کرنی شروع کیں اور کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ وہ جو خواہش تھی اور مقابلہ تھا اور دنیاوی لحاظ سے آگے بڑھنے کی جستجو تھی وہ ان کے دل میں ختم ہو گئی۔ بلکہ یہاں تک ہو گیا کہ دوسرے کی خاطر قربانی دینے کی عادت پڑ گئی۔ تو اگر نیک نیتی سے کی گئی

دعائیں ہوں، استغفار کیا گیا ہو تو اللہ تعالیٰ بہت فضل فرماتا ہے۔ خدا کرے کہ نہ صرف یہاں رہنے والے احمدی اللہ تعالیٰ کا تقویٰ دل میں لئے ہوئے ہوں بلکہ یہاں سے باہر جا کر دنیا کمانے والے بھی ایسے ہوں جن کو دیکھ کر دنیا خود بخود کہہ اٹھے کہ یہ حقیقت میں وہ لوگ نظر آتے ہیں جن میں مسیح پاک کی پاک بستی کی روحانی جھلک نظر آتی ہے۔ یہاں کا رہنے والا ہر احمدی اپنی حرکات وسکنات کے لحاظ سے، اپنے چہرے کی سچائی کے لحاظ سے، اپنے عمل کے لحاظ سے، پاک دل ہونے کے لحاظ سے، خود بخود یہ اظہار کر رہا ہو کہ وہ ایک روحانی ماحول سے اٹھ کر باہر آیا ہے۔ کبھی بھی یہاں کا رہنے والا کوئی احمدی نہ اپنوں کے لئے کسی کی ٹھوکر کا باعث بنے، نہ غیروں کے لئے کسی قسم کی ٹھوکر کا باعث بنے۔ یہاں نومبائعین بھی آتے ہیں اور اب تو ایک خاصی بڑی تعداد ہے جو یہاں آئی ہے وہ بھی آپ کے نمونے دیکھتے ہیں۔ جو پرانے بزرگوں کی اولادیں ہیں ان کے نمونے تو بہرحال ہر کوئی دیکھے گا۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ ایسے لوگوں کی اولاد ہیں جن کی تربیت ایک خاص ماحول میں ہوئی ہے۔ اس لئے یہاں کے پرانے رہنے والے، جو یہاں رہے، درویش رہے، انہوں نے بڑی قربانیاں کیں اور اب بھی جو اُن میں سے زندہ ہیں قربانیاں کر رہے ہیں، ایک عمر کا بڑا حصہ گزار چکے ہیں اور زیادہ فعال نہیں رہے۔ اب ان کی اولادوں کا فرض ہے کہ اس مقام کو سمجھیں جس کی خاطر ان کے باپ دادا نے قربانیاں دیں۔ تو بہرحال میں کہہ رہا تھا کہ نومبائعین یہاں بھی آتے ہیں، ان کی تربیت کے لئے آپ کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی۔

ہم سورۃ فاتحہ میں دعا کرتے ہیں کہ ﴿اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ﴾ کہ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔ پس جب ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ ہماری رہنمائی فرمائے گا۔ ہمیں سیدھے راستے پر رکھے گا، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کی ہمیں توفیق ملے گی۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”یعنی ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ ذوق، شوق، حضور قلب بھرپور ایمان ملنے کے لئے۔ روحانی طور پر تیرے احکام پر لبیک کہنے کے لئے سرور اور نور کے لئے“۔

(کرامات الصادقین۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ 191-192)

پھر فرماتے ہیں کہ: ”مومن جب ﴿اِیَّاکَ نَعْبُدُ﴾ کہتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تو معاً اس کے دل میں یہ گزرتا ہے کہ مَیں کیا چیز ہوں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں جب تک اس کا فضل اور کرم نہ ہو۔ اس لئے وہ معاً کہتا ہے کہ ﴿اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ﴾ کہ مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں“۔

(الحکم 10/فروری 1904ء۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ 194)

پس اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے، اس کے فضلوں کا وارث بننے کے لئے، دنیا کی محبت ٹھنڈی کر کے دین میں آگے بڑھنے کے لئے، ایمان میں اضافے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کے لئے گویا ہر معاملے میں ہمیں اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنے حقوق بتائے ہیں وہاں اپنے بندوں کے حقوق کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے زیادہ مشکل ہو جاتے ہیں۔ کئی دفعہ کئی لوگوں کے معاملات آتے ہیں۔ بظاہر بڑے نیک اس لحاظ سے کہ نمازیں پڑھنے والے، بظاہر جماعتی طور پر اچھا کام کرنے والے ہوتے ہیں لیکن حقوق العباد کا سوال آئے اور اپنا مفاد ہو تو بعض دفعہ غلط بیانی بھی کر جاتے ہیں، دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کے ساتھ ہی مشروط ہے۔ ظالم شخص کبھی بھی اللہ تعالیٰ کا مقرب نہیں ہو سکتا اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اصل میں اللہ تعالیٰ کے تمام احکام پر عمل کرنا، اس کی صحیح اور حقیقی عبادت ہے۔ پس اس میں ظاہری نمازوں اور عبادتوں کے ساتھ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا، نظام جماعت کی پیروی کرنا، امانتدارانہ طور پر اپنے کام سرانجام دینا، اپنے فرائض کی ادائیگی کرنا، یہ سب باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے زمرہ میں آتی ہیں۔ اس لئے ہمیشہ ہر احمدی کو اس فکر میں رہنا چاہئے کہ کبھی بھی، کسی معاملے میں بھی اس سے کسی قسم کی کوئی کوتاہی نہ ہو۔ اور بہرحال کیونکہ انسان کی طبیعت میں کمزوری ہے اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو بہت سے احکامات پر عمل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے ہمیشہ دعاؤں اور استغفار اور اس کی مدد طلب کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے اور اس کی مدد طلب کرنے کا ایک بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا ہے کہ استغفار کرو۔ جیسا کہ مَیں نے مثال بھی دی ہے کہ کس طرح ایک شخص میں استغفار کی وجہ سے تبدیلی پیدا ہوئی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”ظاہر ہے کہ انسان اپنی فطرت میں نہایت کمزور ہے اور خدا تعالیٰ کے صدہا احکام کا اس پر بوجھ ڈالا گیا ہے۔ پس اس کی فطرت میں یہ داخل ہے کہ وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے بعض احکام کے ادا کرنے سے قاصر رہ سکتا ہے۔ اور کبھی نفس امّارہ کی بعض خواہشیں اس پر غالب آ جاتی ہیں۔ پس وہ اپنی کمزور فطرت کی رُو سے حق رکھتا ہے کہ کسی لغزش کے وقت اگر وہ توبہ واستغفار کرے تو خدا کی رحمت اس کو ہلاک کرنے سے بچالے۔“

فرمایا: ”اور توبہ کے یہ معنی ہیں کہ انسان ایک بدی کو اس اقرار کے ساتھ چھوڑ دے کہ بعد اس کے اگر وہ آگ میں بھی ڈالا جائے تب بھی وہ بدی ہرگز نہیں کرے گا“۔

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 189-1901)

پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم برائیاں کرنے کے بعد، کسی غلطی کے سرزد ہونے کے بعد اس درد کے ساتھ توبہ و استغفار کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہیں؟ استغفار کے ساتھ ﴿اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ﴾ کے مضمون کو بھی سامنے رکھتے ہیں؟ کمزوری سے اگر کوئی غلطی ہو جائے تو اس سوچ کے ساتھ ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو کر اس سے گناہوں اور غلطیوں کی معافی مانگ رہے ہیں؟ اور پھر اس کے ساتھ اس عہد پر قائم ہونے کی کوشش کرتے ہیں کہ جیسے بھی حالات ہو جائیں یہ غلطیاں نہیں دوہرائیں گے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اگر آگ میں بھی ڈالا جائے تب بھی وہ بدی نہیں کرے گا۔ لیکن آگ میں ڈالنا تو علیحدہ بات ہے۔ معمولی سا دنیاوی لالچ یا ذاتی مفاد بھی بعض لوگوں کو وہی غلطیاں کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔

کئی لوگوں کو جب بعض غلطیوں پر جماعتی نظام کے تحت سزا ہوتی ہے، تعزیر ہوتی ہے تو معافی مانگتے ہیں۔ اور معافی کے بعد پھر وہی چیز دوہراتے ہیں۔ پھر سزا ہوتی ہے پھر دوبارہ وہی حرکت کر لیتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو تو اگر دوبارہ سزا کے بعد معافی ہو بھی جاتی ہے تو بعض دفعہ مشروط معافی ہوتی ہے۔ بعض دفعہ کارکن یا عہدیدار ہوں تو معافی تو ہو گئی لیکن عہدوں یا کام پر نہیں لگایا گیا۔ اس پر خطوط کے سلسلے شروع ہو جاتے ہیں، نظام کے متعلق شکایات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ تو ایسے لوگوں کو پہلے اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر، آپ کی بستی میں وقت گزار کر پھر بھی اگر اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو پھر ان کا معاملہ نظام جماعت سے نہیں یا خلیفۂ وقت سے نہیں بلکہ خدا سے ہو جاتا ہے۔ اس لئے میری ان باتوں سے باہر کی دنیا کیونکہ ہر جگہ خطبہ سنا جا رہا ہے، یہ تأثر نہ لے کہ خدانخواستہ یہاں بگڑے ہوؤں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور اب پرانے درویشوں کے بعد نیکی اور تقویٰ کے معیار بالکل ہی ختم ہو گئے ہیں۔ کسی بھی معاشرے میں اگر دو چار ہی لوگ خراب ہوں تو برائی نظر آ جاتی ہے۔ اور جتنا شفاف معاشرہ ہو گا اگر اس میں برائی پیدا ہو گی تو اُتنا زیادہ نظر آ جائے گی۔ جتنی سفید چادر ہو گی اتنا ہی اس میں داغ زیادہ نمایاں ہو کر نظر آئے گا۔ اس لئے ہر احمدی کو اس لحاظ سے سوچنا چاہئے اور احتیاط کرنی چاہئے۔ تو اس لئے بجائے اس کے کہ بعد میں برائیاں پیدا ہوں اور پھیلتی چلی جائیں اور پھر ایک کے بعد دوسرا لپیٹ میں آئے مَیں تو اس اصول پر چلتا ہوں کہ پہلے سمجھانا چاہئے۔ اس انتظار میں نہیں رہنا چاہئے کہ جب برائی پھیلے گی تو دیکھیں گے۔ جب دوسروں کو متاثر کرے گی تو دیکھیں گے۔ بہرحال یہاں کے احمدیوں میں اخلاص و وفا ماشاء اللہ بہت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو مزید بڑھاتا چلا جائے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا تھا اس بستی پر دنیا کی نظر بہت زیادہ ہے اور جتنا زیادہ ایکسپوژر (Exposure) دنیا کے سامنے ہو رہا ہے یہ نظر بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ آج آپ اس وقت براہ راست ساری دنیا کے سامنے ہیں اس لئے اُتنے ہی زیادہ آپ کو تقویٰ کے معیار اونچے کرنے کی ضرورت ہے۔

پھر استغفار کی مزید وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”استغفار کے حقیقی اور اصلی معنی یہ ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کوئی کمزوری ظاہر نہ ہو اور خدا فطرت کو اپنی طاقت کا سہارا دے اور اپنی حمایت اور نصرت کے حلقہ کے اندر لے لے۔ یہ لفظ غَفَر سے لیا گیا ہے جو ڈھانکنے کو کہتے ہیں۔ سو اس کے یہ معنے ہیں کہ خدا اپنی قوت کے ساتھ شخص مُسْتَغْفِر کی فطرتی کمزوری کو ڈھانک لے۔

لیکن بعد اس کے عام لوگوں کے لئے اس کے معنی اور بھی وسیع کئے گئے ہیں۔ اور یہ بھی مراد ہے کہ خدا گناہ کو جو صادر ہو چکا ہو ڈھانک لے۔ لیکن اصل اور حقیقی معنی یہی ہیں کہ خدا اپنی خدائی کی طاقت کے ساتھ مُسْتَغْفِر کو جو استغفار کرتا ہے فطرتی کمزوری سے بچاوے اور اپنی طاقت سے طاقت بخشے اور اپنے علم سے علم عطا کرے اور اپنی روشنی سے روشنی دے۔ کیونکہ خدا انسان کو پیدا کر کے اس سے الگ نہیں ہوا بلکہ وہ جیسا کہ انسان کا خالق ہے اور اس کے تمام قویٰ اندرونی اور بیرونی کا پیدا کرنے والا ہے ویسا ہی وہ انسان کا قیّوم بھی ہے یعنی جو کچھ بنایا ہے اس کو خاص اپنے سہارے سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ پس جبکہ خدا کا نام قیوم بھی ہے یعنی اپنے سہارے سے مخلوق کو قائم رکھنے والا اس لئے انسان کے لئے لازم ہے کہ جیسا کہ وہ خدا کی خالقیت سے پیدا ہوا ہے ایسا ہی وہ اپنی پیدائش کے نقش کو خدا کی قیومیت کے ذریعہ بگڑنے سے بچاوے۔ .... پس انسان کے لئے یہ ایک طبعی ضرورت تھی جس کے لئے استغفار کی ہدایت ہے۔ اسی کی طرف قرآن شریف میں یہ اشارہ فرمایا گیا ہے ﴿اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ۔ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾ (البقرۃ:256) .... سو وہ خالق بھی ہے اور قیّوم بھی۔ اور جب انسان پیدا ہو گیا تو خالقیت کا کام تو پورا ہو گیا مگر قیّومیت کا کام ہمیشہ کے لئے ہے اس لئے دائمی استغفار کی ضرورت پیش آئی۔ غرض خدا کی ہر ایک صفت کے لئے

ایک فیض ہے اور استغفار صفت قیومیت کا فیض حاصل کرنے کے لئے ہے۔

نیکی کرنے کی توفیق اسی وقت ملے گی جب استغفار ہوتا رہے گا۔ پودا اسی وقت پروان چڑھتا ہے جب اس کو پانی اور کھاد ملتی رہے۔ تو استغفار جو ہے وہ انسان کے لئے کھاد کا کام دیتی ہے۔

فرمایا کہ: ''اسی کی طرف اشارہ سورۂ فاتحہ کی اس آیت میں ہے ﴿اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن﴾ یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی اس بات کی مدد چاہتے ہیں کہ تیری قیّومیت اور ربوبیت ہمیں مدد دے اور ہمیں ٹھوکر سے بچاوے تا ایسا نہ ہو کہ کمزوری ظہور میں آوے اور ہم عبادت نہ کرسکیں۔

(ریویو آف ریلیجنز اردو۔ جلد اول۔

بحوالہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریرات کی رو سے صفحہ667-668)

پس ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ نیکیوں پر قائم رہنے، دعاؤں پر توجہ دینے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کے لئے استغفار کرتے رہیں۔ اور صرف منہ سے ہی استغفار نہ کرتے رہیں بلکہ اس مضمون کو سمجھ کر استغفار کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کو یہ واسطہ دے کر استغفار کرنے والے ہوں کہ اے اللہ! ہم کمزور ہیں، تیرے مسیح موعودؑ کی اس بستی میں رہنے والے ہیں، ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں کی پردہ پوشی فرما۔ ہمیں اس بستی کا حق ادا کرنے والا بنا۔ پہلے سے بڑھ کر ہم تیرے مسیح کے پیغام کو سمجھنے والے ہوں، اس کو آگے پہنچانے والے ہوں۔ اور پیغام کو آگے پہنچانا بھی ہر احمدی کا فرض ہے۔ اور اس کے لئے بھی سب سے بڑا ذریعہ آپ کا اپنا عملی نمونہ ہے۔ جب تک آپ کے اپنے نمونے اس قابل نہیں بنتے اس وقت تک دوسروں کو آپ متأثر نہیں کرسکتے۔ دلیل سے قائل بھی کرلیں گے تو وہ آپ سے پوچھے گا کہ آپ کے اندر کیا پاک تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔

آپس میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی ہماری توجہ ہو۔ نظام جماعت کے احترام کی طرف بھی ہماری توجہ ہو۔ اور یہ دعا کریں کہ اے اللہ! تیری عبادت کی طرف بھی ہماری توجہ ہو۔ ہماری توبہ و استغفار کو قبول فرما، ہر شر سے بچا۔ ہمارے نفس کے شیطان کو ختم فرما اور ہمیں ہمیشہ ان نیکیوں پر قائم فرما اور ان اعلیٰ اخلاق پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرما جن پر تُو نے ہمیں ایک دفعہ قائم فرما دیا ہے۔ ہماری کوتاہیاں، ہماری کمزوریاں، ہماری لغزشیں تیری ناراضگی کی وجہ بننے سے پہلے ہماری توبہ و استغفار قبول فرماتے ہوئے ہمیں معاف فرما دے۔ ہمارے دل و دماغ ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس پیغام کو اپنے اندر بٹھائے رکھنے والے ہوں کہ فرمایا: ''پس اٹھو اور توبہ کرو اور اپنے مالک کو نیک کاموں سے راضی کرو۔''

(لیکچر لاہور)

اللہ کرے کہ وہ مالک ہم سے ہمیشہ راضی رہے اور کبھی ہمارے سے ایسا فعل سرزد نہ ہو جو اس کی ناراضگی کا موجب بنے۔ اللہ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے۔

ایک اور بات ہے جس کی طرف مَیں توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ یہ دعا کے لئے ہے کہ میرے یہاں آنے کی وجہ سے مختلف ممالک سے بہت سارے احمدیوں کی خواہش ہے کہ وہ بھی یہاں آئیں اور جلسے میں شامل ہوں لیکن بعض جگہ پر ویزے کے حصول میں دِقت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی دقتوں کو دور فرمائے اور اپنے فضل سے ان کی اس پاک بستی میں آنے کی نیک خواہش کو پورا فرمائے اور اس مقصد کے لئے جو بھی یہاں آئے ہیں اور جو آنا چاہتے ہیں وہ اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں۔

پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی بعض سفری دقتیں ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی دور فرمائے۔ پہلے انتظامیہ نے یعنی ہماری اپنی انتظامیہ نے صحیح پلاننگ نہ کرنے کی وجہ سے یا بہرحال کسی وجہ سے بعض علاقوں اور ربوہ کے بہت سارے لوگوں کا کوئی ایسا انتظام ہوا کہ ویزہ نہیں مل سکا۔ اب جن کو ویزہ ملا ہے ان کے لئے بھی بعض سفر کی دقتیں پیدا ہو رہی ہیں۔ اس لئے یہاں والے بھی ان کے لئے دعا کریں اور جو آنے کے خواہش مند ہیں اور جن کو ویزہ وغیرہ مل چکا ہے لیکن اس کے بعد روکیں پیدا ہو رہی ہیں وہ خود بھی دعا کریں، استغفار کریں اور استغفار سے اس طرف توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے مسئلے حل فرمائے۔ ان کی نیک خواہش کو پورا فرمائے اور ان کی راستے کی ہر مشکل کو دور فرمائے۔

ایک اعلان انتظامیہ کی طرف سے ہے یہ مَیں دنیا کے لئے بتا رہا ہوں کہ یہاں کے انتظامات محدود ہیں اور بہت سارے ممالک سے، یورپ، امریکہ وغیرہ سے لوگ آرہے ہیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا اور جماعت کے وسائل بھی محدود ہیں۔ کیونکہ یہاں سردی کافی ہے، رات کو خاص طور پر کافی زیادہ ہو جاتی ہے اس لئے باہر سے آنے والے موسم کے لحاظ سے اپنے بستر وغیرہ کا انتظام کر کے یہاں آئیں۔ اور جو یورپ سے پہلی دفعہ آرہے ہیں اور اس خیال سے آرہے ہیں کہ بڑا انتظام ہوگا ان پر بھی واضح ہو کہ اس لحاظ سے ان کو اپنا انتظام کرنا ہوگا۔ اس لئے بستر وغیرہ لے کر آئیں۔ کیونکہ یہاں کے انتظام کے تحت اس ملک کے دُور سے آنے والے لوگوں اور غریب لوگوں کے لئے انتظام کیا جاتا ہے۔ دوسرے بعض لوگوں کو بعد میں شکایتیں پیدا ہوتی ہیں کہ ہمیں پہلے بتایا ہی نہیں گیا۔ اس لئے بتا دوں کہ رہائش کا انتظام بھی اتنی سہولت والا یہاں نہیں ہوگا جیسا کہ بعض دفعہ لوگوں کو توقعات بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ اسی طرح غسل خانوں وغیرہ کی سہولت بھی اس طرح نہیں ہوسکتی جس طرح ان کو وہاں میسر آجاتی ہے۔ بعض لوگ زیادہ نازک مزاج ہوتے ہیں اور جب گھر سے باہر نکلتے ہیں تو اور زیادہ نزاکت آجاتی ہے تو وہ یہ سوچ کر آئیں کہ یہاں کافی سختی برداشت کرنی پڑے گی اور جو بھی دیسی طرز کا جماعتی لحاظ سے یہاں انتظام موجود ہے اسی پر گزارہ کرنا ہوگا۔ پھر یہاں کے رہنے والے تو جانتے ہی ہیں لیکن بہت سارے باہر سے آنے والے غلطی کر جاتے ہیں۔ 1991ء میں مَیں آیا تھا اس وقت بھی ایک دو سے اس طرح غلطی ہوئی اور پھر دوسروں نے بتایا کہ یہاں پر بعض دکانوں پہ گوشت کا سالن جو پکا ہوتا ہے ایک تو یہ ہے کہ وہ حلال نہیں ہوتا، ذبیحہ نہیں ہوتا اور بعض دفعہ گوشت بھی صحیح نہیں ہوتا بعض دفعہ سؤر وغیرہ کا گوشت بھی مل رہا ہوتا ہے جو مجھے بتایا گیا ہے۔ اس وقت تو یہ بہرحال ہوتا تھا۔ اس لئے اس لحاظ سے احتیاط کریں کہ بازاروں میں کھانا وانا نہ کھائیں۔

جو آنے والے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو خیریت سے لائے اور ان کے نیک مقاصد کو پورا فرمائے اور آنے والے بھی دعا اور استغفار کے مضمون کو سمجھتے ہوئے نیکیوں کے حصول اور ان پر قائم رہنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ماریشس (Mauritius)

(رفیق الرحمن انور۔ جرمنی)

ماریشس براعظم افریقہ کا چھوٹا سا ملک ہے جو ایک جزیرہ پر مشتمل ہے۔ افریقہ کے مشرقی ساحل سے تقریباً دو ہزار کلومیٹر کے فاصلہ پر بحر ہند کے جنوب میں واقع ہے۔ یہ ملک سیاحت کی دنیا میں اپنی خوبصورتی اور خوشگوار آب و ہوا کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔

ماریشس جو ایک عرصہ تک خوابوں کا جزیرہ رہا تاریخ دانوں کے مطابق عربوں نے اسے دسویں صدی عیسوی میں دریافت کرلیا تھا مگر معروف تاریخ کے مطابق اسے پرتگالیوں نے 1505ء میں دریافت کیا اور یہاں چھاؤنی قائم کی۔ اس کے بعد 1715ء تا 1810ء فرانسیسیوں کے زیر تسلط رہا۔ آخر پر 1814ء میں برطانیہ نے قبضہ کر کے اسے اپنی کالونی بنا لیا جس کا اختتام 12/مارچ 1968ء میں ماریشس کی آزادی پر جا کر ہوا۔ اور ملک میں برطانوی طرز پر مضبوط جمہوری نظام کی بنیاد پڑی اور پورٹ لوئی (Port Louis) ملک کا دارالحکومت کہلایا جس کی آبادی اب ڈیڑھ لاکھ ہے۔

ماریشس کا جھنڈا چار رنگوں کی پٹیوں پر مشتمل ہے۔ سب سے اوپر سرخ رنگ کی پٹی جنگ آزادی کی قربانیوں کو، اس سے نچلی نیلی پٹی بحیرہ ہند کو، زرد پٹی ملک کے روشن مستقبل کو اور سب سے نچلی سبز پٹی ملک کے سبزہ زاروں کو ظاہر کرتی ہے۔

ملک کا کل رقبہ 1860 مربع کلومیٹر ہے۔ زیادہ سے زیادہ لمبائی 65 کلومیٹر اور چوڑائی 45 کلومیٹر ہے جو زیادہ تر کھلے زرخیز میدانوں اور ٹھنڈے آتش فشاں پہاڑوں پر مشتمل ہے۔ ملک کی کل آبادی 12 لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔ اس اعتبار سے 645 افراد فی کلومیٹر بنتے ہیں۔

ملکی آبادی کا 56 فیصد حصہ انڈین نسل پر مشتمل ہے جو برطانوی تسلط کے دوران ہندوستان سے آکر آباد ہوئے۔ 30 فیصد کرائلن نسل، 3 فیصد یورپین نسل اور 12 فیصد آبادی دیگر متفرق اقوام پر مشتمل ہے۔ مذہبی اعتبار سے ملک کو چار طبقوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ہندو 53 فیصد، کیتھولک 26 فیصد، مسلمان 13 فیصد اور پروٹسٹنٹ 4 فیصد بنتے ہیں۔

ایک چھوٹے ملک کی حیثیت سے جس میں اتنی تعداد میں مختلف مذاہب کو ماننے والی مختلف قومیں آباد ہوں، ماریشس کو دنیا بھر میں خاص امتیاز حاصل ہے۔ یہ جزیرہ جو عرصہ سے خطرناک ملیریا کا شکار رہا، بیس سال قبل حکومت نے اس مہلک مرض پر قابو پانے کا اعلان کیا جس کے بعد ملکی آبادی میں اضافہ کی رفتار میں بہت تیزی آگئی۔ اس وقت مردوں کی اوسط عمر 68 سال اور خواتین کی 73 سال ہے۔

آب و ہوا انتہائی خوشگوار ہے۔ خط استوا سے جنوب میں ہونے کی وجہ سے موسم گرما نومبر سے اپریل تک اور موسم سرما مئی سے اکتوبر تک رہتا ہے۔ گرمیوں میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 31 جبکہ سردیوں میں 25 ڈگری سنٹی گریڈ تک ہوتا ہے۔ تاہم موسم سرما میں شام کے وقت کبھی سویٹر کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔ موسم کی یہی خوشگواری ہر سال لاکھوں غیر ملکی سیاحوں کو یہاں کھینچ لاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چھوٹا سا ملک ہونے کے باوجود یورپ اور امریکہ جیسے دُور کے براعظموں کے اکثر ممالک سے براہ راست فضائی رابطے بھی قائم ہیں۔

ماریشس میں سالانہ بارش کے اعداد و شمار دیکھے جائیں تو وہ دلچسپی سے خالی نہیں۔ صرف پینتالیس کلومیٹر چوڑے جزیرے کے مشرقی ساحل پر پڑنے والی بارشوں کی مقدار مغربی ساحل کی نسبت مشرق کی طرف سے آمدہ گرم مرطوب ہواؤں کی وجہ سے کہیں زیادہ ہے۔ پورٹ لوئی (Port Louis) میں سالانہ بارش کی مقدار 130 سنٹی میٹر بنتی ہے۔

یہاں کا خوشگوار موسم گنّے کی بہترین پیداوار حاصل کرنے میں بہت مفید کردار ادا کرتا ہے جس کی کاشت ملک کے 45 فیصد رقبہ پر کی جاتی ہے۔ گنّے سے حاصل شدہ چینی کا ملکی برآمدات میں حصہ 60 فیصد ہے۔ ملکی آبادی کا 40 فیصد حصہ گنّے اور چینی کی صنعت سے وابستہ ہے۔ دیگر صنعتوں میں ٹیکسٹائل اور سیاحت کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ معاشی اعتبار سے ماریشس کو نہ غریب اور نہ ہی امیر ممالک میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ فی کس سالانہ آمدنی قریباً 3000 ڈالر بنتی ہے۔ ملکی کرنسی روپیہ کہلاتی ہے۔ کرنسی کی شرح تبادلہ ایک امریکی ڈالر کے عوض 25 ماریشس روپے بنتے ہیں۔ شرح خواندگی 82 فیصد ہے۔ سرکاری زبان انگریزی ہے۔ تاہم عام بول چال میں فرنچ اور کریول زبانیں بھی کافی مقبول ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سی دیگر ہندوستانی اور یورپین زبانیں بھی بولی جاتی ہیں۔

بقیہ: مسجد ہارٹلے پول از صفحہ نمبر 4

(قرآن کریم) کی روشنی میں دیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے جس کے متعلق ہم مسلمانوں کا ایمان ہے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ اس مختصر وقت میں مَیں کسی تفصیل میں تو نہیں جاسکتا لیکن چند امور کی وضاحت ضرور کروں گا جسے سمجھنے کے لئے مَیں چاہتا ہوں کہ آپ اپنے ذہنوں سے اُن خیالات کو نکال باہر کریں جن کے مطابق اسلام کسی بھی قسم کے تشدد کو فروغ دیتا ہے یا دوسروں کے حقوق پامال کرنے کی تعلیم دیتا ہے یا ظلم، دہشت گردی، لاقانونیت میں اضافہ کرتا ہے یا کسی کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت دیتا ہے۔ بلکہ اسلام کی تعلیم تو محبت، شفقت، دوسروں کے جذبات کے احترام، مساوات اور انصاف کی بنیاد پر دوسروں سے ہمدردانہ سلوک اور ہمہ وقت قانون کی اطاعت کرتے چلے جانے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: یقیناً اللہ عدل کا اور احسان کا اور اقرباء پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حُکم دیتا ہے اور بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم عبرت حاصل کرو۔

(سورۃ النحل: ۹۱)

پس دیکھئے کہ یہ کس قدر خوبصورت تعلیم ہے جو ہر شخص سے توقع رکھتی ہے کہ وہ صاف دل کے ساتھ دوسروں سے معاملہ کرے اور کسی کے ساتھ بھی ظالمانہ یا غیر مشفقانہ رویّہ نہ رکھے بلکہ اپنی اس حالت سے مزید ترقی کرتے ہوئے اپنے حقوق کو دوسروں کی خاطر قربان کرے۔ دوسروں کے ساتھ مساویانہ اور اچھا سلوک کرے جیسا کہ وہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ روا رکھتا ہے، اپنی اولاد یا والدین کے ساتھ اور اُن کی کمزوریوں سے صرف نظر کرتا ہے۔ اگر کوئی اس طرح عمل کرے تو اختلافات، جھگڑے اور باہمی شکایات کی بنیادیں ختم ہوجائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اسلام ایسے امور سے منع کرتا ہے جو اخلاق کو نقصان پہنچائیں جیسے فحاشی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ سے دُور لے جانے والی چیز ہے۔ معاشرتی اخلاقی اقدار کو تباہ کرنے والے کاموں سے بچنا چاہئے۔ اگر آپ کسی کے حقوق غصب کریں گے یا کسی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے تو معاشرتی رواداری کو برباد کردیں گے۔ جھگڑے اور چپقلشیں جنم لینے لگیں گی۔ اس لئے ان برائیوں سے ہمیشہ بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ نیز ایسے امور سے بھی دُور رہیں جن کے نتیجہ میں باغیانہ روش پیدا ہو۔ ایسے اتحاد نہ بنائیں جو حکومت کے مدّمقابل آنا چاہیں۔ ایسے کام نہ کریں جن سے قانون ٹوٹ جائے۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل پیرا ہوں، ملکی قوانین کا احترام کریں۔ اپنے ہاتھ میں قانون لینے کی کوشش نہ کریں۔ جماعت احمدیہ کے بانی نے یہ اصول ہمارے سامنے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ تُو اپنے بھائی کی بدی کے مقابل پر نیکی کرے اور اس کے آزار (تکلیف) کے عوض میں اسے راحت پہنچاوے اور مروّت اور احسان کے طور پر دستگیری کرے۔

پس یہ اسلامی تعلیم ہے جس پر جماعت احمدیہ قائم ہے۔ اور یہ تعلیم اپنے ہم وطن کے بارہ میں ہی نہیں ہے کہ اُس سے اپنے رشتہ داروں جیسا سلوک کرو بلکہ قرآن کریم تو فرماتا ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ۔ اور اگر تم کسی قوم کے ساتھ لڑائی میں بھی مصروف ہو تو بھی کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ اگر تم اُن پر غلبہ پالو تو مغلوب دشمن کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ نہ کرو۔ فاتح ہوکر مفتوح کے حقوق سلب نہ کرو۔ اگر تمہارا کوئی فرد مغلوب دشمن کے ساتھ ظالمانہ سلوک کرے تو اپنے آدمی کی تائید کرنے کی بجائے انصاف کے ساتھ سچائی کا ساتھ دو۔

اس تعلیم کی روشنی میں مجھے یقین ہے کہ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ اسلام کو وحشیانہ مذہب نہیں کہا جاسکتا جو دوسروں کے حقوق پامال کرنے کی ترغیب دیتا ہو۔ بلکہ یہ تو محبت اور پیار کی زیادہ یقینی فضا پیدا کرتا ہے۔

پس یہ اسلامی تعلیم کی غلط تفسیر اور گمراہ کُن پراپیگنڈہ کی چند مثالیں ہیں جن کی وجہ سے اسلام بدنام ہو رہا ہے۔ اسی لئے ضروری ہے کہ بداعمال کے حامل چند مٹھی بھر افراد کو اسلام کا نمائندہ نہ سمجھا جائے اور اسی طرح اسلام کے خلاف کئے جانے والے متعصب پراپیگنڈہ کو غیر معمولی اہمیت دی جائے۔ بطور مثال عیسائیت کو لیں جس کی تعلیم انتہا درجہ کی شفقت کا اظہار کرتی ہے چنانچہ عیسائی تعلیم کی رُو سے اگر کوئی کسی کے داہنے گال پر طمانچہ مارتا ہے تو اُسے اپنا دوسرا گال بھی مارنے والے کے سامنے کردینا چاہئے۔ لیکن اگر کوئی اس تعلیم پر عمل نہیں کرتا تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ عیسائیت بُری ہے۔

ضروری ہے کہ معاشرہ میں محبت، باہمی شعور اور مشفقانہ انداز اپنانے کے لئے امن و برداشت کی فضا پیدا کی جائے تاکہ ہم سب اللہ تعالیٰ کی اس خوبصورت دنیا سے لطف اندوز ہوسکیں۔ دنیا میں جہاں کہیں لوگ احمدیت کے پیغام سے آشنا ہوئے ہیں، وہاں مقامی لوگوں نے ہمیشہ ہمارا ساتھ دیا ہے۔ مثلاً جرمنی میں ایک مقام پر جب ہم نے کچھ عرصہ قبل مسجد تعمیر کی تو مقامی لوگوں کی اکثریت نے ہمارے حق میں نہایت مثبت جذبات کا اظہار کیا، اگرچہ بعض متعصب باتیں بھی سنائی دیں۔ انہی متعصب لوگوں میں سے کسی نے ہماری مسجد کو ایک دن آگ بھی لگادی جس کے نتیجہ میں بہت سا نقصان ہوا۔ ایسے میں مقامی لوگوں نے جو تقریباً تمام عیسائی مذہب سے تعلق رکھتے تھے، اس واقعے پر شدید افسوس کا اظہار کیا۔ اُنہی میں سے کسی نے آگ بجھانے والا الارم بھی بجایا۔ حتیٰ کہ مقامی چرچ کا پادری بھی افسوس کرنے آیا۔ چرچ نے آگ سے ہونے والے ایک لاکھ یورو کے نقصان کو پورا کرنے کے لئے مدد کی پیشکش بھی کی۔ پس یہ جذبات جن کا اظہار مقامی عیسائیوں نے کیا، اسی وجہ سے تھے کہ وہ جانتے تھے کہ احمدی مسلمان ہی اسلام کی صحیح تصویر پیش کرتا ہے اور اِس اسلامی تعلیم پر عمل بھی کرتا ہے۔ اُن کا ''محبت سب سے اور نفرت کسی سے نہیں'' کا دعویٰ محض زبانی نہیں بلکہ عملی ہے۔

حضور انور نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ میں سے جو احمدی نہیں ہیں لیکن آج کی شام ہمارے ساتھ معزز مہمان کے طور پر شامل ہیں، دیکھیں گے کہ آپ کے قصبہ میں یہ مسجد امن، رواداری، باہمی افہام و تفہیم اور روشنی کے مینار کے طور پر علامت بنے گی۔ دراصل اس مسجد کو تعمیر کرنے والے اُس شخص کے پیروکار ہیں جس نے اُنہیں اسلام کے حقیقی پیغام سے آشنا کیا۔ چنانچہ یہ وہ لوگ ہیں جو خدائے واحد کی عبادت کرتے ہیں اور اُس کی مخلوق کے لئے ان کے دلوں میں شفقت کے سوا کچھ نہیں۔ ذات، رنگ یا نسل کے فرق کو ملحوظ رکھے بغیر اس مسجد میں عبادت کے لئے آپ آسکتے ہیں۔ اس کے دروازے سب کے لئے کھلے ہیں۔ مَیں اس قصبے کے لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اُس نبیؐ پر ایمان رکھتے ہیں جس نے محبت اور امن کی خاطر اپنے شدید دشمن کو بھی معاف کردیا۔ یہی وجہ ہے کہ امن کے قیام اور محبت کے فروغ کے لئے ہمارے دلوں سے صرف محبت اور پیار ہی پھوٹے گا۔

بانی جماعت احمدیہ جن کو ہم مسیح موعود یقین کرتے ہیں، انہوں نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ ''تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہوکر زمین پر چلو۔ اور یاد رکھو کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگزر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو۔ اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو۔ اور جذبات نفس کو دبائے رکھو اور اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو۔ اور اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اٹھ جاؤ۔ اگر تم ستائے جاؤ اور گالیاں دیئے جاؤ اور تمہارے حق میں برے برے الفاظ کہے جائیں تو ہوشیار رہوں کہ سفاہت کا سفاہت کے ساتھ تمہارا مقابلہ نہ ہو ورنہ تم بھی ویسے ہی ٹھہرو گے جیسا کہ وہ ہیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بناوے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو''۔

مجھے یقین ہے کہ اِن الفاظ نے ذہنوں میں پیدا ہونے والے شکوک اور خوف کو رفع کردیا ہوگا جنہوں نے اس مسجد یا جماعت احمدیہ کے بارہ میں جنم لیا ہو۔ اللہ کرے کہ یہاں پر رہنے والا ہر احمدی احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صحیح عملی تصویر پیش کرنے والا ہو۔ ہر احمدی لوگوں کے دلوں میں ہر قسم کے خوف دُور کرنے کا باعث بنے۔ مجھے امید ہے کہ یہ مسجد باہمی محبت اور دوستی کی علامت کے طور پر دیکھی جائے گی اور تمام مذاہب کے پیروکاروں کے باہمی تعلق کے حوالہ سے ایک اہم نشان کے طور پر دیکھی جائے گی۔ اور یہاں سے اُس خدا کی محبت کا پیغام پھیلے گا جو اپنی مخلوق سے بے پناہ محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری باہمی محبت و پیار کے جذبات میں اضافہ فرمائے۔

حضور انور نے اپنے خطاب کو ختم کرنے سے قبل فرمایا کہ آخر پر مَیں تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اس مسجد کی افتتاحی تقریب میں شرکت فرما کر اپنی محبت، چاہت اور دوستی کا اظہار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی بہترین جزا آپ کو عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ سب کا مکرّر شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کے بعد ممبر آف یورپین پارلیمینٹ Ms. Fiona Hall نے مختصر خطاب میں اُنہیں اس تقریب میں مدعو کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ جون میں ہونے والی میراتھن واک کے موقع پر انہیں پہلی بار اس مسجد کی تعمیر سے متعلق منصوبہ کا علم ہوا تھا جسے آج وہ اپنی آنکھوں سے اپنے سامنے دیکھ رہی ہیں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کے دیگر فلاحی منصوبوں سے متاثر ہونے کا بھی ذکر کیا اور خواہش ظاہر کی کہ وہ ایسے منصوبوں کی انجام دہی میں اپنی دیگر ذمہ داریوں کے ساتھ شامل ہونا چاہیں گی۔ انہوں نے ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں'' کے ماٹو کا ذکر کرکے کہا کہ یہ ماٹو اس علاقہ کے ہر دل میں بلاتفریق زندہ رہے گا۔

اس کے بعد دعا کے ساتھ تقریب اختتام کو پہنچی جس کے بعد حاضرین کی خدمت میں پُر لطف کھانا پیش کیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کے افتتاح کے لئے ایک روز قبل (جمعرات کی شام قریباً چھ بجے) لندن اپنی رہائشگاہ واقع مسجد فضل لندن سے روانہ ہوئے اور رات پونے گیارہ بجے ہارٹلے پول کے صدر مکرم سید ہاشم اکبر احمد صاحب کے ہاں ورود فرمایا۔ حضور انور نے رات کو وہیں قیام فرمایا اور صبح کی نماز بھی گھر پر ہی پڑھائی۔ اگلے روز مسجد کی افتتاحی تقریبات سے فراغت کے بعد بھی حضور انور اُن کے گھر پر تشریف لے گئے جہاں سے ہفتے کو قبل از دوپہر روانگی ہوئی۔ لندن واپسی کے سفر میں حضور انور نے دوپہر کچھ دیر کے لئے سکنتھورپ میں مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب صدر جماعت کے ہاں قیام فرمایا۔ حضور انور نے یہاں کھانا بھی تناول فرمایا اور نماز ظہر و عصر بھی جمع کرکے پڑھائی۔ سکنتھورپ سے روانہ ہوکر حضور انور مع اہل قافلہ بخیریت شام پانچ بجے مسجد فضل لندن پہنچ گئے۔

ہارٹلے پول

برطانیہ کے شہر ہارٹلے پول میں بیگم و ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب مرحوم و مغفور کی کوششوں سے جماعت قائم ہوئی۔ ہارٹلے پول کے ساتھ ان دونوں کا نام انشاءاللہ زندہ رہے گا۔ اس سرزمین کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اسے تین خلفائے عظام نے اپنے ورود اور قیام سے برکت عطا فرمائی۔ اور اب تو اس جگہ مسجد ناصر کے بابرکت افتتاح سے اس کی ظاہری اور روحانی خوبصورتی دوبالا ہوگئی ہے الحمدللہ۔ (عطاء المجیب راشد)

اک وقت تھا یہاں پہ کوئی احمدی نہ تھا
احمد کا نام لیوا کوئی آدمی نہ تھا
گو بستی مالا مال تھی قدرت کے حسن سے
جھیلیں حسین اور حسیں سبزہ زار تھے
اس شہرِ پُر جمال میں تھی بس کمی یہی
توحید کی مہک سے تھی اس کی فضا تہی
ایسے میں ایک جوڑا بہشتی طیور کا
آیا اور اس چمن میں نشیمن بنا لیا
دن رات وہ چہکتے رہے شاخ شاخ پر
مسحور ان کے گیتوں سے ہوتا تھا ہر شجر
نغمے تھے سحر دونوں کے، دونوں تھے خوش ادا
طائر بہت سے ہوتے گئے ان کے ہمنوا
اشکوں سے ان کے اور بھی وادی ہوئی ہری
اور اس جگہ خدا کی جماعت بھی بن گئی
بستی کو پھر خدا نے یہ اعزاز بھی دیا
اس کو کیا قدومِ آئمہ سے آشنا
برکت سے ان کی مل گیا جن کو خدا کا پیار
خوش بخت تھے طیور جو حق پر ہوئے نثار
اس سر زمیں پہ مسجدِ ناصر، خدا کا گھر
خونِ حمید و ساجدہ اس میں ہے جلوہ گر
پھیلے گا اس سے چار سو پیغامِ زندگی
پیتی رہے گی تشنہ لبی جامِ زندگی

بقیہ:دورہ ماریشس از صفحہ نمبر16

ہوٹل سے یہاں کے ایک علاقہ Laferme میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں ایک مقامی قبرستان میں رک کر ایک نوجوان احمدی Jam Steeve کی قبر پر دعا کی۔

Laferme جماعت کا وزٹ اور مسجد کا سنگ بنیاد

اس جزیرہ میں صدر مقام کے علاوہ ایک دوسری جگہ Laferme میں بھی اللہ کے فضل سے جماعت قائم ہے۔

حضور انور نے یہاں پہنچنے کے بعد مسجد کا نقشہ ملاحظہ فرمایا اور نقشہ میں کچھ تبدیلی کے بارہ میں ہدایات دیں اور زمین اور اس کے رقبہ کا بھی جائزہ لیا۔ اس مسجد کی تعمیر کے لئے جو پلاٹ حاصل کیا گیا ہے وہ مین سڑک کے اوپر ہے۔ اس موقعہ پر زمین کا وہ مالک بھی موجود تھا جس سے یہ قطعہ زمین حاصل کیا گیا تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس مالک سے بھی گفتگو فرمائی اور فرمایا کہ آپ نے اس زمین پر سفیدے کے درخت اگائے ہوئے ہیں۔ لکڑی کے حصول کے لئے اس سے بہتر دوسرے درخت ہیں وہ اگانے چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سنگ بنیاد کے طور پر یہاں لگائی گئی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

اس کے بعد اس خوبصورت جزیرہ کے مختلف حصوں کی سیر کرتے ہوئے مشن ہاؤس پہنچنے کا پروگرام تھا۔ یہ جزیرہ سرسبز پہاڑوں، شاداب وادیوں پر مشتمل پھلدار درختوں سے لدا ہوا ہے۔ سڑک سمند کے کنارے ان پہاڑوں اور وادیوں میں بل کھاتی ہوئی گزرتی ہے۔ کہیں دونوں طرف پہاڑی مناظر آجاتے ہیں اور کہیں تاحدّ نگاہ سمند ہی نظر آتا ہے۔ اس جزیرہ کا یہ سفر خوبصورت اور دلکش تھا۔ دور سمندر کی اوٹ میں سورج کے غروب ہونے کا منظر بھی بہت حسین تھا۔

چھ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور مسجد نور پہنچے۔ جہاں حضور انور نے ناریل کا پودا لگایا۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے بھی ناریل کا پودا لگایا جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔ حضور انور نے اپنے کیمرہ سے سب احباب جماعت کی اجتماعی تصویر بنائی۔ بعد میں حضور انور ازراہ شفقت احباب جماعت کے درمیان تشریف لے آئے اور تصویر بنوانے کا شرف بخشا۔

اس کے بعد چھ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد نور'' تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس اپنے ہوٹل تشریف لے آئے۔ حضور انور کی شخصیت سے متاثر ہو کر ہوٹل کے مالک نے کرایہ نہیں لیا کہ آپ لوگوں سے نہیں لینا۔ امیر صاحب کے بار بار کہنے پر اس نے یہ کہا کہ یہ میرے لئے ایک اعزاز ہے۔

سوا آٹھ بجے حضور انور ہوٹل Pointe Venus سے جزیرہ روڈرگ کے ائر پورٹ Plaine Corail کے لئے روانہ ہوئے۔ پونے نو بجے حضور انور ائر پورٹ پہنچے اور VIP لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ حضور انور کی ائر پورٹ پر آمد سے قبل امیگریشن کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔

سوا نو بجے حضور انور جہاز میں سوار ہوئے۔ جزیرہ کی حکومتی انتظامیہ کے پروٹوکول آفیسر نے حضور انور کو رخصت کیا۔ ائر پورٹ سٹاف کی ایک سینئر آفیسر نے بھی حضور انور کو الوداع کہا۔ اس جزیرہ سے ماریشس کے لئے ائر ماریشس کی فلائٹ MK171 نو بج کر پچیس منٹ پر ماریشس کے لئے روانہ ہوئی اور ایک گھنٹہ بیس منٹ کے سفر کے بعد گیارہ بج کر پینتالیس منٹ پر ماریشس کے انٹرنیشنل ائر پورٹ Sir Seewoo Sagar Ramgoolam پہنچی۔ واپسی پر جہاز کے عملہ کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا کہ اس جہاز میں حضرت مرزا مسرور احمد ہیڈ آف دی احمدیہ مسلم کمیونٹی سفر کر رہے ہیں۔ ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں اور سفر کی کامیابی کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہیں۔

جہاز سے اترنے کے بعد حضور انور VIP لاؤنج میں تشریف لے آئے اور ائر پورٹ سے قیامگاہ کی طرف روانگی ہوئی۔ سوا بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

07/دسمبر2005ء بروز بدھ:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد دارالسلام روزہل میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

فیملی ملاقاتیں

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ صبح ساڑھے گیارہ بجے حضور ایدہ اللہ اپنی رہائشگاہ سے مسجد دارالسلام تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ماریشس کی سات جماعتوں RoseHill، Trefles، St.Pierre، Montagno Blanche، Blanche Quatre، MontegneLaonue اور Pailles کے 23 خاندانوں کے 189 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد دارالسلام تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی جس میں 20 بچے اور 19 بچیاں شامل ہوئیں۔ حضور انور نے سب سے باری باری قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔ اس تقریب آمین کے حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں

سوا پانچ بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے مشن ہاؤس و مسجد دارالسلام تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ملاقاتوں کے اس سیشن میں ماریشس کی آٹھ جماعتوں Moka، Rose Hill، St. Pierre، Aigion، Phoenix، Gentley، Curepipe اور Quatre Bornes کے 24 خاندانوں کے 219 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کیں اور تصاویر بھی بنوائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام سات بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد دارالسلام روزہل میں تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

تقریب عشائیہ میں شرکت

آج شام جماعت احمدیہ ماریشس کی طرف سے حضور انور کے اعزاز میں ایک تقریب عشائیہ (Reception) کا اہتمام کیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے سات بجے اپنی رہائشگاہ سے ہوٹل تشریف لے گئے۔ سات بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ہوٹل پہنچے۔ اس تقریب میں 55 غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمانوں نے شرکت کی۔ جب حضور انور ہوٹل پہنچے تو حضور انور سے باری باری مہمانوں کا تعارف کروایا گیا۔ اس تقریب میں درج ذیل مہمانوں نے شرکت کی۔

1. Mr.Xavier Daval (Deputy Prime minister & Minister of Tourism, Leisure & External Communication)
2. Mr.Vasant Bunwanee (Minister of Labour)
3. Mr. Apadoo (Mayor of Quatre Bornes)
4. Mr. Karl Offman (Former President of The Republic)
5. Dr. Satish Boolell (Coroner, Former President of Mauritius Council of Social Services)
6. Mr.S.Dulthumum (President Sanatan Dharma Temples Federation.
7. Mr.Dev Dayal (Rep. of the Brama Kunari Mission)
8. Mr.Ayoob Makhuda (Former director of Booget. Ministry of Finance)
9. Mr. Fareed Jangeerkhan (Chairman of the Mauritius Broadcasting Corporation)

ان مذکورہ مہمانوں کے علاوہ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمانوں نے بھی شرکت کی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد مبارک سلطان غوث صاحب سیکرٹری امور خارجہ نے آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے اپنے استقبالیہ ایڈریس میں جماعت کا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تعارف کروایا۔

حضور انور کا استقبالیہ سے خطاب

استقبالیہ ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے خطاب فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اسلام دہشت گردی اور ظلم کو پسند نہیں کرتا، فساد کو پسند نہیں کرتا۔ اسلام امن وسلامتی اور انصاف کی تعلیم دیتا ہے۔ عدل کی تعلیم دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ تعالیٰ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو، یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

حضور انور نے فرمایا: کسی مسلمان کی طرف سے ظلم نہیں ہونا چاہئے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ مسلمان خدا سے ڈرتا ہو۔ خدا کا خوف دل میں رکھتا ہو اور پھر ساتھ ظلم کرنے والا بھی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ نے لڑائی کے بارہ میں اسلام کی حسین تعلیم بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام جنگ میں معصوم بچوں، عورتوں، بوڑھوں کو مارنے کے خلاف ہے۔ لیکن اب جنگی جہازوں سے میزائل برسائے جاتے ہیں اور توپوں اور ٹینکوں سے گولے داغے جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں معصوم بچے، بوڑھے اور عورتیں سب بڑی بے دردی سے مارے جاتے ہیں۔ یہ ہرگز انصاف نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ آپؐ فوج کے کمانڈر کو جنگ کے لئے بھجوانے سے قبل یہ حکم دیا کرتے تھے کہ عورتیں، بچے، بوڑھے، عابدوں اور راہبوں کو قتل نہیں کرنا۔ عبادت گاہیں خواہ کسی بھی مذہب کی ہوں نہیں گرانی۔ آگ میں نہیں جلانا۔ جانور نہیں مارنے، درخت نہیں کاٹنے، مثلہ نہیں کرنا، زخمی کو نہیں مارنا، جو بھاگ جائے اس کا پیچھا نہیں کرنا۔ قیدیوں کو ان کے حقوق کے ساتھ رکھنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: اب دیکھیں اسلامی تعلیم تو یہ ہے کہ کسی کو آگ میں نہیں جلانا۔ لیکن آج کل تمام ہتھیار آگ ہی ہیں۔ ایٹم بم سوائے آگ اور Radiation کے کچھ نہیں ہے۔ جو گولے برسائے جاتے ہیں اور میزائل داغے جاتے ہیں وہ سب آگ ہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ دوسری جنگ عظیم میں جو ایٹم بم گرائے گئے تھے ان کے بد اثرات آج تک چل رہے ہیں اور نسل در نسل منتقل ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اپنے آپ کو مہذّب (Civilised) سمجھنے والی قومیں مسلسل اسلامی تعلیم کے خلاف کر رہی ہیں اور کرتی چلی جارہی ہیں۔

حضور نے فرمایا: اگر ملک اپنے رویّہ میں تبدیلی نہیں کریں گے، خدا کی طرف نہیں لوٹیں گے، خدا اور بندوں کے حقوق ادا نہیں کریں گے تو پھر خدا کی پکڑ ان کو گھیر لے گی۔ پس اگر دنیا کو بچانا چاہتے ہیں اور مستقبل کی نسلوں کو بچانا چاہتے ہیں تو خدا کی طرف واپس آئیں اور مخلوق خدا کے حقوق ادا کریں۔ ظلم سے باز آئیں اور عدل وانصاف سے کام لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: مسلمان جو بم مار کر معصوموں کو ہلاک کرتے ہیں ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر چلنا ہوگا۔ اور اس ظلم اور دہشت گردی سے باز رہنا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: جماعت احمدیہ مسلسل امن کا پرچار کر رہی ہے۔ بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ اگر تم مجھ سے تعلق رکھنا چاہتے ہو۔ میری جماعت میں شامل ہونا چاہتے ہو تو ظلم سے بچو۔ جہاد اس طرح کرو جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کیا کرتے تھے۔ سب سے بڑا جہاد یہی ہے کہ خدا کی طرف لوگوں کو بلاؤ۔ خدا کی طرف لوگوں کی رہنمائی کرو، خدا کی مخلوق سے ہمدردی کرو، بُرے کلام سے بچو، خدا کا تقویٰ اختیار کرو، دھوکہ دہی سے بچو، بُری صحبت سے بچو، بُری باتیں سننے سے بچو، ہر گناہ سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ تمہارے دل، ہاتھ، آنکھ ہر ظلم سے محفوظ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ اسلام کی تعلیم ہے اور یہی وہ تعلیم ہے جو ہمیشہ جماعت احمدیہ کے سامنے رہتی ہے اور جماعت اس کا پرچار کرتی ہے۔ آخر پر حضور انور نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد کھانا شروع ہوا۔ حضور انور کے ساتھ ڈپٹی پرائم منسٹر اور منسٹر آف ٹورازم آنریبل Yavier Duval بیٹھے تھے۔ کھانے کے دوران حضور انور نے ان سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔ بہت دلچسپی کے ماحول میں بات چیت ہوتی رہی۔ رات گیارہ بجے یہ استقبالیہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس تقریب کے اختتام پر بھی بعض مہمانوں نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور سے ملنے کے لئے آتے رہے۔ گیارہ بج کر دس منٹ پر یہاں سے روانہ ہو کر ساڑھے گیارہ بجے حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

جلسہ سالانہ ماریشس کے اختتامی اجلاس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو خطاب فرمایا تھا جماعت ماریشس نے اسے تصویروں کے ساتھ شائع کر کے اس تقریب عشائیہ میں آنے والے جملہ مہمانوں کی خدمت میں پیش کیا۔

08/دسمبر2005ء بروز جمعرات:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد دارالسلام روزہل میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

Chamarel کا وزٹ

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ آج پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے روزہل سے قریباً چالیس کلومیٹر کے فاصلہ پر علاقہ Chamarel کی طرف روانگی ہوئی۔ ماریشس کا یہ علاقہ بہت خوبصورت

سرسبز وشاداب پہاڑوں اور وادیوں پر مشتمل ہے۔اس علاقہ میں انتہائی بلندی سے ایک آبشار نیچے ایک گہری کھائی میں گر رہی ہے جو بہت خوبصورت منظر پیش کرتی ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یہ آبشار دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے اور تصاویر بھی بنائیں۔

یہ سارا علاقہ ہی قدرتی حسن سے مالا مال ہے۔سڑک سمندر کے کنارے، پہاڑوں کے درمیان بل کھاتی ہوئی گزرتی ہے اور سفر کے دوران دلکش مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں۔

اس علاقہ میں زمین کا ایک حصّہ ایسا بھی ہے جو سات مختلف رنگوں پر مشتمل ہے۔زمین کا یہ حصہ مٹی کے سخت پتھریلے ٹیلوں کی شکل میں ہے اور ایک ایک ٹیلے کے کئی رنگ ہیں۔ یہ جگہ اپنی خوبصورتی میں بے مثال ہے۔ ساری دنیا میں یہ واحد ایسی جگہ ہے جہاں ہماری اس زمین کے سات مختلف رنگ دکھائی دیتے ہیں۔ جن میں Gray،Yellow،Light Brown،Dark Brown اور سُرخی مائل رنگ شامل ہیں۔ یہ جگہ قدرتی حسن کا حسین شاہکار ہے۔ دنیا کے مختلف حصّوں سے سیاح اس جگہ کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی وفد کے ممبران کے ساتھ اس جگہ کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے اور کچھ دیر وہاں قیام کر کے مختلف مقامات سے ان سات رنگوں کا نظارہ دیکھا اور تصاویر بھی بنائیں۔

یہاں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب واپس روز ہل کے لئے روانہ ہوئے تو راستہ میں ایک جگہ View Point پر رُک کر قدرت کے حسین مناظر کا مشاہدہ فرمایا۔سبزے سے ڈھکے ہوئے پہاڑوں کے درمیان ایک گہری وادی ہے جو خود بھی سبز سبز وشاداب ہے اور دلفریب مناظر پیش کرتی ہے۔یہ مناظر دیکھنے کے بعد واپسی کا سفر جاری رہا اور پونے تین بجے دوپہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائشگاہ تشریف لے آئے۔

سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد دارالسلام تشریف لے جا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

نمازوں کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق واقفین نو بچوں کی کلاس کا انعقاد ہوا جس میں 110 بچے شامل ہوئے۔تمام بچے سفید شرٹ اور سیاہ رنگ کی پتلون (ٹراؤزر) میں ملبوس تھے۔

کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم توحید شیخ جُمّن نے کی جس کا اردو ترجمہ عزیزم عطاء العادل شیخ جُمّن نے پیش کیا۔ بعدازاں بچوں کے ایک گروپ نے پروگرام پیش کیا۔جس کے بعد عزیزم سیلDreepaul نے وقف نو سکیم کے بانی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی سیرت پر اردو زبان میں تقریر کی۔جس کے بعد ماریشس میں واقفین نو بچوں کے پروگرام اور مصروفیات کے بارہ میں عزیزم آصف سلطان غوث نے انگریزی زبان میں تقریر کی۔ بعدازاں بچوں نے کورس کی شکل میں کلام طاہر سے نظم ''حضرت سیدؤلد آدم صلی اللہ علیہ وسلم'' ترنم کے ساتھ پیش کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ کتنے ہیں جنہوں نے H.S.C کر لیا ہے۔ کوئی ایسا تو نہیں ہے جس نے تعلیم چھوڑ دی ہے۔ پندرہ سال سے زائد عمر کے بچوں کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ بچوں نے کون سی لائن/فیلڈ چننی ہے۔

حضور انور نے ایک بچے سے دریافت فرمایا کہ وقف نو کا مطلب کیا ہے؟ حضور انور نے یہ بھی جائزہ لیا کہ کتنے ہیں جو روزانہ پانچوں نمازیں پڑھتے ہیں۔ کتنے ہیں جو روزانہ تلاوت قرآن کریم کرتے ہیں۔

حضور انور نے ان بچوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''وقف نو بچوں کو نمازوں کا پابند ہونا چاہئے۔اگر نماز نہیں پڑھتے تو وقف کا کوئی فائدہ نہیں''۔

حضور انور نے اس بات کا بھی جائزہ لیا کہ چھوٹے بچوں میں سے کتنے ہیں جو قرآن کریم ختم کر چکے ہیں۔حضور انور نے فرمایا: پہلی بات نماز ہے اور دوسری بات قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کرنا۔پھر جماعت کے لٹریچر میں سے کوئی کتاب لے کر خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں سے جو فرنچ یا انگریزی میں ترجمہ ہو چکی ہیں چاہے ایک صفحہ بھی پڑھیں مگر ضرور پڑھیں۔اپنا مذہبی علم بڑھائیں۔قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنا بھی سیکھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک یا آدھا صفحہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب کا جو انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہے پڑھیں اور عادت بنا لیں کہ سونے سے پہلے کتاب پڑھنی ہے۔اور سکول جانے سے پہلے تلاوت قرآن کریم کرنی ہے۔ اپنے آپ کو پانچوں نمازوں کا عادی بنائیں۔اگر آپ ان باتوں پر عمل کریں گے تو اپنے علم کو بڑھا سکیں گے اور پھر ہی صحیح وقف نو بچے کہلا سکیں گے۔اگر آپ یہ نہیں کرتے تو آپ اور دوسرے عام بچوں میں جو آپ کی عمر کے ہیں کوئی فرق نہیں ہے۔کوشش کریں کہ اپنے آپ کو دوسروں سے الگ بنائیں۔

حضور نے فرمایا: آپ میں بہت سارے کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں دلچسپی رکھتے ہیں لیکن ہمیں آپ میں سے مبلغ بھی چاہئیں اور ٹیچر بھی اور انجینئرز اور ڈاکٹرز بھی چاہئیں۔

مذکورہ بالا ہدایات دینے کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ میرا خیال ہے یہ کافی ہے۔اور وقف نو کلاس کا وقت بھی ختم ہو گیا ہے۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

واقف نو بچوں کی کلاس کے اختتام پر ساڑھے چھ بجے واقفات نو بچیوں کی کلاس شروع ہوئی۔کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ ثمینہ جواہر نے کی جس کا اردو ترجمہ تنزیلہ نعیم نے پیش کیا۔ بعدازاں عزیزہ سلمٰی Hossany نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پیش کی جس کے بعد عزیزہ مہرین Bukhuth نے نظم ترنم کے ساتھ پڑھی۔حضور انور نے نظم کے بارہ میں فرمایا:

جزاک اللہ۔بہت اچھی پڑھی ہے۔یہ کس کی بچی ہے۔ اسے اردو پڑھنی آتی ہے۔ماشاء اللہ۔

نظم کے بعد تین بچیوں نے مل کر ماریشس کے بارہ میں ایک پروگرام پیش کیا۔پروگرام کے آخر پر کورس کی شکل میں نظم پیش کی گئی۔

اس کے بعد حضور انور نے بچیوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: ''جو بچیاں HSC میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔جو SC میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔آپ میں سے کتنی ڈاکٹر بننا چاہتی ہیں اور کتنی ٹیچر بننا چاہتی ہیں۔ڈاکٹرز کی بھی ضرورت ہوگی اور ٹیچرز کی بھی ضرورت ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ جس کسی نے مجھ سے پین حاصل نہیں کیا وہ آ جائیں۔ جو سٹینڈرڈ 5 یا 6 میں ہیں وہ بچیاں آ جائیں۔حضور انور نے ان بچیوں کو قلم عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جو روزانہ پانچ نمازیں پڑھتی ہیں ہاتھ کھڑا کریں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب یا جماعت ماریشس کے رسالہ "Le Message" جو پڑھتی ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی، مخالفوں کے اعتراضات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جوابات جنہوں نے پڑھے ہیں وہ بتائیں۔

حضور نے دریافت فرمایا: ہفتہ میں کتنے دن آپ کی کلاس ہوتی ہے۔ایک دن دو گھنٹے ہوتی ہے تو کیا یہ وقت کافی ہے۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ میں سے کتنی ہیں جو خطبہ جمعہ سنتی ہیں؟ آپ کے نصاب میں داخل ہے کہ تمام واقفات اور واقفین نو کو خطبہ سننا چاہئے۔

آخر پر حضور انور نے بچیوں کو تحائف عطا فرمائے۔ ساڑھے سات بجے شام یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی جس کے بعد حضور انور نے مسجد دارالسلام روز ہل میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

09/دسمبر 2005ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد دارالسلام روز ہل میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔دوپہر ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'مسجد دارالسلام' روز ہل میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔الحمدللہ کہ ماریشس کا میرا یہ پہلا دورہ اختتام کو پہنچ رہا ہے اور انشاء اللہ کل یہاں سے روانگی ہوگی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ اس چھوٹے سے جزیرے کی ایک مخلص اور باوفا جماعت ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے اخلاص و وفا میں اضافہ فرماتا رہے اور آپ ہمیشہ ان توقعات کو پورا کرنے والے ہوں جو یہاں کے ابتدائی احمدیوں نے آپ کے بارہ میں رکھیں۔اور آپ ان دعاؤں کے وارث بننے والے ہوں جو آپ کے بزرگوں نے آپ کے بارہ میں کیں۔

حضور انور نے فرمایا: ان ابتدائی لوگوں نے انتہائی مشکل حالات میں یہاں احمدیت کے پودے کو پروان چڑھایا۔مخالفتوں کے باوجود ان کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آئی۔وہ لوگ ہمیشہ اللہ کے آگے جھکے رہے اور اس سے مدد اور نصرت مانگتے رہے۔ان لوگوں نے ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا اور یہ وہ سبق ہے اور یہ وہ اعلیٰ نمونہ ہے جو آپ کے بزرگوں اور ابتدائی احمدیوں نے آپ کو دیا ہے۔

حضور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جزیرے میں احمدیت 1912ء میں خلافت اولیٰ کے زمانہ میں آئی۔ یہاں کے ابتدائی احمدیوں میں نورویا صاحب، سلطان غوث صاحب، میاں رحیم بخش صاحب، میاں سبحان صاحب، عظیم سلطان غوث صاحب اور بعض دوسرے احباب ہیں۔حضور نے فرمایا: ابتدائی احمدیوں کی ایک لمبی فہرست ہے۔جو 1912ء سے لے کر 1925ء تک احمدی ہوئے۔انہیں مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ان میں سے بعض کے خلاف قتل کے منصوبے بنائے گئے لیکن جس سچائی کو وہ پہچان چکے تھے اس سے ذرّہ بھر پیچھے نہیں ہٹے۔بلکہ پہلا مبلغ آنے تک انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا خلیفۂ وقت سے براہ راست تربیت پانے والے کسی شخص کو دیکھا تک نہ تھا۔لیکن اس کے باوجود وہ اخلاص و وفا میں بڑھتے رہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام دعاوی پر جن کا ان کو علم تھا یا نہیں تھا ایمان لانے والے تھے۔اور وہ ہمیشہ اسی فکر میں رہتے تھے کہ کہیں ہم سے یا ہماری نسلوں سے یہ ایمان ضائع نہ ہو جائے۔

حضور انور نے فرمایا: ایم اے سلطان غوث صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جماعت کے حالات کے بارہ میں لکھا اور مبلغ بھجوانے کی درخواست کی۔اپنی وفا اور تعلق کا اظہار کیا اور آخر پر لکھا: ''پیارے آقا آپ ہمیں راستہ دکھائیے اور ہمیں اپنے مذہب کی تعلیم سے مزید آشنا کیجئے''۔اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن میں اس طرح سرشار تھے کہ آخر پر لکھتے ہیں: ''اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح کی کوئی جلد بھیج دی جائے تو مجھ پر بڑا احسان ہوگا''۔

حضور انور نے فرمایا: ان ابتدائی لوگوں کو دین سیکھنے کا بڑا شوق تھا اور بار بار مبلغ بھجوانے کا مطالبہ کرتے تھے۔آخر ان کی خواہش کے مطابق 1915ء میں حضرت صوفی غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ ماریشس پہنچے لیکن پورٹ پر روک لیا گیا۔مسلمانوں کی طرف سے بڑی کوشش ہوئی کہ انہیں واپس بھجوا دیا جائے۔ آخر روشن علی صاحب کی تیس ہزار روپے کی ضمانت پر انہیں ماریشس میں اترنے کی اجازت ملی۔صوفی غلام محمد صاحبؓ کی کوششوں سے جماعت آہستہ آہستہ بڑھنی شروع ہوئی۔

حضور نے فرمایا: دوسرے مبلغ حضرت حافظ عبیداللہ صاحبؓ آئے اور آپ نے انتھک محنت اور کوشش سے جماعت کو آگے بڑھایا اور آخر یہیں ان کی وفات ہوئی۔ان کی وفات پر حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا:

''مولوی عبیداللہ ہمارے ملک میں سے تھا جس نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کرنا اور اپنے عہد کو نبھانا دونوں باتوں کو جانتا تھا۔ہندوستان سے شہادت کا پہلا موقعہ عبیداللہ کو ملا۔ہمیں اس کی موت پر فخر ہے اور اس کے ساتھ صدمہ بھی ہے کہ ایک نیک روح ہم سے جدا ہوگئی''۔

حضور انور نے فرمایا: پھر صوفی غلام محمد صاحبؓ کی واپسی پر حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ کو یہاں بھجوایا گیا۔آپ یہاں 29/جولائی 1928ء کو پہنچے۔آپ نے روانگی کے وقت بچوں کو ساتھ لیجانے کی درخواست کی۔آپ کی درخواست اس شرط پر منظور کر لی گئی کہ پھر زندگی بھر اپنے وطن واپس نہیں آئیں گے۔ بچے جوان ہوئے، شادیوں کے لئے آنے کی اجازت چاہی مگر اجازت نہ ملی۔

حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ کا خوب حق ادا کیا۔مسلموں اور غیر مسلموں دونوں میں خوب احمدیت کا پیغام پہنچایا۔حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ یہاں دفن ہیں جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔

حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے خطبہ جمعہ میں ان کے کام، خدمات اور قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ''وہ زمین مبارک ہے جس میں ایسا اولوالعزم اور پارسا انسان مدفون ہوا''۔

حضور انور نے احباب جماعت کو اپنے ان بزرگوں کی قربانیوں اور ان کی خدمات کو زندہ رکھنے کی نصیحت فرمائی۔ نیکیوں میں آگے بڑھنے اور نیکیوں کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی طرف تفصیل سے توجہ دلائی۔حضور انور کا یہ خطبہ دو بجے تک جاری رہا۔اور ایم ٹی اے پر Live نشر ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن حسب دستور علیحدہ شائع ہو رہا ہے۔

دو بجے حضور انور نے نماز جمعہ اور نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پانچ بجے سہ پہر حضور انور اپنی رہائشگاہ سے روزانہ ہو کر مسجد دارالسلام روز ہل تشریف لائے اور فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ جو شام سات بجے تک جاری رہیں۔ ماریشس کی پانچ جماعتوں Rose، Phoenix Hill، St. Pierre، Piaure Des Papayes اور Quatre Bornes کے 20 خاندانوں کے 127 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت ماریشس کے ساتھ میٹنگ

ملاقاتوں کے بعد نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ ماریشس کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔ حضور نے باری باری مختلف شعبوں کے کام کا جائزہ لیا اور ان کی رہنمائی فرمائی۔ اور ہدایات سے نوازا۔

جنرل سیکرٹری سے حضور انور نے جماعتوں کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا اور فرمایا کہ آپ کو کتنی جماعتوں سے باقاعدہ ماہانہ رپورٹس ملتی ہیں۔ فرمایا کہ جو جماعتیں اپنی رپورٹس باقاعدگی سے نہیں بھجواتیں ان کو بار بار توجہ دلائیں، یاد دہانی کروائیں۔ تمام جماعتوں کی طرف سے باقاعدگی سے رپورٹ آنی چاہئے۔

حضور انور نے ماریشس کے سپرد جزائر ممالک، ری یونین آئی لینڈ، قمورو زآئی لینڈ، سیشلز، روڈرگ اور مڈغاسکر میں جماعت کے نظام اور رابطوں اور پروگراموں کا جائزہ لیا اور اس بارہ میں بعض انتظامی فیصلے فرمائے۔

سیکرٹری مال سے جماعت کے سالانہ بجٹ، چندہ دہندگان کی تعداد، چندہ کے معیار کا تفصیل سے جائزہ لیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ چندہ کا مقصد ٹارگٹ پورا کرنا نہیں بلکہ لوگوں کا روحانی معیار بلند کرنا ہے۔ لوگوں کو نیک اور متقی بنانا ہے۔ اس روح کو مدنظر رکھیں کہ لوگ چندہ خدا تعالیٰ کی خاطر دیں۔

حضور انور نے فرمایا اپنے خاص حالات کی وجہ سے جو شخص چندہ شرح سے کم دینا چاہتا ہے وہ باقاعدہ اجازت حاصل کرے۔

سیکرٹری تبلیغ سے حضور انور نے گزشتہ تین سال کی بیعتوں اور تبلیغی مساعی کا جائزہ لیا اور فرمایا کیا آپ اور مجلس عاملہ موجودہ تبلیغی مساعی اور اس کے نتیجہ سے مطمئن ہیں۔ حضور نے تبلیغ کے بارہ میں تفصیل سے ہدایات دیں اور فرمایا کہ ہر جماعت سے گروپس بنائیں اور ان کو بیعت کا ٹارگٹ دیں اور اپنے مستقل رابطے رکھیں اور لوگوں سے ذاتی تعلق بڑھائیں۔ محض لٹریچر تقسیم کر دینا کافی نہیں ہے۔ اپنے ریگولر Contacts کریں اور باقاعدہ منصوبہ بندی اور پلاننگ کے ساتھ کام کریں۔

سیکرٹری صاحب تعلیم سے حضور انور نے ملک میں تعلیمی نظام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اور ہدایت دی کہ اس بات کا جائزہ لیتے رہیں کہ بچے اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ سکولوں میں تعلیم حاصل کریں۔

سیکرٹری صاحب تربیت سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کا کیا پروگرام ہے۔ مساجد میں نمازوں کی حاضری کتنی ہوتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ذیلی تنظیموں اور برانچز کو توجہ دلائیں کہ لوگوں سے ذاتی رابطہ کریں تاکہ لوگ نماز پر آئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیکرٹری تربیت کو توجہ دلائی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دور خلافت میں بعض خاندانوں نے خلافت کے بارہ میں معترضانہ رنگ اختیار کیا تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان خاندانوں پر نظر رکھیں۔ وہ دوسرے نوجوانوں پر اثر انداز نہ ہوں۔

سیکرٹری جائیداد کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جماعت کی تمام جائیدادوں کا ریکارڈ رکھیں اور مساجد کا وزٹ بھی کیا کریں اور ساتھ ساتھ جائزہ بھی لیتے رہا کریں۔

سیکرٹری تعلیم القرآن کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ عمر کے حساب سے بچوں، خدام اور انصار کے علیحدہ علیحدہ گروپس بنائیں اور اپنی تمام جماعتوں میں یہ کلاسز شروع کریں۔ ہر گروپ کے لئے علیحدہ انتظام کریں۔

ایڈیشنل سیکرٹری مال اور سیکرٹری ضیافت سے بھی حضور انور نے ان کے شعبوں کے کام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

سیکرٹری امور عامہ کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ کی ایک بہت بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ ملازمتوں کے حصول میں احباب جماعت کی مدد کریں۔ جو لوگ بیکار ہیں ان کو ملازمت دلوائیں۔ اور غریبوں کی مدد کریں تاکہ وہ اپنے قدموں پر کھڑا ہوسکیں۔ اور اپنا کام شروع کرسکیں۔

حضور نے فرمایا کہ 16 سال کی عمر سے بچوں کا جائزہ لیں۔ جو بچے اس عمر میں تعلیم چھوڑ چکے ہیں ان کے والدین سے رابطہ کر کے ان کو توجہ دلائیں کہ ان کے بچے سکول جائیں یا پھر کوئی کام کریں۔ کسی کو فارغ نہیں بٹھانا۔

حضور انور نے امیر صاحب جماعت ماریشس کو قضاء کا نظام جاری کرنے کی ہدایت فرمائی۔

محاسب کو حضور نے ہدایت فرمائی کہ ہر تین ماہ کے بعد سارے حساب اور اخراجات کا جائزہ لیا کریں کہ بجٹ کے مطابق خرچ ہو رہا ہے۔

سیکرٹری وقف جدید سے حضور انور نے چندہ وقف جدید کا جائزہ لیا اور دریافت فرمایا کہ کیا انصار، لجنہ اور خدام کو الگ الگ ٹارگٹ دیتے ہیں۔ فرمایا ان ذیلی تنظیموں کو علیحدہ علیحدہ ٹارگٹ دیا کریں۔ حضور نے فرمایا اطفال، ناصرات بھی چندہ وقف جدید ادا کریں۔

سیکرٹری وقف نو کو حضور انور نے فرمایا کہ واقفین نو لڑکیوں اور لڑکوں کی جو کلاسز ہوئی ہیں ان میں لڑکیوں کی ٹریننگ لڑکوں سے اچھی ہے۔ لڑکیاں قرآن اچھا پڑھتی ہیں انکی رسپانس لڑکوں سے اچھی ہے۔ حضور انور نے فرمایا: لڑکوں کی نگرانی کریں۔ ان کو جماعت کے پروگراموں میں Involve کریں۔ ان کو بتائیں کہ آپ وقف نو ہیں۔ یہ یہ آپ کی ذمہ داریاں ہیں۔ مستقبل میں جو Line انہوں نے اختیار کرنی ہے اس کے بارہ میں بتائیں۔ ان کی رہنمائی بھی ہو۔ پانچوں نمازیں پڑھیں۔ روزانہ تلاوت قرآن کریم کریں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا روزانہ مطالعہ کریں۔

سیکرٹری صاحب وصایا سے حضور انور نے موصیان کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا اور چندہ کا بھی جائزہ لیا اور موصیوں کی تعداد بڑھانے کی طرف توجہ دلائی۔

سیکرٹری صاحب اشاعت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنے بلیٹن میں خطبات کا خلاصہ دیا کریں اور ہر خاندان کو یہ پہنچنا چاہئے۔

سیکرٹری صاحب امور خارجیہ کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ممبران پارلیمنٹ اور مختلف پارٹیوں اور حکومت کے سرکردہ حکام سے اپنے رابطے بڑھائیں۔ جماعت کا تعارف ہر لیول پر ہونا چاہئے۔ اپنا تعلق بڑھائیں اور ہر لیول پر تعلق بنائیں۔ یہ چھوٹا ملک ہے اور احمدیوں میں پوٹینشل ہے۔ ہر لیول پر ایسے لوگ ہیں جو Contact کر سکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: جن ممالک میں احمدی Active ہیں وہاں ان کے رابطے بڑے اچھے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: آپ اپنی ٹیم بنائیں جو ہر لیول پر رابطے قائم کرے۔

سیکرٹری صاحب سمعی وبصری سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے گھروں میں MTA کا کنکشن موجود ہے۔ MTA سے استفادہ کا بھی جائزہ لینا چاہئے۔

سیکرٹری زراعت کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ نے اچھا کام کیا ہوا ہے۔

سیکرٹری تحریک جدید سے حضور انور نے ان کے بجٹ کا جائزہ لیا اور چندہ دہندگان کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

حضور انور نے نیشنل آڈیٹر کو ہدایت فرمائی کہ ہر سال کے آخر پر آڈٹ کیا کریں اور اپنی رپورٹ براہ راست مرکز بھجوایا کریں۔

سیکرٹری صاحب رشتہ ناطہ سے حضور انور نے رشتوں کے تعلق میں دریافت فرمایا کہ کتنے رشتے ہو چکے ہیں، کتنے اس وقت زیر کارروائی ہیں۔

سیکرٹری صاحب صنعت وتجارت سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کیا کام کر رہے ہیں، آپ کا کیا پروگرام ہے۔ آخر پر حضور انور نے ماریشس کے سپرد جزائر میں مساجد کا جائزہ لیا اور مساجد کی تعمیر کی ہدایت فرمائی۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ ماریشس کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ رات ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور نے مسجد دارالسلام تشریف لاکر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

10/دسمبر 2005ء بروز ہفتہ:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد دارالسلام روز ہل میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ آج ماریشس میں قیام کا آخری دن تھا۔

جماعت Quatre Bornes کا وزٹ

صبح دس بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور پیدل ہی مکرم عیسیٰ تیجو صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے اور یہاں کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت Quatre Bornes کے وزٹ کے لئے تشریف لے گئے۔ دس بج کر پانچ منٹ پر حضور انور یہاں پہنچے جہاں جماعت Quatre Bornes کے احباب مرد وخواتین بچے بوڑھے بڑی تعداد میں جمع تھے۔ احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ بچے دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔ دو بچوں نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ حضور انور 'مسجد نصرت' کے اندر تشریف لے گئے۔ اس مسجد کے ایک حصہ میں پارٹیشن کر کے مستورات کے لئے نماز پڑھنے کی جگہ بنائی گئی ہے جس کی وجہ سے محراب مردانہ حصہ کے درمیان میں نہیں رہا۔ یہ مسجد کافی بڑی ہے۔ مسجد کے محراب کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اس کو درمیان میں لے آئیں۔ یہ ساری مسجد ائرکنڈیشنڈ ہے۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے اور انہیں شرف زیارت بخشا۔

اس مسجد کے اوپر ایک ہال تعمیر کیا گیا ہے جس میں اِن ڈور کھیلوں کا انتظام ہے اور ورزش کے لئے سامان مہیا کیا گیا ہے۔ حضور انور نے اس ہال کا معائنہ بھی فرمایا۔ مسجد کے ایک حصہ پر کھلی چھت ہے۔ حضور انور اس چھت پر بھی تشریف لائے۔ اس دوران تمام احباب مسجد سے باہر سڑک پر اور کھلے ایریا میں جمع ہو چکے تھے۔ حضور انور کچھ دیر چھت پر کھڑے رہے جہاں ایک بار پھر تمام احباب جماعت نے اپنے پیارے آقا کا شرف دیدار حاصل کیا۔ یہاں سے آگے روانگی سے قبل حضور انور نے مسجد کے سامنے ایک احمدی دوست کے پلاٹ میں آم کا پودا لگایا۔

جماعت Midlands کا وزٹ

اس کے بعد دس بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یہاں سے مڈلینڈ (Midlands) جماعت کے وزٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ جہاں مقامی جماعت کے احباب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بچوں نے پھول پیش کئے۔ حضور انور نے مسجد احمدیہ Midlands کا معائنہ فرمایا۔ اس مسجد کی زمین ایک فیملی نے عطیہ میں دی ہے۔ اس مسجد کے اردگرد احمدی گھر آباد ہیں۔ حضور انور خواتین کے حصہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

جماعت Cure pire کا وزٹ

جماعت مڈلینڈز کے وزٹ کے بعد دس بج کر پچاس منٹ پر جماعت Curepire کے وزٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ Curepire پہنچے جہاں مسجد میں مقامی جماعت کے احباب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے فرمایا بڑی اچھی مسجد بنائی ہے۔ حضور خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے اور انہیں شرف زیارت بخشا۔

جماعت Curepire کے وزٹ کے بعد یہاں سے آگے جماعت سنٹرل Curepire کے وزٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں بھی مقامی جماعت نے حضور انور کا استقبال کیا اور بچوں نے پھول پیش کئے۔

حضور انور نے مسجد کا معائنہ فرمایا۔ اس مسجد کے اردگرد بھی احمدیوں کے گھر آباد ہیں۔ مکرم شمس تیجو صاحب (جن کے گھر میں حضور انور کا قیام ہے) کی ہمشیرہ نے یہ قطعہ زمین مسجد کی تعمیر کے لئے دیا ہے اور شمس تیجو صاحب نے اپنے والد محترم کی طرف سے یہ مسجد تعمیر کر کے جماعت کو دی ہے۔

حضور انور کچھ وقت کے لئے شمس تیجو صاحب کی ہمشیرہ اور نیشنل سیکرٹری تبلیغ جماعت ماریشس کے گھروں میں تشریف لے گئے۔ یہ دونوں گھر مسجد کے اطراف میں آباد ہیں۔

Trou Au Cerf کا وزٹ

جزیرہ ماریشس صدیوں پہلے Volcano کے ذریعہ سمندر کی سطح پر ابھرا تھا۔ یہاں مختلف جگہوں پر ان Volcano کی وجہ سے انتہائی گہرے گڑھے بن گئے ہیں۔ جماعت سنٹرل Curepire کے وزٹ کے بعد حضور انور Trou Au Cerf کے مقام پر تشریف لے گئے۔ یہ جگہ ایک بہت بڑے پیالے کی شکل میں ہے اور سرسبز وشاداب ہے اور بہت خوبصورت منظر پیش کرتی ہے۔ یہاں مختلف ممالک سے آئے ہوئے سیّاح بکثرت آتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شخصیت ان کی توجہ کا مرکز رہی۔ بعض لوگ حضور انور کی تصاویر بناتے رہے۔ ایک آسٹرین جوڑے نے درخواست کر کے حضور انور کی تصویر کھینچی۔ پھر بعد میں حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت ان کو اپنے ساتھ تصویر بنوانے کا موقع عطا فرمایا۔ یہ دونوں اپنی اس خوش نصیبی پر بے حد خوش تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس جگہ کی تصاویر بنائیں اور ازراہ شفقت قافلہ کے ممبران کی بھی تصویر بنائی اور جماعت ماریشس کے ممبران کی بھی (جو اس وزٹ میں شامل تھے) تصویر بنائی۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت وفد اور ممبران کے درمیان تشریف لے آئے اور تصویر بنوانے کی سعادت عطا فرمائی۔

جماعت Phoenix کا وزٹ

گیارہ بج کر پچاس منٹ پر یہاں سے جماعت Phoenix کے وزٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ جہاں مقامی احباب مرد وخواتین نے حضور انور کا استقبال کیا اور بچیوں نے استقبالیہ دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ بچوں نے حضور انور کی خدمت میں پھول بھی پیش کئے۔

جماعت Phoenix بھی ماریشس کی قدیم جماعتوں میں سے ہے۔ ماریشس میں بیعت کرنے والے دوسرے احمدی مکرم محمد عظیم سلطان غوث صاحب کا تعلق Phoenix سے ہے جنہوں نے 1913ء میں بیعت کی تھی۔

یہاں دیوار پر پرانے بزرگوں کی تصاویر لگا کر ایک نمائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور نے یہ تصاویر دیکھیں اور Phoenix کی 'مسجد فضل' میں موجود سب احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ حضور انور خواتین کے حصہ کی طرف بھی تشریف لے گئے جہاں خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔ مسجد فضل کی تعمیر 1959ء میں ہوئی تھی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مکرم ابوطالب صاحب کے اُس گھر میں تشریف لے گئے جہاں 1915ء میں مبلغ سلسلہ حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ کی ماریشس آمد کے بعد پہلی بیعت ہوئی تھی۔ یہاں اس گھر کے مکینوں نے بتایا کہ یہ جو گھر کا صحن ہے اس کے فلاں کونے میں لکڑی کا دومنزلہ چھوٹا سا مکان تھا جہاں حضرت صوفی غلام محمد

صاحبؓ نے چند احمدیوں کی بیعت لی تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں ایک عظیم الشان دومنزلہ کوٹھی بن چکی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صحن میں کھڑے ہوکر پُرسوز دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے گھر کے اندر تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر اہل خانہ نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

Phoenix جماعت کے وزٹ کے بعد حضور انور واپس روزہل تشریف لے آئے اور کچھ دیر کے لئے محمد مستن صاحب مرحوم کے بیٹے کی درخواست پر ان کے گھر تشریف لے گئے۔ 1988ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ماریشس کا پہلا دورہ فرمایا تھا تو حضورؒ نے اس گھر میں قیام فرمایا تھا۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ماریشس کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد دارالسلام روزہل تشریف لائے جہاں بارہ بج کر35منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ماریشس کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

معتمد سے حضور انور نے مجالس کی تعداد اور مجالس کی طرف سے موصول ہونے والی رپورٹس کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اور فرمایا کتنی مجالس ایسی ہیں جو باقاعدگی سے رپورٹ بھجواتی ہیں۔ حضور انور نے مجالس اور جماعت (برانچ) میں فرق سمجھایا اور بتایا کہ ملک میں امیر یا صدر کے تحت جو جماعتی نظام ہے اس میں یہ مختلف برانچز 'جماعتیں' کہلاتی ہیں اور ذیلی تنظیموں میں یہی جماعتیں 'مجالس' کہلاتی ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ہر ماہ اپنی تمام جماعتوں سے رپورٹ حاصل کیا کریں۔ یہ رپورٹس صدر صاحب دیکھیں اور اپنے Comments دیں۔ جوان مجالس کے قائدین کو بھجوائے جائیں۔ اسی طرح تمام مہتممین اپنے اپنے شعبہ کی رپورٹ دیکھیں اور اس پر اپنا تبصرہ متعلقہ مجالس کو بھجوائیں۔ فرمایا جو مجالس باقاعدہ رپورٹس نہیں بھجواتیں ان کو یاددہانی کروائیں ا Follow Up کریں۔ حضور انور نے فرمایا: ہر ماہ آپ کی طرف سے مجھے باقاعدہ رپورٹ آنی چاہئے۔

مہتمم اطفال کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ نائب صدر بھی ہیں جبکہ مہتمم اطفال کا بہت زیادہ کام ہوتا ہے۔ آپ کا اپنا شعبہ بڑا اہم ہے اور آپ کا دفتر بہت اہمیت کا حامل ہے۔ حضور نے فرمایا: یہ ضروری نہیں ہے کہ نائب صدر کے پاس کوئی عہدہ ضرور ہو۔

حضور انور نے اطفال کی تجنید کا جائزہ لیا اور فرمایا کہ نئی تجنید بنائیں۔ نیز حضور انور نے فرمایا کہ اپنی عاملہ بھی بنائیں اور جو سیکرٹری تجنید ہوگا وہ تجنید کا مکمل ریکارڈ رکھے۔

حضور نے اطفال کے چندوں کا اور چندہ کے معیار کا بھی جائزہ لیا اور اطفال کو خصوصی طور پر چندہ وقف جدید میں شامل کرنے کے بارہ میں توجہ دلائی۔ فرمایا: اطفال نمازوں کی طرف توجہ دیں۔ قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے کریں۔ ان کی تعلیمی و تربیتی کلاسز لگائیں۔ ہماری مستقبل کی نسل تربیت یافتہ ہو۔ حضور انور نے مہتمم اطفال کو فرمایا: آپ کی ڈیوٹی بہت اہم ہے۔ آپ اطفال کو سنبھالیں۔

مہتمم اشاعت اور مہتمم تجنید سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے کام کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

مہتمم تبلیغ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مخاطب ہوکر فرمایا جس طرح مَیں نے خطبہ جمعہ میں بتایا ہے اس کے مطابق لمبے عرصہ کے لئے مستقل بنیادوں پر تبلیغی پروگرام بنائیں، اپنی سکیم بنائیں اور مجھے مطلع کریں۔

مہتمم تربیت کو حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے پاس اس لحاظ سے خدام کا جائزہ ہونا چاہئے کہ کتنے ہیں جو پانچوں نمازیں پڑھتے ہیں۔ نماز باجماعت ادا کرتے ہیں اور روزانہ تلاوت قرآن کریم کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا: جو خدام کچھ نہیں کررہے اُن کے لئے کیا پروگرام بنایا ہے۔

حضور نے فرمایا: جب خدام نمازوں میں باقاعدہ ہوجائیں گے تو ان میں بڑی تبدیلی ہوگی۔ کوشش کریں کہ ان کی بُری عادتیں دور ہوں۔ خلافت کی اہمیت کے بارہ میں بتائیں۔ خلیفۃ المسیح سے رابطہ اور تعلق رکھیں۔ الاسلام ویب سائٹ کے ذریعہ ای میل بھیج سکتے ہیں، خطوط بھجوا سکتے ہیں۔ بے شک آپ مجھے ڈاک میں ان کے خط بھجوائیں۔ مَیں ہر ایک کو جواب دوں گا۔

مہتمم صنعت وتجارت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ نوجوانوں کو ہنر سکھائیں، ان کو ٹریننگ دیں۔ کمپیوٹر کی ٹریننگ دیں۔ آج کل یہ اہم ہے۔ مختلف کمپنیوں سے رابطہ کرکے جاب دیکھیں اور جن کے پاس کوئی کام نہیں ہے ان کو ٹریننگ دیں اور کوئی ہنر سکھائیں تاکہ وہ مصروف ہوسکیں۔ فارغ انسان کو بُرے خیالات آتے ہیں اس لئے ضرور کام کرنا چاہئے۔

مہتمم خدمت خلق اور مہتمم وقار عمل کو حضور نے ارشاد فرمایا کہ مسجد اور اس کے اردگرد کے ماحول کو صاف رکھا کریں۔ حضور انور نے فرمایا: یہاں جو بلڈ بنک ہیں ہسپتال میں وہاں خدام خون کا عطیہ دیا کریں۔ فرمایا: ایک ٹیم بنائیں۔ خدام کو آرگنائز کریں اور آپ کی یہ ٹیم باقاعدہ خدام الاحمدیہ کے نام پر رجسٹرڈ ہو۔ چالیس پچاس خدام کے نام رجسٹرڈ ہوں۔ جب ان کو خون کی ضرورت ہو اور وہ بلائیں تاجائیں اور خون دیں۔ خون دینے والے تمام خدام کو صحت مند ہونا چاہئے۔

مہتمم مقامی اور مہتمم عمومی کے شعبہ اور کام کا بھی حضور انور نے جائزہ لیا۔

مہتمم تعلیم سے حضور انور نے قرآن کریم کی کلاسز کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا قرآن کریم کی کلاسز کے بارہ میں ہر مجلس میں خاص کوشش کریں اور اس سلسلہ میں مبلغ سے بھی مدد لیں۔ شمشیر سوکیہ صاحب ہمارے پرانے مبلغ ہیں ان سے بھی مدد لیں۔ حضور انور نے اردو کلاسز کا بھی جائزہ لیا۔

حضور انور نے فرمایا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی چھوٹی سی کتاب یا بڑی کتاب کا کوئی حصہ منتخب کرکے مجالس کو دیں۔ تین یا چھ ماہ کے بعد امتحان لیں۔ ہر خادم امتحان دے۔ جو خادم پوری طرح تیار نہ ہوں ان کو کہیں کہ کتاب کو دیکھ کر جواب لکھ دیں۔

مہتمم مال اور مہتمم تحریک جدید سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بجٹ اور چندہ دہندگان کی تعداد اور چندہ کے معیار کا جائزہ لیا اور فرمایا جو بھی معیار رکھیں قربانی کی روح قائم رہنی چاہئے۔

ایڈیشنل مہتمم تربیت برائے نومبائعین کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ نومبائعین سے مستقل رابطہ رکھیں اور خصوصاً ملک کے جنوبی حصہ میں جو نومبائعین ہیں ان سے رابطہ رکھیں اور ان کی تربیت کریں۔ جب تک وہ مستقل طور پر ٹرینڈ نہیں ہوجاتے اس وقت تک ان سے مستقلاً رابطہ رکھنا ضروری ہے۔

مہتمم صحت جسمانی نے بتایا کہ بعض جگہوں پر اِن ڈور کھیلوں کا انتظام موجود ہے۔ حضور انور نے فرمایا: کوئی ذمہ دار ہونا چاہئے جو ان کھیلوں کا انچارج ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ محاسبہ کمیٹی بنائیں۔ نیز ہدایت فرمائی کہ اپنے نائب بھی تیار کریں۔ سیکنڈ لائن ہر شعبہ میں تیار ہونی چاہئے جو بعد میں آگے آسکے۔ تمام شعبوں میں ٹرینڈ کریں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو چندہ عام ادا نہیں کرتا اس سے ذیلی تنظیموں کا چندہ نہ لیا جائے۔ جو رقم وہ دے رہا ہے اس کو واضح طور پر بتادیا جائے کہ جو رقم تم دے رہے ہو یہ خدام کا چندہ نہیں ہے بلکہ چندہ عام ہے۔ یہ رقم اس شخص کے چندہ عام کے طور پر سیکرٹری مال کو دے دی جائے۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ماریشس کی یہ میٹنگ سوا دو بجے ختم ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد دارالسلام تشریف لے گئے جہاں نیشنل مجلس عاملہ جماعت ماریشس، ذیلی تنظیموں کی مجالس عاملہ (انصاراللہ، خدام الاحمدیہ) مبلغین کرام اور دیگر مختلف شعبوں کے کارکنان نے گروپس کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

تصاویر کے اس پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد دارالسلام میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

مختلف احمدی گھروں کا وزٹ

شام ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور مختلف احمدی احباب کے گھروں کے وزٹ کے لئے روانہ ہوئے۔

سب سے پہلے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا مکرم حنیف جواہر صاحب کے گھر تشریف لے گئے اور یہاں کچھ دیر قیام کے بعد ڈاکٹر بشیر جواہر صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ یہاں بھی حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کچھ وقت کے لئے ٹھہرے۔ پھر یہاں سے مکرم امین جواہر صاحب، امیر جماعت ماریشس کے گھر تشریف لے گئے۔ مذکورہ بالا تینوں گھر ایک ہی کمپاؤنڈ میں مختلف منازل پر ہیں۔ ان سبھی خاندانوں کی خوشی ومسرت کا آج کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔

پھر یہاں سے مکرم موسیٰ تیجو صاحب، نائب امیر وصدر مجلس انصاراللہ ماریشس کے گھر تشریف لے گئے اور کچھ دیر قیام فرمایا۔ یہاں بھی حضور انور کے ساتھ تصاویر بنائی گئیں۔ موسیٰ تیجو صاحب کی فیملی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی بڑی ہے۔ سبھی حضور انور کی آمد پر اکٹھے ہوگئے تھے اور خوشی ومسرت سے معمور تھے۔

موسیٰ تیجو صاحب کے ساتھ والا گھر مکرم رشید وارسلی صاحب اور جماعت کے سیکرٹری جنرل حفیظ سوکیہ صاحب کا ہے۔ ان کا سارا خاندان گھر سے نکل کر اپنے صحن میں کھڑا تھا۔ جب حضور انور موسیٰ تیجو صاحب کے گھر سے باہر نکلے اور ان لوگوں کو باہر کھڑا دیکھا تو ان کے گھر بھی تشریف لے گئے۔ یہ لوگ اتنا خوش ہوئے کہ حضور انور کی یہاں سے روانگی کے بعد ایک دوسرے کو گلے مل کر خوشی سے رو رہے تھے۔

پھر یہاں سے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا مکرم مظفر سدھن صاحب مبلغ سلسلہ ماریشس کے گھر تشریف لے گئے۔ یہاں بھی حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائی گئیں۔

مظفر سدھن صاحب کے گھر کے ساتھ ہی اسماعیل علی بخش صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت کا گھر ہے۔ یہ فیملی بھی اپنے گھر کے باہر کھڑی ہوگئی۔ حضور انور ازراہ شفقت ان کے گھر بھی تشریف لے گئے۔ ان لوگوں نے بھی تصاویر بنوائیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا مکرم احمد تراب علی صاحب مرحوم اور ان کے بچوں اسلم تراب علی صاحب اور ناصر تراب علی صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ قافلہ کے بعض ممبران کا قیام ان کے گھر میں تھا۔ یہاں بھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ یہاں سے فارغ ہوکر حضور انور مکرم رفیق تراوالی صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔

یہ سب فیملیز آج بے حد خوش تھیں اور خوش نصیب تھیں کہ ان کے پیارے آقا کے مبارک قدم ان کے گھروں میں پڑے تھے۔ یہ سبھی احباب برملا اس بات کا اظہار کررہے تھے کہ آج کا دن ان کے لئے عید کا دن ہے، ایک خواب ہے جو انہوں نے دیکھا ہے۔ ایک دوسرے کو بیان کرتے ہوئے خوشی سے روتے تھے۔ اور بار بار حضور انور کی شفقت، محبت وپیار کا ذکر کرتے اور ایک دوسرے کے گلے لگ کر مبارکباد دیتے۔

الوداعی مناظر

پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد دارالسلام، روزہل میں تشریف لاکر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور اللہ حافظ کہا۔ ساری مسجد احباب جماعت مردوخواتین سے بھری ہوئی تھی۔ مسجد کے بیرونی احاطہ میں بھی تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ احباب جماعت ملک بھر کی تمام جماعتوں سے آئے ہوئے تھے۔ دورہ ماریشس کے اس سفر کی ماریشس کی سرزمین پر آخری نمازیں تھیں۔ اس کے بعد آج رات ماریشس سے ہندوستان کے لئے روانگی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب مسجد سے باہر تشریف لائے تو مسجد کے بیرونی احاطہ میں احباب مردوزن کی ایک کثیر تعداد مسجد سے نکل کر جمع ہوچکی تھی۔ احباب جماعت نے پُرجوش انداز میں نعرے بلند کئے۔ مردوخواتین بچے بوڑھے ہاتھ ہلا ہلاکر اپنے پیارے آقا کو آنسوؤں سے بھری ہوئی آنکھوں سے الوداع کہہ رہے تھے۔ بڑے بھی رو رہے تھے اور بچے بچیاں بھی رو رہی تھیں۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

پروگرام کے مطابق رات ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ائرپورٹ روانگی کے لئے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد روانگی ہوئی۔ رات ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ائرپورٹ پر تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور امیگریشن کی کارروائی مکمل ہوچکی تھی۔ رہائشگاہ سے ائرپورٹ تک پولیس نے Escort کیا۔

ائرپورٹ سے باہر رات ڈیڑھ بجے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے ماریشس کی مختلف جماعتوں سے سینکڑوں کی تعداد میں احباب جماعت مردوزن، بچے بوڑھے جمع تھے۔ یہ لوگ رات گیارہ بجے سے ہی ائرپورٹ پر پہنچنا شروع ہوگئے تھے۔ اور اپنے پیارے امام کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیتاب تھے۔ جونہی حضور انور ائرپورٹ پہنچے۔ احباب جماعت نے والہانہ انداز میں پُرجوش نعرے بلند کئے۔ حضور انور ازراہ شفقت اپنی گاڑی سے نیچے اتر آئے اور احباب کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے سامنے سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کرکے ان کے نعروں اور سلام کا جواب دیا۔ خواتین بھی اس آدھی رات کے وقت بہت بڑی تعداد میں اپنے چھوٹے معصوم بچوں کو اپنے سینوں سے چمٹائے ہوئے قطار در قطار حضور انور کی آمد کی منتظر تھیں۔ حضور انور ان خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے اور پیدل چلتے ہوئے ہر ایک کے پاس سے گزرے اور اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے سب کو السلام علیکم کہا۔

الوداع کا یہ منظر بڑا پُرسوز تھا۔ یہ سبھی لوگ رو رہے تھے۔ حضور انور نے پرسوز دعا کروائی اور سب کو الوداعی السلام علیکم کہا اور ائرپورٹ کے VIP لاؤنج میں تشریف لے آئے۔

ائرپورٹ پر کچھ دیر قیام کے بعد رات اڑھائی بجے حضور انور جہاز پر سوار ہوئے۔ ماریشس کے انٹرنیشنل ائرپورٹ Sir Seewoo Sagar Ramgoolam سے ائرماریشس کی فلائٹ MK744 رات دو بج کر پچپن منٹ پر دہلی (بھارت) کے لئے روانہ ہوئی۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

MOT

Cars: £38 Vans: £40

Servicing, Tyres & Exhausts.

Mechanical Repairs

All Makes & Models

Rutlish Auto Care Centre

Rutlish Road

Wimbledon - London

Tel: 020 8542 3269

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TL U.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-
http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت زید بن حارثہؓ

ماہنامہ ''انصار اللہ'' ربوہ فروری 2005ء میں مکرم رانا خالد احمد صاحب کے قلم سے حضرت زید بن حارثہؓ سے متعلق ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔ قبل ازیں آپ کے بارہ میں ایک مضمون ہفت روزہ ''الفضل انٹرنیشنل'' 29 مارچ 1995ء کے اسی کالم کی زینت بھی بن چکا ہے۔

نام زید، کنیت ابو اسامہ، والد کا نام حارثہ اور والدہ کا نام سعدی بنت ثعلبہ تھا۔ حارثہ کا تعلق یمن کے ایک معزز قبیلہ بنو قضاعہ سے تھا۔ آپ کی والدہ آپ کو چھوٹی عمر میں ہی اپنے میکہ لے کر گئیں تو خیمہ کے سامنے سے آپ کو ڈاکو اٹھا کر لے گئے اور عکاظ کے بازار میں فروخت کر دیا۔ آپ کو حکیم بن حزام نے چار سو درہم میں خرید کر اپنی پھوپھی حضرت خدیجہؓ بنت خویلد کی خدمت میں پیش کر دیا۔

زید کے والد کو اپنے بیٹے کی گمشدگی کا شدید غم تھا۔ ایک سال حج کے موقعہ پر بنی کلب کے لوگوں نے زید بن حارثہ کو پہچان لیا اور انہیں ان کے والد کا حال سنایا تو زید نے جواباً کہا کہ ان سے کہنا غم نہ کریں میں یہاں خانہ کعبہ کے قریب رہتا ہوں اور ایک معزز خاندان بنی معد میں ہوں۔ لوگوں نے واپس جا کر حارثہ کو ان کے بیٹے کے ملنے کی اطلاع دی تو اُنہیں یقین نہ آیا۔ جب تسلی ہوگئی کہ وہی ہے تو اپنے بھائی کعب بن شرجیل کو لے کر مکہ آئے اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اپنے بیٹے کو آزاد کرنے کی درخواست کی اور اس کا عوضانہ بھی پیش کیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ زید کو اختیار ہے کہ وہ آپ کے ساتھ جانے کو ترجیح دے یا میرے ساتھ رہنے کو۔ پھر آنحضور ﷺ نے حضرت زید کو بلوایا اور پوچھا: آیا تم ان دونوں کو جانتے ہو۔ انہوں نے کہا: جی رسول اللہ، ان میں سے ایک میرا والد ہے اور دوسرا میرا چچا۔ آپؐ نے فرمایا: اب تمہیں اختیار ہے چاہے مجھے پسند کرو یا ان دونوں کو۔ جواباً حضرت زیدؓ نے فرمایا ''میں ایسا نہیں ہوں جو حضورؐ پر کسی کو ترجیح دوں آپ ہی میرے ماں باپ ہیں''۔ حضرت زید کی اس مخلصانہ وفا شعاری نے ان کے باپ اور چچا کو محو حیرت کر دیا۔ وہ تعجب سے بولے ''زید! افسوس تم آزادی، باپ چچا اور خاندان پر غلامی کو ترجیح دیتے ہو!''۔ فرمایا: ہاں! میں ان پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ آنحضرت ﷺ نے زیدؓ کے اخلاص اور محبت کو دیکھ کو خانہ کعبہ میں مقام حجر کے پاس ان کو لے جا کر اعلان فرمایا کہ ''زید آج سے میرا فرزند ہے میں اس کا وارث ہوں اور وہ میرا وارث ہوگا''۔ اس پر باپ اور چچا کے دل بھی خوش اور مطمئن ہوگئے اور وہ بخوشی واپس چلے گئے۔ اس اعلان کے بعد زیدؓ آنحضرت ﷺ کے حوالہ سے زید بن محمدؐ کے نام سے زبان زد عام ہوئے یہاں تک کہ اسلام کے ظہور کے بعد اللہ تعالیٰ نے وحی الٰہی کے مطابق اپنے نسبی آباء کے ساتھ انتساب کی ہدایت فرمائی تو وہ پھر حارثہ کی نسبت سے زید بن حارثہ مشہور ہوئے۔ آپؓ کے بڑے بھائی کا نام جبلہ بن حارثہ ہے۔

آنحضرت ﷺ پر غلاموں میں سب سے پہلے زیدؓ ایمان لائے۔ حضرت حمزہؓ مختلف غزوات پر تشریف لے جاتے وقت ان کو اپنا وصی بنا کر جاتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ اپنی آیا اور کنیز حضرت ام ایمنؓ کی بابت فرمایا: اگر کوئی جنتی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو اس کو ام ایمنؓ سے نکاح کرنا چاہئے۔ چنانچہ حضرت زیدؓ نے (جو رسول ﷺ کی خوشنودی کے کسی موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے) ان سے نکاح کرلیا۔ چنانچہ حضرت اُسامہ بن زیدؓ ان کے ہی بطن سے مکہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے بعد حضرت زینب بنت جحش سے آپ کی شادی ہوئی۔ جو آنحضور ﷺ کی پھوپھی زاد تھیں۔ پھر ان کے بعد زیدؓ کی شادی ام کلثوم بنت عقبہ سے ہوئی۔

حضرت زیدؓ آنحضرت ﷺ کو بے حد عزیز تھے۔ ایک دن حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے دریافت کیا: یارسول اللہ! آپ کو سب سے زیادہ پیار کس سے ہے؟ آپ نے فرمایا: فاطمہؓ سے۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کے خاندان سے مراد نہ تھا۔ ارشاد ہوا: پھر وہ جس کے متعلق قرآن میں آیا ہے: ''اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْہِ''۔

حضرت زیدؓ جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو حضرت کلثوم بن ہدمؓ کے مہمان ہوئے۔ حضرت اُسید بن حضیر انصاری جو قبیلہ عبدالاشہل کے ایک معزز رئیس تھے ان کے اسلامی بھائی بنائے گئے۔

حضرت زیدؓ تیر اندازی میں کمال مہارت رکھتے تھے۔ غزوہ بدر سے لے کر غزوہ موتہ تک تمام معرکوں میں پامردی وشجاعت کے ساتھ شریک کارزار ہوئے۔ غزوہ مریسع میں چونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو مدینہ میں اپنا جانشین بنایا تھا اس لئے اس اہم مہم میں حصہ نہ لے سکے۔ کئی چھوٹی مہمات ان کی سپہ سالاری میں سر ہوئیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جس فوج کشی میں زیدؓ شریک ہوتے تھے اس میں امارت کا عہدہ ان ہی کو عطا ہوتا تھا''۔ چنانچہ نو دفعہ سپہ سالار بنا کر بھیجے گئے۔

دمشق کے نزدیک موتہ کے مقام پر ۸ ہجری میں آنحضرت ﷺ کے قاصد حضرت حارث بن عمیر ازدیؓ جو شاہ بصریٰ کے دربار میں سفارت کی خدمت انجام دے کر واپس آ رہے تھے، شرجیل ابن عمر غسّانی کے ہاتھ سے شہید ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے تین ہزار کا لشکر حضرت زیدؓ بن حارثہ کی قیادت میں بدلہ لینے کے لئے روانہ کیا۔ مدّ مقابل رومیوں کی تعداد ایک لاکھ تھی۔ بعض صحابہ نے زیدؓ کی امارت پر کچھ اعتراض کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''اِنَّہٗ خَلِقٌ بالامارۃ'' کہ یہ امارت کا اہل ہے۔ نیز فرمایا ''وَاَنّہٗ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ'' اور مجھے بے حد محبوب ہے۔

آپؐ نے لشکر بھجوانے سے پہلے فرمایا اگر زیدؓ شہید ہو جائیں تو جعفرؓ بن ابی طالب امیر ہونگے اور اگر وہ بھی شہید ہوئے تو عبداللہ بن رواحہؓ۔

جنگ شروع ہوئی تو زیدؓ آنحضرت ﷺ کا عَلَم ہاتھ میں لئے اور شعر پڑھتے ہوئے قلب لشکر میں جا گھسے، نیزوں سے بدن چھلنی ہوا اور شہید ہو کر خدا کی رحمت کی آغوش میں جا پہنچے۔ آنحضرت ﷺ کو جبرئیل نے یہ خبر دی تو آپؐ نے صحابہ کو خبر سنائی۔ اس وقت آپؐ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

زیدؓ کے یتیم بیٹے اسامہؓ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کو اپنی اولاد کی طرح عزیز تھے۔ آنحضرت ﷺ ایک ران پر ان کو بٹھاتے اور دوسری پر حضرت حسنؓ کو اور اپنے سینے سے لگا کر خدا کو پکارتے اے خدا میں ان سے محبت رکھتا ہوں تو بھی انہیں محبوب رکھیو۔ اے مالک الملک میں ان پر رحم کرتا ہوں تو بھی ان سے رحمت کا سلوک کیجئو۔

حضرت زیدؓ کے اوصاف حسنہ اور محاسن جمیلہ نے ان کو اور ان کی اولاد کو آنحضرت ﷺ کی نگاہ میں سب سے زیادہ محبوب بنا دیا تھا۔ چنانچہ آپؐ نے حجۃ الوداع سے واپس آ کر حضرت اسامہ بن زیدؓ کی سرکردگی میں ایک لشکر زیدؓ کی شہادت کا بدلہ لینے پر مامور فرمایا۔ اسامہؓ کی کمسنی پر بعض نے اعتراض کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''تم پہلے جس طرح اس کے باپ کی سرداری پر اعتراض کرتے تھے اسی طرح اب اس کی امارت کو ناپسند کرتے ہو۔ خدا کی قسم زید سزاوارِ امارت اور محبوب ترین شخص تھا اور اس کے بعد اسامہ مجھ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔

یہ مہم ابھی روانہ بھی نہیں ہوئی تھی کہ آنحضرت ﷺ کی وفات ہوگئی تاہم حضرت ابوبکر صدیقؓ نے تمام فتنوں کے باوجود لشکر کو کُوچ کا حکم دیا اور حضرت اسامہؓ مدمقابل دشمن کو شکست فاش دے کر غیر معمولی کامیابی کے ساتھ مدینہ واپس آئے۔

حضرت زیدؓ کی اولاد میں دو لڑکے اسامہ بن زید اور زید بن زید کے علاوہ ایک لڑکی رقیہ بھی ہے۔

مکرم چودھری عزیز اللہ چیمہ صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۱۰ ستمبر ۲۰۰۴ء میں مکرمہ عمارہ چیمہ صاحبہ نے اپنے دادا محترم چودھری عزیز اللہ چیمہ صاحب کا ذکر خیر تحریر کیا ہے۔

محترم چودھری عزیز اللہ چیمہ صاحب ۱۹۱۴ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صوبیدار میجر دیوان علی چیمہ کا تعلق دیوبند فرقہ سے تھا اور وہ علاقہ کی بااثر شخصیت تھے۔ محترم چودھری صاحب ابھی F.Sc. کے دوسرے سال میں تھے کہ جنگ عظیم دوم شروع ہوگئی۔ آپ بھی فوج میں بھرتی ہوگئے اور جلد ہی ترقی کرتے کرتے لیفٹیننٹ بن گئے۔ آپ ذہانت اور قابلیت کی بناء پر گاؤں کے نمبردار بھی بنا دیئے گئے۔

جب آپ فوج میں تھے تو آپ کو ایک سینئر افسر نے یہ جائزہ لینے کو کہا کہ ماتحت عملہ اپنے وقفہ کے دوران کیا کرتا ہے۔ آپ نے دیکھا کہ مختلف لوگ مختلف فضول کاموں میں مصروف ہیں لیکن ایک کیمپ سے قرآن کریم کی آواز آ رہی تھی۔ آپ نے اُس شخص سے کہا کہ آپ کو بھی قرآن کریم پڑھنا سکھا دے جو اُس نے قریباً ایک ماہ میں سکھا دیا۔ اسی دوران تقسیم ہند کا واقعہ ہوگیا اور آپ کو الاٹمنٹ افسر بنا دیا گیا۔ وہ آدمی تو چلا گیا لیکن آپ کو دو کتب ''کشتی نوح'' اور ''احمدیت'' دے گیا جن سے آپ کو احمدیت سے واقفیت پیدا ہوئی۔ اُس وقت آپ کے دو بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں۔ کچھ عرصہ بعد آپ کے سسر صوبیدار میجر عبدالقادر صاحب نے احمدیت قبول کر لی۔

جب آپ الاٹمنٹ افسر مقرر ہوئے تو آپ کے والد نے خواہش کی کہ کچھ جائیداد آپ اپنے نام بھی لگوالیں لیکن آپ اس خیانت پر راضی نہ ہوئے۔ گھر میں اس بناء پر جھگڑا اتنا بڑھا کہ کچھ عرصہ کے لئے آپ اپنے سسرال منتقل ہوگئے۔ وہاں آپ کو جماعت کی بہت سی کتب پڑھنے کا موقع ملا اور ۱۹۵۰ء میں آپ نے بھی احمدیت قبول کر لی۔ اس وقت آپ Chain Smoker تھے لیکن احمدیت قبول کرتے ہی آپ نے سگریٹ نوشی مکمل طور پر چھوڑ دی۔

آپ کے والد نے آپ کو پہلے نرمی سے احمدیت چھوڑنے کو کہا لیکن آپ کے ثبات قدم دیکھ کر مخالفت کی انتہا کر دی۔ حتیٰ کہ سردیوں کی ایک رات انہوں نے آپ کو بلا کر کہا کہ احمدیت چھوڑ دو یا میرا گھر چھوڑ دو۔ اس پر آپ نے بچوں کو جگایا اور اُسی وقت بے سروسامانی میں گھر سے نکل گئے۔ والد نے پھر چند آدمیوں کو بھجوایا جو سٹیشن سے آپ کو منا کر واپس لے گئے۔ اس کے بعد انہوں نے گھر چھوڑنے کا نہیں کہا بلکہ ہر طرح سے مقاطعہ کر دیا اور آپ کو جانوروں والے حصہ میں ایک کمرہ رہنے کے لئے دیدیا گیا۔

ایک دن آپ کی بیٹی بیمار ہوئی تو آپ اُسے لے کر ڈاکٹر کے پاس گئے۔ ڈاکٹر نے دوائی لکھ کر دی جو پانچ روپے میں آتی تھی لیکن آپ کے پاس اُس

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 3 فروری 2005ء میں شامل اشاعت مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کی ایک نظم بعنوان ''رحمت تمام'' سے اقتباس

حمدِ خدا کے ساتھ کروں بات آپؐ کی
اوقات میری کیا کہ کہوں نعت آپؐ کی
یہ اہتمام کائنات اس لئے ہی تھا
آنی تھی ایک روز جو بارات آپؐ کی
شاہوں کو اس کے در کی گدائی پہ ناز ہو
مل جائے جس فقیر کو خیرات آپؐ کی
میں کہہ نہ پا سکوں گا ظفرؔ قصہ مختصر
ہر قول و فعل آپؐ کا ہے نعت آپؐ کی

وقت ایک پیسہ بھی نہ تھا۔ آپ مجبوراً بچی کو لے کر اپنے والد کے پاس گئے اور دوا کے لئے پیسے مانگے۔ انہوں نے کہا کہ وہ پوری جائیداد آپ کے نام کر دیں گے لیکن احمدیت چھوڑ دو۔ اس پر آپ نے کہا کہ اگر میری ساری اولاد بھی قربان ہوجائے تو بھی احمدیت نہیں چھوڑوں گا۔ دوسرے دن آپ کی بیٹی فوت ہوگئی۔

قریباً ایک ماہ بعد آپ کی دوسری بیٹی بیمار ہوئی تو وہی مسئلہ دوبارہ پیدا ہوگیا۔ والد کی وہی شرط اور آپ کا وہی جواب تھا۔ وہ بیٹی بھی اُسی دن فوت ہوگئی۔ اس پر آپ کے والد نے صاف کہہ دیا کہ اگر تم اب بھی اپنی ضد پر قائم رہے تو تمہیں جائیداد سے عاق کر دوں گا۔ ایسے میں بھی آپ اپنے بچوں کو اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کے حوالے سے نصائح کرتے اور صبر کی تلقین کرتے۔ ایک رات تہجد کے بعد آپ نے رؤیا میں دیکھا کہ ۹ رمئی کو اللہ تعالیٰ آپ کے والد کی وفات کی صورت میں احمدیت کی سچائی ظاہر کرے گا۔ آپ نے صبح یہ بات گھر والوں کو بتادی۔ چنانچہ ۹ رمئی کو جب آپ کو عاق کرنے کے سارے کاغذات مکمل تھے اور صرف والد کے دستخط باقی تھے۔ علاقے کے بااثر لوگ، پٹواری اور تحصیلدار بھی آچکے تھے کہ آپ کے والد صاحب کو اُسی وقت فالج ہوگیا جب انہوں نے دستخط کے لئے پین اٹھایا۔ اور وہ اُسی دن فوت ہوگئے۔

والد کی وفات کے بعد آپ کے بھائیوں نے بھی انتہائی مخالفت کی۔ ایک روز اسسٹنٹ کمشنر نے آپ کو بلا کر کہا کہ آپ کے بھائیوں اور بعض دوسرے لوگوں نے درخواست دی ہے کہ انہیں مرزائی نمبردار نہیں چاہئے۔ اس پر آپ نے نمبرداری چھوڑ دی جس کی وجہ سے آپ کو سوا سوا ایکڑ زمین سے بھی دستبردار ہونا پڑا۔ لوگ آپ سے پوچھتے تھے کہ مرزائی آپ کو کیا دیتے ہیں جو تم اتنی زمین پر لات مار رہے ہو۔ اس کے بعد آپ کا چھوٹا بھائی نمبردار بنا جس نے مخالفت میں شدّت پیدا کر دی اور کرایہ کے ایک قاتل کو آپ کے قتل کے لئے پیسے بھی دیئے۔ لیکن وہ شخص دوسرے ہی دن روتا ہوا آپ کے پاس آیا اور پاؤں پکڑ کر معافی مانگی اور بتایا کہ وہ آپ کے انتظار میں کہیں چھپا بیٹھا تھا کہ اُس نے دیکھا کہ آپ دو مضبوط جسموں والے آدمیوں کے درمیان چل رہے ہیں۔ لیکن جب آپ اپنے گھر میں داخل ہوئے تو اکیلے تھے۔ اِس پر اُس کو احساس ہوگیا کہ آپ کی حفاظت خدا تعالیٰ کر رہا ہے۔

۱۹۵۳ء کے فسادات میں آپ کے گھر پر بھی پتھراؤ کیا گیا۔ اُس وقت آپ اپنے گھر والوں کے ساتھ صحن میں نفل ادا کر رہے تھے۔ معجزانہ طور پر کسی کو پتھراؤ سے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

ایک بار آپ کو جلسہ سالانہ میں شمولیت سے روکنے کے لئے ۲۴ ردسمبر کو آپ کے وارنٹ گرفتاری جاری کروائے گئے اور پولیس کا پہرا گھر کے چاروں طرف لگادیا گیا تاکہ آپ نکلیں تو گرفتار ہوجائیں۔ چونکہ پھر کرسمس کی تعطیلات تھیں اس لئے گرفتاری کی صورت میں آپ جلسہ سالانہ سے یقینی طور پر محروم رہ جاتے۔ خدا تعالیٰ کی شان ہے کہ آپ اپنے گھر کے مرکزی دروازہ سے ہی نکلے لیکن کسی کی آپ پر نظر نہیں پڑی۔ آپ جلسہ سے واپس آئے تو آپ کے خلاف درج کروایا ہوا چند روپے کا کیس بھی ختم ہوگیا۔

اسی طرح پاکپتن میں جب ایک سول جج کی تعیناتی ہوئی جن کے آپ کے بھائیوں سے مراسم تھے تو آپ کے خلاف پھر ایک کیس داخل کروایا گیا اور جج سے کہہ کر تاریخ ۲۷ ردسمبر کی رکھوائی گئی۔ جب جج نے تاریخ کا اعلان کیا تو مخالف نعرے لگاتے ہوئے عدالت سے روانہ ہوگئے لیکن آپ وہیں کھڑے رہے۔ جج نے پوچھا تو آپ نے کہا کہ آپ کا فیصلہ مجھے منظور ہوگا لیکن اگر آپ ۲۴ ردسمبر تک کوئی تاریخ دیدیں تو مَیں جلسہ پر جاسکوں گا۔ اس پر جج نے ۲۴ ردسمبر کی تاریخ دیدی جس کا علم مخالفین کو نہ ہوسکا۔ آپ ۲۴ ردسمبر کو پیشی کے بعد ربوہ جلسہ پر چلے گئے۔ مخالفین جب ۲۷ ردسمبر کو عدالت میں پہنچے تو انہیں صورتحال کا علم ہوا۔ اس پر انہوں نے مقدمہ کسی اَور جج کے پاس منتقل کروانے کے لئے ایک درخواست لکھی۔ جج کو بھی اس درخواست کا علم ہوگیا۔ اُس نے اسے اپنی بےعزتی سمجھتے ہوئے ۲۴ ردسمبر کو فرضی کارروائی ڈال کر فیصلہ لکھ دیا جس میں آپ کو بری کر دیا گیا۔

آپ نے نامساعد حالات کے باوجود اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ بڑے بیٹے نے M.Sc. کے بعد نصرت جہاں کے تحت سیرالیون میں خدمات سرانجام دیں۔ 1987ء میں اس بیٹے کی ہارٹ اٹیک سے اچانک وفات ہوئی تو اس موقع پر بھی مخالفین نے آپ پر بہت طنز کیا لیکن آپ نے کمال صبر کا نمونہ دکھایا۔

۱۹۷۴ء کے فسادات میں مخالفین نے آپ کے سر کی قیمت مقرر کی اور ایک بڑا لشکر گھر پر حملہ آور ہوا۔ آپ شہادت کی خواہش رکھتے تھے لیکن پھر گھر والوں کے اصرار پر ہمسائے کے گھر میں چھپ کر جان بچائی۔ جلوس نے آپ کے گھر کو لُوٹ کر آگ لگادی جو کئی دن تک سلگتی رہی۔ اللہ تعالیٰ نے تمام گھر والوں کی حفاظت کی۔ کچھ لوگوں نے آپ کو مشورہ دیا کہ کسی اَور شہر میں منتقل ہوجائیں۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے پوچھا تو حضورؒ نے اجازت نہیں دی چنانچہ پھر آپ نے کبھی وہاں سے کہیں اَور جانے کا نہیں سوچا۔

فسادات کے بعد زمین میں ہل چلانے کے لئے کسی نے آپ کو ٹریکٹر نہیں دیا چنانچہ آپ نے ہاتھ سے کھدائی کرکے کپاس کی فصل کاشت کی۔ اُس سال علاقہ میں کپاس کی فصل پر وائرس کا حملہ ہوا لیکن آپ کی فصل بغیر سپرے کے بھی اتنی اچھی تھی کہ لوگوں میں مشہور ہوگیا کہ آپ نے کپاس کا بیج ربوہ سے لاکر ڈالا ہے۔ آپ نے ایک پولٹری فارم بھی بنوالیا۔ جب حالات اچھے ہوئے تو بھائیوں نے دو مرتبہ آپ کے گھر چوری کروائی لیکن ثبوت ہونے کے باوجود آپ نے اُن کے خلاف کارروائی نہ کی۔

آپ نے گھر پر ایک کلینک بھی بنا رکھا تھا۔ آپ ڈاکٹر نہیں تھے لیکن خدا تعالیٰ نے ہاتھ میں شفا بہت رکھی تھی۔ ہر کسی کو مفت دوائی دیتے اور مریضوں کا ہجوم وہاں رہتا جن میں مخالفین بھی شامل ہوتے۔ عام لوگ آپ کو بہت محبت سے ملتے اور تایا جی کہہ کر پکارتے۔

آپ عارف والا کی جماعت کے صدر اور ساہیوال ضلع کے نائب امیر بھی رہے۔ بڑھاپے اور بیماری کے باوجود خدمت کے لئے مستعد رہتے۔ ۱۹۹۱ء میں دل کا حملہ ہوا تو ڈاکٹروں نے سفر سے منع کر دیا لیکن اُسی سال چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بھی قادیان تشریف لا رہے تھے اس لئے محترم چودھری صاحب اپنی صحت کی پرواہ کئے بغیر قادیان چلے گئے۔ جلسہ میں حاضر ہوئے لیکن واپسی پر ۲ رجنوری ۱۹۹۲ء کو لاہور میں ہی وفات پائی۔

دھیان چند

ماہنامہ ''خالد'' جون 2004ء میں مکرم قیصر محمود صاحب کے قلم سے ہاکی کے عظیم کھلاڑی دھیان چند کی سوانح شامل اشاعت ہے۔

دھیان سنگھ 29 راگست 1905ء کو الہ آباد میں ایک متوسط گھرانے میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ فوج میں صوبیدار تھا۔ اپنے خاندان کے بار بار نقل مکانی سے وہ اپنی تعلیم بھی مکمل نہ کر سکا۔ اگرچہ اسے بچپن میں کھیلوں سے کوئی خاص دلچسپی نہ تھی لیکن اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہ کھجور کی شاخ کی ہاکی اور پرانے کپڑوں سے بنے گیند سے ہاکی کھیلا کرتا تھا۔ جب وہ 16 سال کی عمر میں فوج میں بھرتی ہوا تو صوبیدار میجر تواری نے محسوس کیا کہ وہ ہاکی کا اچھا کھلاڑی بن سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے دھیان چند کو ایک بڑا کھلاڑی بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ وہ چاندنی رات میں بھی ہاکی کی پریکٹس کرتا اور اسی وجہ سے اُس کے انگریز افسر اسے دھیان سنگھ کی بجائے دھیان چند کہنے لگے۔

1925ء میں انڈین ہاکی فیڈریشن قائم ہوئی۔ 1928ء کے ایمسٹرڈم اولمپکس میں انڈین ہاکی ٹیم نے فائنل میں میزبان ہالینڈ کو 0-3 سے شکست دی۔ اس فائنل میچ میں دو گول دھیان چند نے کئے۔ یوں پہلی بار کسی ایشیائی ملک نے جدید اولمپکس میں گولڈ میڈل حاصل کیا۔ 1932ء کے لاس اینجلس اولمپکس میں دھیان چند نے ایک بار پھر ٹیم کو اولمپک چیمپین بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ امریکہ کے خلاف پُول میچ میں انڈین ہاکی ٹیم نے 24 گول سکور کئے جن میں سے دھیان چند اور اس کے بھائی روپ سنگھ نے آٹھ آٹھ گول سکور کئے۔ 1936ء کے میونخ اولمپکس میں انڈین ٹیم نے دھیان چند کی قیادت میں مسلسل تیسری بار گولڈ میڈل حاصل کیا۔ فائنل میں انڈیا نے 40 ہزار تماشائیوں اور ایڈولف ہٹلر کی موجودگی میں میزبان جرمنی کو 1-8 گول سے شکست دی۔ انڈیا کی طرف سے چھ گول دھیان چند نے کئے۔ میچ کے بعد ہٹلر نے دھیان چند کو اپنے ہاں آنے کی دعوت دی اور اسے پیشکش کی کہ اگر وہ انڈیا سے جرمنی آجائے تو اسے کرنل کے عہدہ پر ترقی دیدی جائے گی لیکن دھیان چند نے یہ پیشکش قبول نہ کی۔

اس کے بعد دھیان چند کی ہاکی جنگ عظیم کی نذر ہوگئی۔ اُس نے مجبوراً دو اولمپکس مقابلہ جات سے محرومی کے بعد 1948ء میں ہاکی سے ریٹائرمنٹ لے لی۔ پھر اُس کا بیٹا اشوک کمار سنگھ 70ء کی دہائی میں انڈیا کی قومی ٹیم کے لئے کھیلا اور 1975ء میں کوالالمپور میں ہاکی ورلڈ کپ کے فائنل میں پاکستان کے خلاف اس نے اپنی ٹیم کے لئے فیصلہ کن گول سکور کیا۔

1956ء میں وہ فوج سے ریٹائرڈ ہوا تو میجر کے عہدہ پر فائز تھا۔ اسی سال اُسے انڈین گورنمنٹ نے ''پدما بھوشان'' ایوارڈ سے نوازا۔ 1979ء میں اُس کی وفات پر انڈیا نے اس کا یادگاری ڈاک ٹکٹ بھی جاری کیا۔ اُس کو یہ اعزاز بھی ملا کہ ویانا (آسٹریا) سپورٹس کلب میں اس کا مجسمہ نصب ہے جس کے چار ہاتھ ہیں اور ہر ہاتھ میں ایک ہاکی سٹک پکڑی ہوئی ہے۔ انڈیا میں قومی کھیلوں کا دن دھیان چند کی سالگرہ والے دن 29 راگست کو منایا جاتا ہے۔

1936ء کے برلن اولمپکس سے قبل انڈین ہاکی ٹیم نے آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کا دورہ کیا اس دورہ میں دھیان چند نے 200 سے زائد گول سکور کئے جس پر سر ڈان بریڈمین نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ''دھیان چند رنز سکور کر رہا ہے یا گول''۔ ملکہ برطانیہ کا اس کے کھیل سے متاثر ہوکر یہ کہنا کہ ''دھیان چند اگر میری چھتری کو بھی ہاکی کے طور پر استعمال کرے تو وہ گول اسکور کرسکتا ہے'' اس کے اعلیٰ کھیل کا اعتراف ہے۔ برطانوی پریس سے Hockey Wizard اور Human eel جیسے خطاب حاصل کرنے کے بعد 1928ء کے اولمپکس میں انڈیا کے ہاتھوں ہالینڈ کی شکست پر ایک اخبار نے لکھا: ''یہ ہاکی کا کھیل نہیں تھا بلکہ یہ تو ایک جادو تھا اور دھیان چند درحقیقت ہاکی کا جادوگر ہے۔''

جرمنی میں ایک نمائشی میچ میں ایک تماشائی نے اسے چلنے والی چھڑی (Walking Stick) دی اور اسے کہا کہ وہ اپنی ''جادو کی ہاکی'' مجھے دیدے۔ دھیان چند نے اس Walking Stick سے بھی چند گول سکور کئے۔ ہالینڈ کے ایک دورہ میں اس کی ہاکی کا معائنہ بھی کیا گیا۔ کئی میچز میں اس کی ہاکی تبدیل بھی کروائی گئی لیکن اس کے کھیل پر کوئی اثر نہ پڑا۔

3 دسمبر 1979ء کو اس کا انتقال ہوا۔

محترم پیر محمد عالم صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 8 رفروری 2005ء میں محترم پیر محمد عالم صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن کی وفات کی خبر شائع ہوئی ہے۔ آپ نے 3 رفروری 2005ء کو بعمر 86 سال وفات پائی۔

محترم پیر صاحب 1979ء میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ لاہور سے بطور ڈائریکٹر ریٹائر ہونے کے بعد ربوہ آگئے اور زندگی وقف کر دی۔ مارچ 1983ء میں آپ نے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں کام کا باقاعدہ آغاز کیا اور دو سال تک انگلش سیکشن میں کام کرتے رہے۔ 28 راکتوبر 1985ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر آپ لندن چلے آئے اور یہاں بھی دفتر پرائیویٹ سیکرٹری (انگلش سیکشن) میں ہی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ حضورؒ نے اردو کلاس میں بھی آپ کا تذکرہ فرمایا اور شہداء کے ذکر میں ہونے والے خطبات کے دوران آپ کے بھائی کی شہادت کے ذکر کے ضمن میں آپ کے وقف کے جذبہ کا بھی بڑی محبت سے ذکر فرمایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 4 رفروری 2005ء کے خطبہ جمعہ میں آپ کے فضائل کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ سب سے پہلے دفتر آنے والوں میں سے تھے۔ بڑی محنت سے کام کرتے رہے۔ حضور انور نے مسجد فضل لندن میں آپ کی نماز جنازہ بھی پڑھائی۔ پھر جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol. 13 Friday January 06 , 2006 Issue No.01

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ ماریشس کی مختصر جھلکیاں

جزیرہ روڈرگ کا وزٹ اور چیف کمشنر روڈرگ سے ملاقات۔فیملی ملاقاتیں۔افراد جماعت کی تعلیم و تربیت سے متعلق اہم ہدایات۔

تقریب آمین۔ماریشس میں تقریب عشائیہ میں شمولیت اور خطاب۔اگر دنیا کو اور مستقبل کی نسلوں کو بچانا چاہتے ہیں تو خدا کی طرف واپس آئیں اور مخلوق خدا کے حقوق ادا کریں۔

اسلام کی امن وسلامتی اور عدل وانصاف پر مبنی تعلیم کا پر اثر بیان۔

Laferme جماعت کا وزٹ اور مسجد کے لئے خریدے گئے قطعہ زمین کا معائنہ۔Quatre Bornes، Midlands، urepire اور Phoenix جماعتوں کا وزٹ۔

انفرادی واجتماعی ملاقاتیں۔واقفین نو بچوں اور بچیوں کی الگ الگ کلاسوں کا انعقاد۔خطبہ جمعہ۔نیشنل مجلس عاملہ جماعت ماریشس اور مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ماریشس کے ساتھ الگ الگ میٹنگز میں کارکردگی کا جائزہ اور ہدایات۔مختلف احمدی گھروں کا وزٹ۔ماریشس سے بھارت کے لئے روانگی۔

(رپورٹ :عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

06/دسمبر 2005ء بروز منگل:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد دارالسلام روز ہل میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

جزیرہ روڈرگ (Rodrigues) کا وزٹ

آج صبح پروگرام کے مطابق جزیرہ روڈرگ (Rodrigues) کے لئے روانگی تھی۔صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور ماریشس کے انٹرنیشنل ائر پورٹ کی طرف روانگی ہوئی۔ ائر پورٹ سے چند کلومیٹر قبل راستہ میں حضور انور New Grove جماعت کے وزٹ کے لئے کچھ دیر کے لئے رکے۔ یہاں کی مقامی جماعت کے احباب نے حضور انور کا استقبال کیا۔حضور انور نے جماعت نیوگروو کی مسجد ''مسجد بیت السلام'' کا معائنہ فرمایا۔ اس مسجد کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 1993ء میں اپنے دورۂ ماریشس کے دوران فرمایا تھا۔

چھ بج کر 45 منٹ پر حضور انور ائر پورٹ پہنچے۔ جزیرہ روڈرگ کے لئے ائر ماریشس کی فلائٹ نمبر MK120 سات بج کر 45 منٹ پر روانہ ہوئی۔ اس فلائٹ میں قافلہ ممبران کے علاوہ پچاس کے قریب ماریشس کے احمدی احباب نے بھی سفر کیا۔ یہ فوکر جہاز تھا جو قریباً سارا ہی جماعت نے بُک کروایا تھا۔

روڈرگ کا سرسبز وشاداب پہاڑوں اور وادیوں پر مشتمل خوبصورت جزیرہ ماریشس سے مشرق کی طرف پانچ سو کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔اس کا نام ایک پرتگالی سیاح "Diego Rodrigues" کے نام پر ہے۔اس سیاح نے اس جزیرہ کو پہلی دفعہ 1528ء میں دریافت کیا تھا۔ڈیڑھ گھنٹہ کی پرواز کے بعد جہاز 9 بج کر 15 منٹ پر روڈرگ کے انٹرنیشنل ائرپورٹ Plaine Corail پر اُترا۔سفر کے دوران جہاز کے کیبن سے یہ اعلان کیا گیا کہ اس جہاز میں حضرت مرزا مسرور احمد ہیڈ آف دی احمدیہ مسلم کمیونٹی سفر کررہے ہیں۔ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔اور نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہیں۔

جزیرہ روڈرگ کی حکومتی انتظامیہ کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ کو ائرپورٹ پر اور اس جزیرہ میں قیام کے دوران VIP کی تمام سہولیات مہیا کی گئی تھیں۔ ائرپورٹ پر اس جزیرہ کی حکومتی انتظامیہ کی طرف سے پروٹوکول آفیسر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور ائرپورٹ سٹاف کے ایک آفیسر نے بھی حضور انور کو VIP لاؤنج کے باہر استقبال کیا۔

روڈرگ جماعت کے ممبران بھی حضور انور کے استقبال کے لئے ائرپورٹ پر موجود تھے۔صدر صاحب جماعت روڈرگ نے لاؤنج کے باہر حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کو پھولوں کا ہار پہنایا۔بچیاں اپنے مقامی لباس میں ملبوس کورس کی شکل میں نظم ''ہم احمدی بچے ہیں کچھ کرکے دکھادیں گے'' خوش الحانی سے پڑھ رہی تھیں۔

جزیرہ روڈرگ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک روزہ مختصر قیام کا انتظام سمندر کے کنارے ایک ہوٹل Pointe Venus میں کیا گیا تھا۔VIP لاؤنج میں امیگریشن کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ ہوٹل تشریف لے گئے۔ یہاں کی مقامی حکومت کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو گاڑی مہیا کی گئی تھی۔سوا دس بجے صبح حضور انور اپنی جائے رہائش پر پہنچے۔

چیف کمشنر جزیرہ روڈرگ سے ملاقات

یہاں کچھ دیر قیام کے بعد بارہ بجے اس جزیرہ کی حکومتی انتظامیہ کے سربراہ چیف کمشنر Mr. Serge Clair سے ملاقات کے لئے روانگی ہوئی۔چیف کمشنر سے یہ ملاقات پون گھنٹہ سے زائد وقت تک جاری رہی۔

چیف کمشنر نے اس جزیرہ میں آمد پر حضور انور کو خوش آمدید کہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔اور اس جزیرہ میں (جو کہ ماریشس کی گورنمنٹ کے ماتحت ہے) حکومتی نظام اور طریق کار کے بارہ میں تفصیل سے بتایا۔ چیف کمشنر کے ایک سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لندن قیام کے بارہ میں بتایا کہ پاکستان میں اپنے فرائض کی ادائیگی ممکن نہیں۔ جماعت احمدیہ کے خلاف جو قانون بنا ہے وہ ایسا ہے کہ خلیفۂ وقت پاکستان میں رہتے ہوئے اپنی ذمّہ داریاں ادا نہیں کرسکتا۔ نہ جماعت سے مخاطب ہوسکتا ہے اور نہ ہی مذہبی اسلامی تعلیم کے بارہ میں بات کرسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مذہب کا تعلق انسان کے دل سے ہے۔ ہر انسان کا وہی مذہب ہے جو وہ سمجھتا ہے اور اس میں وہ آزاد ہے۔کسی کو اختیار نہیں کہ وہ کسی دوسرے کے مذہب کی تعیّن کرے۔

چیف کمشنر نے حضور انور کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ ہر جگہ مذہبی آزادی ہونی چاہئے۔ مذہب کے معاملہ میں کسی کو دخل دینے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔انسان جس طرح چاہے اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل کرے۔

چیف کمشنر نے بتایا کہ ماریشس اور جزیرہ روڈرگ میں مذہبی آزادی ہے اور ہر شخص کو پورا حق حاصل ہے کہ وہ اپنے مذہب کی تعلیم پر عمل کرے۔

پاکستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں جماعت کے خلاف ظلم کئے جانے کے تعلق میں حضور انور نے کمشنر کو جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ انڈونیشیا، ملائشیا اور دیگر ایسے ممالک جہاں مسلمان حکومتیں ہیں وہاں ہمیں مشکلات ہیں۔

احمدیوں کی تعداد کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ افریقہ میں احمدیوں کی بڑی تعداد ہے۔ پاکستان میں بھی احمدیوں کی بڑی تعداد ہے۔یوکے میں بھی جماعت کی تعداد کا ذکر ہوا۔

چیف کمشنر کے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ یوکے میں جماعت کے سالانہ جلسہ میں بعض ممبران پارلیمنٹ شامل ہوتے ہیں۔ پرائم منسٹر کی طرف سے جلسہ کے لئے پیغام بھی آیا تھا۔ یوکے کی حکومت جماعت کی Activities سے بخوبی آگاہ ہے اور انہیں علم ہے کہ یہ جماعت امن پسند ہے۔اور ملکی قوانین کی پابندی کرنے والی جماعت ہے۔اس لئے جماعت احمدیہ کے بارہ میں حکومت پوری طرح مطمئن ہے اور حکومت کو علم ہے کہ یہ جماعت دوسرے مسلمانوں کی طرح نہیں ہے جو فساد کرتے ہیں۔احمدی جس ملک میں رہتے ہیں اس کے وفادار ہوتے ہیں۔

مختلف ممالک کے دوروں کے بارہ میں ذکر ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ جن ممالک میں جماعت کی تعداد زیادہ ہے وہاں مَیں جاتا ہوں۔سب ممالک میں تو نہیں جا سکتا۔181 ممالک میں جماعت موجود ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے جزیرہ روڈرگ میں زراعت کے حوالہ سے چیف کمشنر کے ساتھ مختلف امور پر بات کی اور بڑے مفید مشورے دئے۔ چیف کمشنر نے حضور انور کی باتیں سن کر کہا کہ معلوم ہوتا ہے آپ ایگریکلچرسٹ ہیں۔اس پر حضور نے فرمایا ہاں مَیں نے ایگریکلچر میں ڈگری لی ہوئی ہے۔ یہ ساری گفتگو بہت اچھے خوشگوار ماحول میں ہوئی۔ چیف کمشنر کو جماعت کا پہلے سے تعارف تھا۔جماعت کا سہ ماہی اخبار "Le Message" ان کے مطالعہ میں رہا ہے۔ چیف کمشنر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور وفد کے ممبران کی مشروبات سے تواضع کی۔اس ملاقات کے آخر پر چیف کمشنر نے حضور انور کی خدمت میں تحفہ پیش کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے چیف کمشنر کو شیلڈ عطا فرمائی۔ چیف کمشنر حضور انور کو باہر دروازہ تک چھوڑنے آئے۔

یہاں سے ایک بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدیہ مشن ہاؤس ''مسجد نور'' تشریف لے گئے۔ایک بج کر دس منٹ پر حضور انور مشن ہاؤس پہنچے جہاں جزیرہ روڈرگ کی مقامی جماعت نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

احمدیہ مشن ہاؤس روڈرگ دو منزلہ عمارت ہے۔پہلی منزل پر رہائشی حصہ اور دفاتر وغیرہ ہیں جب کہ دوسری منزل پر مسجد نور ہے۔اس مشن ہاؤس کی تعمیر 1985ء میں ہوئی تھی۔

فیملی ملاقاتیں

مشن ہاؤس پہنچنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو دو بج کر بیس منٹ تک جاری رہیں۔ جماعت روڈرگ کی 17 فیملیز کے 60 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور تصاویر بھی بنوائیں۔

ملاقاتوں کے بعد سوا دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور میں تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے صدر صاحب جماعت روڈرگ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ ملاقاتوں کے دوران مَیں نے جائزہ لیا ہے یہاں تربیت کی بے حد کمی ہے۔ بچوں کو نماز نہیں آتی اور بڑوں کو بھی نہیں آتی۔ ان سب کی کلاسز ہونی چاہئیں۔ لجنہ کی کلاسز علیحدہ ہوں۔ان کو نماز سکھائیں۔قاعدہ یسرنا القرآن سکھائی پھر قرآن کریم ناظرہ پڑھنا سیکھیں۔

حضور نے فرمایا کہ تربیت کے بغیر تعداد بڑھانے کا کوئی مقصد نہیں۔حضور نے فرمایا کہ نماز سکھانے کے بعد اس کا ترجمہ بھی سکھائیں۔ حضور انور نے ماریشس میں نئے آنے والے مبلغ سلسلہ کو فرمایا کہ اب باقاعدہ یہاں کا دورہ کریں اور یہاں قیام کرکے ان کی تعلیم وتربیت کا انتظام کریں۔ سب کو ساتھ لے کر چلیں اور یہاں کی جماعت کو مستعد اور فعال جماعت بنائیں۔

اس مختصر خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے واپس ہوٹل تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

باقی صفحہ نمبر 09 پر ملاحظہ فرمائیں